e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 279 Sunday , July 13 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۷۹) لکھنؤ، بروز اتوار ۱۳-جولائی ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۷/محرم الحرام ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

تکنیکی قیادت حب الوطنی کا نیا محاذ ہے: نائب صدر جمہوریہ

نئی دہلی، 12 جولائی (یو این آئی) نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ نے آج کہا، "کوچنگ مراکز غیر قانونی طور پر جھانسہ دینے کے مراکز بن چکے ہیں وہ منظم طور پر ہنر کے لیے بلیک ہولز بن چکے ہیں کوچنگ مراکز روزانہ کی بنیاد پر کھل رہے ہیں یہ ہمارے نوجوانوں کے لیے خطرہ ہے جو ہمارا مستقبل ہیں ہمیں اس بدنیتی سے نمٹنا چاہیے جو تشویشناک ہے ہم اپنی تعلیم کو اتنا داغدار ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے" ۔نائب صدر نے مزید کہا، "ممالک کو اب فوجوں کے ذریعے نقصان نہیں پہنچایا جائے گا یا نوآبادیات نہیں کیا جائے گا کیونکہ فوجوں کو اب الگورتھم سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ خودمختاری حملوں کے ذریعے نہیں، بلکہ غیر ملکی ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے پر انحصار کے ذریعے ختم ہو جائے گی" ۔نائب صدر جمہوریہ نے حب الوطنی کے ایک نئے نظریے پر زور دیا جس کی جڑیں تکنیکی قیادت میں پنہاں ہیں، "ہم ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔

مرکزی حکومت نے جسٹس ورما کو ہٹانے کے لیے اراکین پارلیمنٹ کا دستخط لینا شروع کیا، تحریک مواخذہ طے

نئی دہلی۔ مرکزی حکومت نے جسٹس یشونت ورما کے خلاف تحریک مواخذہ لانے کے مقصد سے لوک سبھا اراکین کا دستخط لینا شروع کر دیا ہے۔ جسٹس ورما کے گھر سے جلی ہوئی کروڑوں روپے کی نقدی ملنے کے بعد انھیں عہدہ سے ہٹانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، کیونکہ انھوں نے بذات خود استعفیٰ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اب جبکہ اراکین پارلیمنٹ کا دستخط لیا جا رہا ہے، تو یہ طے ہو چکا ہے کہ پارلیمنٹ کے ذیلی ایوان میں ہی جسٹس ورما کے خلاف تحریک مواخذہ پیش کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ لوک سبھا میں تحریک مواخذہ لانے کے لیے 100 اراکین پارلیمنٹ کا دستخط ہونا ضروری ہے۔ ذرائع کے حوالے سے آ رہی خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ کئی اراکین پارلیمنٹ کے دستخط لیے جا چکے ہیں۔ اگر مواخذہ کی یہ تحریک راجیہ سبھا میں لائی جاتی ہے تو پھر 50 اراکین کے دستخط کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔

پی ایم مودی نے 51 ہزار سے زائد نوجوانوں کو تقرری نامہ دیا

ہندوستان سب سے بڑی جمہوریت کے ساتھ، ملکی اور عالمی سطح پر مستقبل کو تشکیل دینے کی منفرد صلاحیت رکھتا ہے: وزیر اعظم

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے روزگار میلہ سے خطاب کیا اور ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے مختلف سرکاری محکموں اور تنظیموں میں نئے تعینات ہونے والے نوجوانوں کو 51,000 سے زیادہ تقرری نامے تقسیم کئے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے زور دے کر کہا کہ آج کا دن حکومت ہند کے مختلف محکموں میں ان نوجوانوں کے لیے نئی ذمہ داریوں کا آغاز ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو مختلف محکموں میں اپنی خدمات شروع کرنے پر مبارکباد دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مختلف کرداروں کے باوجود ان کا مشترکہ مقصد قومی خدمت ہے جو کہ سب سے پہلے شہری کے اصول کے تحت ہے۔ وزیر اعظم نے ہندوستان کی آبادیاتی اور جمہوری بنیادوں کی بے مثال طاقتوں پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی نوجوانوں کی آبادی اور سب سے بڑی جمہوریت کے ساتھ، ملکی اور عالمی سطح پر مستقبل کو تشکیل دینے کی منفرد صلاحیت رکھتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ نوجوانوں کی یہ وسیع طاقت ہندوستان کا سب سے بڑا سرمایہ ہے اور حکومت اس سرمائے کو طویل مدتی خوشحالی کے لیے ایک تحریک میں تبدیل کرنے کی اپنی کوششوں میں ثابت قدم ہے۔ وزیر اعظم نے کہا 'دو دن پہلے، میں پانچ ممالک کے دورے سے واپس آیا ہوں۔ میں نے جس بھی ملک کا دورہ کیا، ہندوستان کے نوجوانوں کی طاقت مضبوطی سے گونجتی ہے۔ اس دورے کے دوران دستخط کیے گئے معاہدوں سے بھارتیہ نوجوانوں کو ملک کے اندر اور بیرون ملک فائدہ پہنچے گا'۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس دورے کے دوران دفاع، فارماسیوٹیکل، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، توانائی اور نایاب زمینی معدنیات جیسے اہم شعبوں پر دستخط کیے گئے مختلف معاہدوں سے دوررس فوائد حاصل ہوں گے۔ یہ اقدامات نہ صرف ہندوستان کی عالمی اقتصادی حیثیت کو مضبوط کریں گے بلکہ مینوفیکچرنگ اور خدمات دونوں میں نوجوان بھارتیوں کے لیے بامعنی مواقع بھی پیدا کریں گے۔ روزگار کے بدلتے ہوئے منظر نامے سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ 21ویں صدی میں ملازمتوں کی نوعیت تیزی سے تبدیلی سے گزر رہی ہے۔ اختراع، آغاز اور تحقیق کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے ہندوستان میں بڑھتے ہوئے ماحولیاتی نظام کے بارے میں بات کی جو نوجوانوں کو بڑے خواب دیکھنے کی طاقت دیتا ہے۔ انہوں نے نئی نسل میں اپنے ذاتی فخر اور اعتماد کا اظہار کیا، نوجوانوں کو امنگ، وژن اور کچھ نیا بنانے کی شدید خواہش کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت نجی شعبے میں روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے پر بھی توجہ دے رہی ہے۔ حال ہی میں، حکومت نے ایک نئی اسکیم کو منظوری دی ہے جسے ایمپلائمنٹ لنکڈ انسینٹیو اسکیم کہا جاتا ہے۔ اس اسکیم کے تحت، حکومت ان نوجوانوں کو 15,000 فراہم کرے گی جو پرائیویٹ سیکٹر میں اپنی پہلی نوکری حاصل کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، حکومت ان کی پہلی ملازمت کی پہلی تنخواہ میں حصہ ڈالے گی۔ اس کے لیے، حکومت نے تقریباً 1 لاکھ کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا ہے۔ اس اسکیم سے تقریباً 3.5 کروڑ نئی ملازمتیں پیدا کرنے میں مدد کی امید ہے۔ وزیر اعظم نے قومی ترقی کو آگے بڑھانے، روزگار پیدا کرنے اور دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کی طرف ہندوستان کے سفر کو تیز کرنے میں بھارت کے مینوفیکچرنگ سیکٹر کی تبدیلی کی طاقت پر زور دیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حالیہ برسوں میں میک ان انڈیا پہل کو نمایاں طور پر تقویت ملی ہے۔ صرف پی ایل آئی (پروڈکشن لنکڈ انسینٹیو) اسکیم کے ذریعے ملک بھر میں 1.1 ملین سے زیادہ ملازمتیں پیدا کی گئی ہیں۔ موبائل فون اور الیکٹرانکس کے شعبے میں بے مثال توسیع ہوئی ہے آج بھارت میں الیکٹرانکس کی مینوفیکچرنگ کی مالیت تقریباً 11 لاکھ کروڑ روپے ہے، جو کہ پچھلے 11 سالوں میں پانچ گنا سے زیادہ کا اضافہ ہے۔ پہلے، ملک میں صرف 2 سے 4 یونٹس موبائل فون تیار کرتے تھے۔ آج بھارت موبائل فون کی تیاری سے متعلق تقریباً 300 یونٹس کا گھر ہے، جس میں مودی ریاست کے لاکھوں نوجوانوں کو روزگار دے رہے ہیں۔

وزیر اعظم نے دفاعی مینوفیکچرنگ میں عالمی رہنما کے طور پر بھارت کے عروج کے بارے میں بھی بات کی، جس کی پیداوار 1.25 لاکھ کروڑ سے زیادہ ہے۔ انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے لوکوموٹیو پروڈیوسر کے طور پر ہندوستان کے ابھرنے اور لوکوموٹیوز، ریل کوچز اور میٹرو کوچز میں ملک کی مضبوط برآمدی کارکردگی کی تعریف کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ آٹوموبائل سیکٹر نے صرف پانچ سالوں میں 40 بلین ڈالر کی ایف ڈی آئی کو راغب کیا ہے، جس کے نتیجے میں نئی فیکٹریاں، روزگار کے نئے مواقع اور گاڑیوں کی ریکارڈ فروخت ہوئی ہے۔

وزیر اعظم نے انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (آئی ایل او) کی ایک حالیہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے ہندوستان کے فلاحی اقدامات کے دوررس اثرات پر زور دیا جس میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ گزشتہ دہائی میں 90 کروڑ سے زیادہ ہندوستانی شہریوں کو سرکاری فلاحی اسکیموں کے تحت کور کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اسکیمیں صرف فلاحی فوائد تک محدود نہیں ہیں، بلکہ انہوں نے خاص طور پر دیہی بھارت میں بڑے پیمانے پر روزگار پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وزیر اعظم نے پی ایم آواس یوجنا جیسے فلیگ شپ پروگراموں کی وضاحت کی جس کے تحت 4 کروڑ مستقل مکانات تعمیر کیے گئے ہیں اور 3 کروڑ مزید زیر تعمیر ہیں۔ سوچھ بھارت کے تحت 12 کروڑ بیت الخلاء کی تعمیر سے پلمبروں اور تعمیراتی کارکنوں کے لیے روزگار پیدا ہوا ہے، جب کہ اجولا یوجنا کے تحت فراہم کیے گئے 10 کروڑ سے زیادہ ایل پی جی کنکشن نے بوٹلنگ انفراسٹرکچر اور ڈیلیوری نیٹ ورکس میں توسیع کی ہے، جس کے نتیجے میں ہزاروں تقسیم مراکز اور لاکھوں نئی ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں۔

کسانوں کی ترقی کے بغیر خوشحالی کا خواب ادھورا ہے

وزیر اعلیٰ یوگی نے ہندوستان میں مویشی افزائش نسل پر ورکشاپ کا افتتاح کیا

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کے روز کہا کہ ہندوستان ایک زرعی ملک ہے اور کسانوں کی خوشحالی کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔ انہوں نے یہ بات اندرا گاندھی پرتشٹھان میں منعقدہ ہندوستان میں مویشی نسلوں کی ترقی پر ایک ورکشاپ کے افتتاح کے موقع پر کہی۔ یوگی نے کہا کہ ہندوستان میں زراعت اور مویشی پروری ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ اگر کسان کے گھر میں مویشی ہوں گے تو مویشی پرور بھی کسی نہ کسی صورت میں کھیتی باڑی سے وابستہ ہوگا۔ ان باہمی تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ 11 برسوں میں وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے جو اقدامات کیے گئے ہیں، وہ قابل تعریف ہیں۔ یوپی میں بھی ان کی ترغیب سے اہم کام انجام دیے گئے ہیں اور ڈبل انجن حکومت کے فائدے یوپی کو حاصل ہو رہے ہیں، جس کی بدولت آج یوپی دودھ پیداوار میں ملک بھر میں پہلے نمبر پر ہے۔

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور میں آرٹیفیشل انسیمینیشن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور مویشی پروری سے متعلق بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے فنڈ کے تحت یوپی میں تین پراجیکٹس (امیٹھی، بریلی، متھرا) کا بٹن دبا کر افتتاح کیا۔ انہوں نے ایف ایم ڈی (کھرپکا-منہ پکا) بیماری کی بابت بتایا کہ اس کے ویکسی نیشن پروگرام کا آغاز ہوا تھا، جو بیچ میں رُک گیا، لیکن آج مرکزی وزیر نے مکمل ویکسی نیشن کا یقین دلایا ہے۔ یوگی نے کہا کہ ریاست کی حکومت مویشیوں کو ایف ایم ڈی سے آزاد کر کے مویشی پالنے والوں کے معیار زندگی میں بہتری لائے گی۔

یوگی نے مرکز حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس نے یوپی میں دودھ پیدا کرنے والوں کو حوصلہ دیا ہے۔ جھانسی، گورکھپور، آگرہ اور کاشی سمیت یوپی میں پانچ ملک پروڈیوسر تنظیمیں فعال ہیں، جن سے لاکھوں خواتین جڑی ہوئی ہیں، جو دودھ جمع کر کے خود کفالت کی جانب گامزن ہیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ 2017 میں جب ہم حکومت میں آئے تو بے سہارا گایوں کی صورت حال بہت خراب تھی۔ نہ نسلوں میں بہتری تھی اور نہ ہی کوئی منظم منصوبہ۔ اس وجہ سے سڑکوں، کھیتوں، اور حتیٰ کہ مذبح خانوں میں مویشیوں کا جانا عام تھا، جو کہ عقیدے، کسانوں اور عوامی تحفظ کے لیے مسئلہ تھا۔ اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے حکومت نے 2017 میں نرآشرت گوآشرے یوجنا کی تیاری کی اور 2018 میں اسے نافذ کیا۔ آج 14 لاکھ سے زائد گائیں یا تو سرکاری گوشالاؤں میں ہیں یا پھر حکومت کی مدد سے دیہی کسانوں کے ذریعے پالی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پہلی اسکیم کے تحت 12 لاکھ گایوں کی دیکھ بھال سرکاری گاؤشالاؤں میں ہو رہی ہے۔ دوسری اسکیم میں چار گایوں تک کسی بھی کسان کو دی جاتی ہیں اور ان کی دیکھ بھال کے لیے ہر ماہ 1500 روپے فی گائے دیے جاتے ہیں، جس سے 1.25 لاکھ کسان فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تیسری اسکیم میں غذائی قلت کے شکار خاندانوں کو ایسی گائے دی جاتی ہے جس نے حال ہی میں بچہ دیا ہو اور انہیں بھی ماہانہ 1500 روپے دیے جاتے ہیں۔ اب تک 10 ہزار سے زائد خاندان اس سے مستفید ہو چکے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ قدرتی زندگی گزارنے کے لیے قدرتی کھیتی بہت ضروری ہے۔ قدرتی کاشتکاری گائے پر مبنی کھیتی ہے، اس میں مویشی بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اتر پردیش کے 27 اضلاع ماں گنگا کے ساحلی علاقوں میں واقع ہیں۔ ان 27 اضلاع میں قدرتی کھیتی کو فروغ دینے کے لیے خصوصی مہم چلائی گئی ہے۔ حکومت ہند نے بھی اس پروگرام کو اپنی منظوری دے دی ہے۔ بندیل کھنڈ کے 07 اضلاع میں بھی قدرتی کھیتی کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ یہ خالصتاً گائے پر مبنی کھیتی ہے۔ یہ پروگرام خوراک فراہم کرنے والے کسانوں کی آمدنی بڑھانے میں مدد کرے گا۔ کسانوں کی آمدنی بڑھے گی تو یقیناً ملک خوشحالی کی نئی بلندیوں پر پہنچے گا۔ اس سے خود انحصاری اور ترقی یافتہ ہندوستان کی قراردادوں کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش مچھلی کی پیداوار میں سرفہرست ریاستوں میں شامل ہے۔ اس کا 10 سال پہلے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اتر پردیش نے انڈے کی پیداوار اور پولٹری فارمنگ میں بھی بڑی چھلانگ لگائی ہے۔ نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ اور اتر پردیش حکومت کے درمیان ریاست میں گورکھپور، کانپور اور قنوج کی ڈیریوں کے بارے میں ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے ہیں۔ این ڈی ڈی بی امبیڈکر نگر میں چارہ پیداواری مرکز کی ترقی پر بھی کام کرے گا، جس کے ذریعے مویشی پالنے والوں کو اچھا چارہ دستیاب ہوگا۔

احمد آباد طیارہ حادثہ: رپورٹ میں حیران کن انکشافات

ایک پائلٹ نے پوچھا 'فیول کیوں بند کیا؟' دوسرا بولا 'میں نے نہیں کیا'

پائلٹ نے ایندھن کے دونوں سوئچ آن کر دیے تھے، لیکن دیر ہو گئی تھی، طیارہ کم اونچائی پر آ گیا تھا: طیارہ حادثہ کی ابتدائی رپورٹ

نئی دہلی، (ایجنسی) احمد آباد میں 12 جون کو پیش آئے ایئر انڈیا کے اے آئی 171 طیارہ حادثے پر ایئر کرافٹ ایکسیڈنٹ انویسٹی گیشن بیورو (اے اے آئی بی) نے ابتدائی رپورٹ جاری کر دی ہے، جس میں کئی اہم انکشافات سامنے آئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، بوئنگ 787-8 ڈریم لائنر ٹیک آف کے چند ہی سیکنڈ بعد تباہ ہو گیا کیونکہ اس کے دونوں انجن ہوا میں ہی بند ہو گئے تھے۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ فیول کٹ آف سوئچز، جو عام طور پر پرواز مکمل ہونے کے بعد استعمال ہوتے ہیں، پرواز کے محض تین سیکنڈ بعد 'رن' سے 'کٹ آف' کی پوزیشن میں چلے گئے۔ اس تبدیلی نے دونوں انجنوں کو ایندھن کی فراہمی روک دی، جس سے وہ بند ہو گئے۔ طیارہ صرف 625 فٹ کی بلندی پر پہنچ سکا اور 180 ناٹس کی رفتار حاصل کی، مگر اس کے بعد یکایک نیچے آنے لگا۔ کاک پٹ وائس ریکارڈر کے مطابق، جب انجن بند ہوئے تو ایک پائلٹ نے دوسرے سے پوچھا، "تم نے انجن کیوں بند کیا؟" دوسرے نے فوراً جواب دیا، "میں نے نہیں کیا۔" یہ مکالمہ اس بات کا اشارہ ہے کہ انجن بند کرنے کا عمل دانستہ نہیں تھا۔ رپورٹ کے مطابق دونوں سوئچ کو فوری طور پر آن کر دیا گیا لیکن اس سے پہلے کہ انجن طاقت حاصل کرتے اور طیارہ دوبارہ بلندی پر اڑان کی رفتار حاصل کر پاتا، یہ میڈیکل کالج کے ہاسٹل سے ٹکرا گیا۔ رپورٹ میں صرف ایندھن بند ہونے سے متعلق کاک پٹ میں ہونے والی گفتگو کی مختصر تفصیل دی گئی ہے۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ گفتگو کس پائلٹ نے کی ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ جیسے ہی دونوں انجنوں نے کام کرنا بند کیا، طیارے میں نصب ایمرجنسی پاور سسٹم، جسے رام ایئر ٹربائن (ریٹ) کہا جاتا ہے، خودکار طور پر متحرک ہو گیا۔ ویڈیو فوٹیج اور سی سی ٹی وی شواہد سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اے اے آئی بی کی رپورٹ میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ حادثے میں کسی سازش یا دانستہ تخریب کاری کے کوئی شواہد نہیں ملے۔ ٹیک آف کے وقت لینڈنگ گیئر نیچے تھا اور فلیپ کی ترتیب 5 ڈگری پر تھی، جو کہ طے شدہ معیارات کے مطابق ہے۔ ابتدائی تحقیق میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ انجن نمبر 1 کچھ حد تک بحالی کی کوشش کرتا رہا، جبکہ انجن نمبر 2 ایندھن دوبارہ ملنے کے باوجود اپنی رفتار بحال نہ کر سکا۔ دونوں انجنوں کو دوبارہ 'رن' موڈ میں لایا گیا تھا لیکن پرواز کو بچایا نہ جا سکا۔ حادثے کے وقت تھرسٹ لیورز آگے کی پوزیشن میں تھے، جبکہ فیول کنٹرول سوئچز بھی 'رن' پر تھے۔ یہ طیارہ صرف 32 سیکنڈ تک فضا میں رہا اور تقریباً 0.9 ناٹیکل میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد بی جے میڈیکل کالج کے ہاسٹل سے ٹکرا گیا، جس سے مجموعی طور پر 270 افراد جاں بحق ہوئے، جن میں طیارے کے 241 مسافر اور ہاسٹل کے طلبہ شامل تھے۔ اے اے آئی بی کی ابتدائی رپورٹ کے بعد ایئر انڈیا نے اپنے بیان میں متاثرہ خاندانوں سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ متعلقہ اداروں سے مسلسل رابطے میں ہے اور تحقیقات مکمل ہونے تک کسی بھی تکنیکی پہلو پر تبصرہ نہیں کرے گی۔ تحقیق کا اگلا مرحلہ مزید تکنیکی اور میڈیکل شواہد کے تجزیے پر مشتمل ہوگا، تاکہ اس بات کا تعین کیا جا سکے کہ آیا یہ سانحہ محض تکنیکی خرابی کا نتیجہ تھا یا کسی بڑی نظامی خامی کے سبب پیش آیا۔ رپورٹ کے مطابق پائلٹس نے طیارے کو بچانے کی بھرپور کوشش کی۔ ایندھن کٹ آف ہونے کے 10 سے 14 سیکنڈ کے اندر، وہ دونوں فیول سوئچز کو 'رن' پوزیشن پر واپس کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ طیارے کے دونوں انجنوں نے دوبارہ خودکار طریقے سے کام کرنا شروع کر دیا، انجن 1 میں بہتری کے آثار نظر آئے اور انجن 2 دوبارہ چلنے کے مرحلے میں تھا، تاہم ناکافی وقت اور کم اونچائی کے باعث طیارے کو ٹکرانے سے نہیں بچایا جا سکا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ طیارہ زمین سے صرف 625 فٹ کی بلندی پر تھا جب اس کے دونوں انجنوں نے کام کرنا کر دیا اور انجن کو دوبارہ چالو کرنے کے عمل میں 29 سیکنڈ سے زیادہ وقت لگا۔ آج کے جیٹ انجنوں کو پرواز کے دوران دوبارہ چالو کیا جا سکتا ہے، لیکن اس میں کئی منٹ لگتے ہیں اور ہوائی جہاز کو اونچائی پر ہونا ضروری ہے۔

کانوڑ روٹ کے ڈھابوں پر کیو آر کوڈ لازمی قرار دینے کا سرکاری حکم سپریم کورٹ میں چیلنج۔ لمبی تاریخ ملی

کانوڑ یاترا کے راستے پر 'کیو آر کوڈ' دکھانے کی مبینہ ہدایات کو سپریم کورٹ میں چیلنج

نئی دہلی، 12 جولائی (یو این آئی) سپریم کورٹ میں اتر پردیش اور اتراکھنڈ حکومت کے اس حکم کو چیلنج کرتے ہوئے ایک عرضی دائر کی گئی ہے، جس میں کانوڑ یاترا کے راستے پر دکانداروں کو مالکان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے کیو آر کوڈ ظاہر کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس سال کانوڑ یاترا 11 جولائی سے 9 اگست کے درمیان طے کی گئی ہے۔ پروفیسر اپوروانند جھا کی طرف سے دائر اس رٹ پٹیشن میں دلیل دی گئی ہے کہ یہ ہدایت عدالت عظمیٰ کے 2024 کے حکم کے خلاف ہے۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا تھا کہ کانوڑ یاترا کے راستے پر دکانداروں کو اپنی شناخت ظاہر کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی ہدایت آئین کے آرٹیکل 14، 15، 17، 19 اور 21 کی خلاف ورزی ہے۔ اپنی پٹیشن میں، انہوں نے کچھ میڈیا رپورٹس کا حوالہ دیا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ کانوڑ روٹ پر تمام کھانے پینے کی دکانوں کو کیو آر کوڈ ظاہر کرنے کی ضرورت ہے جو "گاہکوں کو ملکیت کی معلومات تک رسائی حاصل کرنے کی اجازت دیتے ہیں"۔ پروفیسر جھا کی درخواست میں استدلال کیا گیا کہ کیو آر کوڈ ہدایت نامہ جان بوجھ کر سپریم کورٹ کی ہدایات کی خلاف ورزی کرتا ہے تاکہ ڈیجیٹل ذرائع سے غیر آئینی مقصد کو پورا کیا جا سکے۔ جب تک یہ عدالت جواب دہندگان کو اس بالواسطہ عمل کو جاری رکھنے سے روکنے کے لئے فوری ہدایات جاری نہیں کرتی ہے، متاثرہ دکانداروں کے بنیادی حقوق، خاص طور پر اقلیتی برادریوں کے، کو شدید اور ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ عرضی گزار نے اتر پردیش اور اتراکھنڈ کی ریاستوں کو ہدایت مانگی کہ وہ کیو آر کوڈ پر مبنی شناختی تقاضوں یا اس طرح کے کسی دوسرے انتظام کو فوری طور پر واپس لے لیں جس سے دکانداروں کی ملکیت کی شناخت یا مذہبی شناخت ظاہر ہو۔ پٹیشن میں ریاستوں کو حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت بھی مانگی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ تقاضے (کیو آر کوڈ) کس طرح آئینی حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرتے ہیں۔ درخواست گزار کا کہنا ہے کہ عدالت عظمیٰ کو ہدایت دینی چاہیے کہ لائسنس کے تقاضوں کی تعمیل کی درخواستیں محدود ہوں اور اس میں نام اور شناخت ظاہر کرنے کے لیے وسیع اور مبہم ہدایات شامل نہیں ہونی چاہئیں۔

اُترپردیش پنچایت انتخابات

ووٹر لسٹ کی حتمی اشاعت کی تاریخ جاری، 18 جولائی سے تیاریاں شروع

لکھنؤ: اتر پردیش میں ہونے والے آئندہ پنچایت انتخابات کے سلسلے میں بڑی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ ریاستی الیکشن کمیشن نے ووٹر لسٹ کی حتمی اشاعت کے لیے نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ اس کے مطابق پنچایت انتخابات کی رسمی تیاریاں 18 جولائی 2025 سے شروع ہو جائیں گی، جبکہ ووٹر لسٹ کا حتمی اشاعت 15 جنوری 2026 کو کیا جائے گا۔ اس کے بعد مارچ 2026 میں پنچایت انتخابات کے انعقاد کا امکان ہے۔ ریاستی الیکشن کمیشن کے او ایس ڈی اور آئی اے ایس افسر ڈاکٹر اکھلیش مشرا نے تمام ضلع مجسٹریٹس کو ہدایت نامہ جاری کرتے ہوئے ووٹر لسٹ کی تیاریوں کو سنجیدگی سے انجام دینے کا حکم دیا ہے۔ شفاف اور غیر جانبدار انتخابات کو یقینی بنانے کے لیے حکام کے تبادلوں پر فی الحال روک لگا دی گئی ہے۔ ووٹنگ لسٹ میں ترمیم کا عمل جون 2025 سے ہی شروع ہو چکا ہے۔ اس دوران فوت شدہ افراد کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹانے اور نئے اہل ووٹروں کے نام شامل کرنے کا کام جاری ہے۔ اس عمل میں بوتھ لیول افسران (BLOs) اور نگران عملے کی تعیناتی کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔

یہ انتخابات گرام پردھانوں، علاقائی پنچایت (بلاک) ممبران اور ضلع پنچایت صدر کے انتخاب کے لیے نہایت اہم ہیں، جنہیں اکثر ریاستی سطح پر سیاسی نبض ناپنے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

دہلی عمارت حادثہ: دو ہلاک، 8 زندہ نکالے گئے

نئی دہلی: شمال مشرقی دہلی کے تھانہ ویلکم کے تحت جنتا مزدور کالونی میں ہفتہ کی صبح ایک تین منزلہ رہائشی عمارت اچانک منہدم ہو گئی، جس کے نتیجے میں دو افراد کی موت ہو گئی اور کم از کم آٹھ افراد کو ملبے سے زندہ نکالا گیا ہے۔ واقعہ صبح تقریباً 7:30 بجے پیش آیا، جب عمارت میں لوگ سو رہے تھے۔ عینی شاہدین کے مطابق حادثے کے وقت عمارت کے اندر دو خاندان مقیم تھے جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ دہلی پولیس اور فائر ڈپارٹمنٹ نے فوری طور پر امدادی کارروائیاں شروع کیں، جن میں سات فائر بریگیڈ گاڑیاں، مقامی پولیس اور بعد ازاں این ڈی آر ایف کی ٹیم بھی شامل ہو گئی۔ حکام کے مطابق، کچھ افراد اب بھی ملبے میں دبے ہونے کا خدشہ ہے اور ریسکیو ٹیمیں ملبہ ہٹانے میں مصروف ہیں۔ فائر بریگیڈ حکام کا کہنا ہے کہ عمارت تقریباً 15 سال پرانی تھی اور محض 35 گج پر تعمیر کی گئی تھی۔ اس کی خستہ حالی کے باعث پہلے بھی خدشات ظاہر کیے گئے تھے لیکن کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ حادثے کے بعد مقامی لوگوں میں شدید غم و غصہ پایا جا رہا ہے، جن کا کہنا ہے کہ کئی بار شکایتیں دی گئی تھیں مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ ایڈیشنل ڈی سی پی (نارتھ ایسٹ دہلی) سندیپ لامبا کے مطابق، اب تک ملبے سے آٹھ افراد کو زندہ نکالا جا چکا ہے جنہیں فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا ہے، جبکہ دو لاشیں بھی برآمد ہو چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریسکیو آپریشن جاری ہے اور امید ہے کہ باقی افراد کو جلد نکال لیا جائے گا۔ اسی روز سیلم پور علاقے سے بھی ایسی ہی ایک خبر آئی ہے، جہاں گلی نمبر 5، جنتا کالونی میں ایک اور تین منزلہ عمارت گر گئی۔ وہاں بھی فائر بریگیڈ کی ٹیمیں موقع پر موجود ہیں اور ریسکیو کارروائیاں جاری ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ وہاں بھی کچھ لوگ ملبے میں دبے ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ شمال مشرقی دہلی میں اس طرح کے واقعات پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ رواں برس اپریل میں مصطفیٰ آباد علاقے میں ایک چار منزلہ عمارت گرنے سے چار افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ ان واقعات نے دہلی کی بوسیدہ عمارتوں کی حالت پر ایک بار پھر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔

غزہ میں جنگ بندی کیلئے دوحہ مذاکرات بدستور بے نتیجہ

دوحہ مذاکرات تباہی کے دہانے پر، اسرائیل نے نیتن یاہو کے امریکی دورے سے 'وقت خریدا': فلسطینی حکام

غزہ (ایجنسی) غزہ میں جنگ بندی کے لیے قطر میں ایک ہفتے سے جاری مذاکرات بدستور بے نتیجہ ہیں۔ فلسطینی ذرائع کے مطابق غزہ میں اسرائیلی فوج مسلسل تعینات رکھنے کا منصوبہ تاخیر کی وجہ بن رہا ہے۔ دو فلسطینی ذرائعوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے غزہ میں فوجی تعینات رکھنے کی تجویز کی وجہ سے مذاکراتی عمل میں پیش رفت نہیں ہو پا رہی ہے۔ ایک فلسطینی ذریعے نے اے ایف پی سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ دوحہ میں جاری مذاکرات جمعے سے پیچیدگیوں کا شکار ہیں کیونکہ اسرائیل حقیقی معنوں میں غزہ پٹی سے افواج نہیں ہٹا رہا۔ غزہ میں جنگ بندی کے لیے حماس اور اسرائیل کے مابین بالواسطہ مذاکرات قطر میں گزشتہ اتوار سے جاری ہیں۔ دونوں وفود کی کوشش ہے کہ عارضی جنگ بندی پر اتفاق رائے قائم ہو۔ حماس اور اسرائیلی ذرائع نے تصدیق کردی ہے کہ اگر ساٹھ دنوں کی جنگ بندی پر اتفاق ہو جاتا ہے تو 10 اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کیا جاسکتا ہے، جنھیں سات اکتوبر 2023ء کو اغواء کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ حماس کو امریکہ، یورپی یونین اور کئی مغربی ممالک دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہیں۔ حماس کا مطالبہ ہے کہ غزہ پٹی سے تمام اسرائیلی افواج کا انخلاء ہو۔ غزہ میں لگ بھگ دو ملین فلسطینی آباد ہیں۔ فلسطینی ذرائع کا دعویٰ ہے کہ اسرائیلی وفد کی جانب سے ایک نقشہ پیش کیا گیا، جس میں غزہ کے چالیس فیصد حصے میں اسرائیلی فوج کی تعیناتی تجویز کی گئی ہے۔ اس پر فلسطینی ذرائع کا کہنا تھا، حماس اسے بالکل قبول نہیں کرے گی کیونکہ اس طرح غزہ کے تقریباً نصف حصے پر اسرائیل کا قبضہ جائز ہو جائے گا۔ یوں غزہ مختلف زونز میں تقسیم ہو جائے گا بغیر گزر گاہوں اور آزادی نقل و حمل کے۔" فی الحال اس معاملے اور فلسطینی دعوے پر اسرائیل کا موقف سامنے نہیں آیا ہے۔ ثالثوں نے مذاکرات کاروں کو بات چیت اس وقت تک کے لیے ملتوی کرنے کا کہا ہے جب تک امریکی خصوصی مندوب اسٹیو وٹکوف دوحہ نہیں پہنچتے۔ دریں اثناء ایک اور پیش رفت میں ایک فلسطینی، امریکی شہری کو اسرائیلی آباد کاروں نے مار پیٹ کر ہلاک کر دیا جبکہ ایک دیگر شخص گولی لگنے سے ہلاک ہوا۔ ان دونوں ہلاکتوں کی اطلاع فلسطینی وزارت صحت نے جمعے کی شب دی۔ خبر ہے کہ بیس سالہ امریکی شہری سیف اللہ مصالت کو رملہ کے شمال میں واقع سنجیل کے علاقے میں شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا جبکہ تئیس سالہ حسین الشلابی سینے میں گولی لگنے سے ہلاک ہوئے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ سنجیل میں پیش آنے والے واقعے کی تفتیش جاری ہے۔ اسرائیلی فوج کے مطابق فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے مابین تصادم اس وقت شروع ہوا جب فلسطینیوں نے اسرائیلیوں پر پتھر مارے، جس سے وہ معمولی زخمی ہوئے۔

نامعلوم فلسطینی حکام نے بی بی سی کو بتایا کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان دوحہ میں ہونے والے مذاکرات تباہی کے دہانے پر ہیں۔ ایک اہلکار کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کے لیے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے واشنگٹن کے دورے کے ساتھ "وقت خریدا" اور یہ کہ مضبوط مینڈیٹ کے بغیر ایک ٹیم قطر بھیجنے کا فیصلہ جان بوجھ کر بات چیت کو روکنے کا عمل تھا۔ ایک فلسطینی عہدے دار کا کہنا ہے کہ بات چیت اب بھی بنیادی طور پر غزہ سے اسرائیلی فوج کے انخلاء اور پٹی میں امداد کی ترسیل پر مرکوز ہے۔ ٹائمز آف اسرائیل Times of israel کا کہنا ہے دوحہ جانے والے اسرائیل کے وفد میں وہ اعلیٰ ترین اہلکار شامل نہیں جو مذاکرات میں شامل رہے ہیں موساد کے سربراہ ڈیوڈ بارنیا، قائم مقام شن بیٹ کے سربراہ "شن" اور اسٹریٹجک امور کے وزیر رون ڈرمر، آرمی ریڈیو نے اس ہفتے کے شروع میں رپورٹ کیا۔

"غزہ میں حماس کا وجود برداشت نہیں کروں گا نہ اس پر کوئی سمجھوتہ ہوگا" نتن یاہو

وزیر اعظم نیتن یاہو نے جنگ بندی کے معاہدے تک پہنچنے کے 60 دنوں کے اندر غزہ پٹی میں جنگ ختم کرنے پر اپنی رضامندی ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ حماس کو غزہ کی پٹی میں رہنے کی اجازت نہیں دوں گا، حماس کا وجود کسی صورت برداشت نہیں، اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ نیتن یاہو نے واشنگٹن میں زیر حراست افراد کے اہل خانہ سے ملاقات کے دوران کہا کہ ہم غزہ میں جنگ بندی کے 60 دنوں کے بعد جنگ ختم کرنا چاہتے ہیں، اسرائیل غزہ کی پٹی میں جنگ کو ختم کرنے اور حماس کے ساتھ طے پانے والے معاہدے میں شامل 60 دن کی جنگ بندی کے بعد تمام زیر حراست افراد کو واپس لانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا کہ میں حماس کو پٹی میں رہنے کی اجازت نہیں دوں گا، ایسا نہیں ہوگا، میں اس مسئلے پر کوئی سمجھوتہ نہیں کروں گا، لیکن میں اس بات کو یقینی بناؤں گا کہ ہر زیر حراست شخص مل جائے، امریکی وٹکوف منصوبے کے تحت پوری جنگ کو ختم کرنے پر کام کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں میں آپ سے بات نہیں کرسکتا، کچھ کام خاموشی سے ہو رہے ہیں اور میں انہیں آپ کے ساتھ شیئر نہیں کروں گا کیونکہ انہیں راز میں رہنا چاہئے، ہم پہلے ہی صحیح راستے پر ہیں، چیزیں آگے بڑھ رہی ہیں، اس میں کچھ وقت لگے گا۔ صبر رکھیں۔ واضح رہے کہ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا کہ امریکہ غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے تک پہنچنے کے بارے میں پر امید ہے، امریکی ایلچی سٹیو وٹکوف بھی جلد ہی بالواسطہ مذاکرات ہونے کے بارے میں پر امید ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈوں کو دوبارہ نشانہ بنا سکتے ہیں

قطر میں امریکی اڈوں پر حملہ معمولی واقعہ نہیں تھا: آیت اللہ علی خامنہ ای

ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کا کہنا ہے کہ قطر میں امریکی اڈوں پر حملہ معمولی واقعہ نہیں

تہران، 12 جولائی (یو این آئی) ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے امریکہ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈوں کو دوبارہ نشانہ بنا سکتے ہیں۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے گزشتہ ماہ قطر میں امریکی اڈے کو نشانہ بنائے جانے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ العدید اڈے پر حملہ معمولی واقعہ نہ تھا بلکہ یہ بہت بڑا کارنامہ تھا، ایسا دوبارہ بھی ممکن ہے۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کا کہنا تھا خطے میں امریکی اڈوں تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز پینٹاگون نے بھی اس بات کی تصدیق کی تھی کی 23 جون کو ایران کی جانب سے کیے گئے حملے میں ایک بیلسٹک میزائل العدید اڈے پر کمیونیکیشن ڈوم پر گرا تھا، جس کی سیٹلائٹ تصویر بھی اب سامنے آ چکی ہے۔ ایران کی جانب سے العدید اڈے پر حملے کے کچھ ہی دیر بعد امریکہ کے چیئرمین آف جوائنٹ چیفس جنرل ڈین کین نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ امریکہ ایران کی جانب سے حملے سے آگاہ تھا۔ دوبارہ ممکن ہے۔ ایک بیان میں آیت اللہ علی خامنہ ای نے کہا کہ امریکی اڈوں تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ واضح رہے کہ 23 جون کو ایران نے قطر کے دارالحکومت دوحہ میں امریکی فوجی اڈوں پر حملہ کیا تھا۔ ایران کے سرکاری ٹی وی نے تصدیق کی تھی کہ ایرانی میزائلوں نے قطر کے العدید فوجی ہوائی اڈے کو نشانہ بنایا ہے۔ یاد رہے کہ 22 جون کو ایران کے خلاف اسرائیل کی جنگ میں امریکا بھی شامل ہو گیا تھا، امریکا نے ایران کی 3 ایٹمی تنصیبات پر حملہ کیا تھا۔

قطر میں امریکی فوجی اڈے پر ایرانی حملے میں نقصان کی سیٹلائٹ تصاویر سامنے آگئیں

دوحہ، 12 جولائی (یو این آئی) قطر میں ایران کی جانب سے 23 جون 2025 کو امریکی فوجی اڈے پر کیے گئے فضائی حملے میں نقصان کی سیٹلائٹ تصاویر جاری کردی گئیں۔ خبر رساں ایجنسی اے پی کی رپورٹ کے مطابق قطر میں امریکی فوجی اڈے پر ایرانی حملے میں ایک جیوڈیسک ڈوم ہاؤسنگ آلات کو نقصان پہنچا جو امریکی محفوظ مواصلات کیلئے استعمال کرتے ہیں، سیٹلائٹ تصاویر کا تجزیہ ایسوسی ایٹڈ پریس شو کے ذریعے کیا گیا۔ اے پی کی اس رپورٹ کے شائع ہونے کے چند گھنٹے بعد پینٹاگون کے ترجمان شان پارنیل نے اعتراف کیا کہ ایرانی بیلسٹک میزائل نے جیوڈیسک ڈوم ہاؤسنگ آلات کو نشانہ بنایا تاہم قطر نے نقصان کے بارے میں اب تک کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ 23 جون 2025 کو ایران نے قطر میں امریکی فوجی اڈے پر اپنی جوہری تنصیبات پر امریکہ کی جانب سے فضائی حملوں کے جواب میں کیا تھا۔

کرد جنگجوؤں کا علامتی طور پر اسلحہ جلا کر مسلح جدوجہد کے خاتمے کا اعلان

بغداد، 12 جولائی (یو این آئی) شمالی عراق میں کردستان ورکرز پارٹی (پی کے کے) کے 30 کرد جنگجوؤں نے ترکیے کے خلاف دہائیوں سے جاری مسلح تحریک کے خاتمے پر علامتی طور پر اپنے ہتھیار جلا کر مسلح جدوجہد کے خاتمے کا اعلان کردیا۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق فوٹیج میں دیکھا جاسکتا ہے کہ مرد و خواتین جنگجو قطار میں کھڑے ہو کر اپنے ہتھیار ایک بڑے دیگ نما برتن میں منتقل کر رہے ہیں، جسے بعد میں جلا دیا جاتا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ 1984 سے ترک ریاست کے خلاف مسلح جدوجہد میں مصروف اور پابندی کا شکار پی کے کے نے رواں سال مئی میں اپنے مقید رہنما عبداللہ اوجلان کی اپیل پر گروہ کو تحلیل کرنے، ہتھیار ڈالنے اور علیحدگی پسند تحریک کے خاتمے کا اعلان کیا تھا۔ رپورٹس کے مطابق یہ تقریب عراق کے شمالی کرد علاقے میں سلیمانیہ سے 60 کلومیٹر شمال مغرب میں واقع دوقان قصبے کے قریب جسانہ نامی غار کے دہانے پر منعقد ہوئی۔ اس دوران فوجی وردیوں میں ملبوس کرد جنگجوؤں کے ہمراہ چار اعلیٰ کمانڈرز بھی موجود تھے جن میں سینئر خاتون رہنما بیسے ہوزات بھی شامل تھیں۔ انہوں نے ترک زبان میں اپنا بیان پڑھ کر تنظیم کے ہتھیار ڈالنے کے فیصلے کا اعلان کیا۔ اُن کا کہنا تھا کہ ہم اپنے ہتھیار، آپ کی موجودگی میں، خیر سگالی اور عزم کے اظہار کے طور پر رضا کارانہ طور پر تباہ کر رہے ہیں۔

شیخ نعیم قاسم نے حزب اللہ کو نئی طاقت دی

معروف یمنی مبصر کا تجزیہ

بیروت (ایجنسی) حالیہ دنوں میں لبنان کی مزاحمتی تحریک حزب اللہ ایک نازک اور فیصلہ کن مرحلے سے گزر رہی ہے۔ جہاں قیادت کی تبدیلی اور علاقائی تناؤ کے باوجود اس کی طاقت اور استقامت میں کمی نہیں آئی وہیں شہید سید حسن نصر اللہ کے بعد شیخ نعیم قاسم کی قیادت میں حزب اللہ نے نہ صرف اپنا داخلی اتحاد برقرار رکھا بلکہ صہیونی دشمن کے خلاف براہ راست مقابلے کی تیاری کا اعلان کر کے ایک مضبوط پیغام بھی دیا ہے۔ حزب اللہ اور لبنان کی تازہ ترین صورتحال کے بارے میں معروف یمنی مبصر الحمد الشامی نے حزب اللہ لبنان کے سربراہ شیخ نعیم قاسم کے حالیہ بیانات اور موقف پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے بیانات لبنان کی قومی سلامتی کے ضامن ہیں۔ انہوں نے یہ اس بات پر زور دیا کہ لبنان کی خودمختاری کا دارومدار مزاحمتی قوت کے پاس موجود اسلحے کے تحفظ پر ہے۔

عمران خان کے بیٹے بھی مشکل میں

حکمران جماعت نے دی سخت وارننگ

لاہور، (ایجنسی) حکمران جماعت پاکستان مسلم لیگ نواز (پی ایم ایل این) کے رہنماؤں کی جانب سے جمعہ کو انتباہ کے بعد حکومت اور اپوزیشن کے درمیان تناؤ بڑھ گیا ہے۔ غور کیا جائے تو اس وارننگ میں کہا گیا ہے کہ اگر سابق وزیر اعظم عمران خان کے بیٹے جیل میں بند سابق وزیر اعظم کی پارٹی کے زیر اہتمام کسی بھی "پرتشدد احتجاج" میں شامل ہونے کے لیے پاکستان آتے ہیں تو ان کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔ ایک طرف شہباز شریف حکومت، پاکستان تحریک انصاف پارٹی کے "عمران خان فری موومنٹ" کے احتجاجی منصوبے کو ناکام بنانے کی تیاری کر رہی ہے۔ دریں اثناء 72 سالہ سابق کرکٹر سے سیاست دان بننے والے عمران خان کی سابقہ اہلیہ جمائما گولڈ اسمتھ کا کہنا ہے کہ حکمران پارٹی کے ارکان کی جانب سے ان کے بیٹوں کو دھمکیاں "سیاست نہیں بلکہ ذاتی انتقام" ہیں۔ خان کی بہن علیمہ خان نے حال ہی میں کہا تھا کہ ان کے بھائی کے بیٹے سلیمان اور قاسم 5 اگست سے شروع ہونے والی پی ٹی آئی کی احتجاجی تحریک کے حصہ کے طور پر پاکستان آئیں گے۔ مریم نواز کی زیر قیادت پنجاب حکومت کے کابینہ کے ایک رکن نے جمعہ کو واضح کیا کہ اگر خان کے بیٹے کسی بھی "پرتشدد احتجاج" میں شامل ہونے کے لیے پاکستان آتے ہیں تو ان کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔ پنجاب کی وزیر اطلاعات اور مسلم لیگ ن کی رہنما عظمیٰ بخاری نے کہا کہ پی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان کے بیٹوں کو ملک میں بدامنی پھیلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے سوال کیا کہ "خان کے بیٹے اس وقت پاکستان کیوں نہیں گئے جب وہ زخمی تھے؟ اب اچانک وہ پاکستان کو یاد کر رہے ہیں۔" جمائما نے مبینہ طور پر اپنے بیٹوں کو پاکستان آنے سے روک دیا ہے۔ حالانکہ ایک بیٹی کو اپنے والد سے ملنے کا پورا حق ہے۔ اکسانے والوں کو بدامنی بھڑکانے کے لیے بچوں کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی،" انہوں نے متنبہ کیا۔ دوسری جانب جمائما نے پاکستانی حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ان کے بچوں کو ان کے والد سے بات کرنے سے روک رہی ہے اور پاکستان آنے کی صورت میں انہیں گرفتار کرنے کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے جمعرات کو ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، میرے بچوں کو اپنے والد سے فون پر بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ تقریباً دو سال سے جیل میں قید تنہائی میں ہیں۔" جمائما نے مزید کہا،" پاکستان کی حکومت نے اب کہا ہے کہ اگر وہ ان سے ملنے وہاں جائیں گے تو انہیں بھی گرفتار کر کے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جائے گا۔ یہ جمہوریت یا کام کرنے والی ریاست میں نہیں ہوتا۔ یہ سیاست نہیں ہے۔ یہ ذاتی انتقام ہے۔" جمائما نے مزید کہا۔ جمائما کا یہ بیان وزیر اعظم کے مشیر رانا ثناء اللہ کے انتباہ کے بعد سامنے آیا ہے کہ اگر خان کے بیٹے پاکستان میں پی ٹی آئی کے کسی پرتشدد احتجاج میں شامل ہوئے تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے کہا ہے کہ خان صاحب کے بچے قانون کی گرفت سے باہر نہیں، اگر انہوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی تو انہیں بھی دیگر شہریوں کی طرح قانونی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پاکستان مسلم لیگ نواز کے سینیٹر عرفان صدیقی نے عندیہ دیا کہ حکومت انہیں آتے ہی گرفتار نہیں کرے گی۔ پی ٹی آئی کی احتجاجی تحریک میں شامل ہوئے تو قانون اپنا کام کرے گا۔ انہوں نے کہا، "میری ذاتی رائے میں چونکہ حکومت نے ابھی تک کوئی سرکاری موقف نہیں لیا ہے، اس لیے سلیمان اور قاسم کو آنے کی اجازت دی جانی چاہیے، وہ آئیں اور اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔" انہوں نے ایک نجی نیوز چینل سے بات کرتے ہوئے کہا کہ خان صاحب کے بیٹوں نے ساری زندگی بیرون ملک گزاری ہے۔ تو وہ "اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے کہ احتجاج کیا ہوتا ہے، اسے کس طرح منظم کیا جاتا ہے، اور وہ کون سی حدود ہیں جنہیں ہم عبور نہیں کرسکتے۔

یورپی ائمہ جماعت کا دورہ مقبوضہ فلسطین، مصر کے جامعۃ الازہر کی سخت مذمت

انقرہ (ایجنسی) جامعۃ الازہر نے اپنے جاری کردہ بیان میں یورپی ائمہ جماعت کے زیر عنوان مقبوضہ فلسطین کا دورہ کرنے اور پھر صیہونی صدر اسحاق ہرتزوگ سے ملاقات کرنے والوں کو ایک منحرف گروہ قرار دیا اور کہا کہ یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے نمائندے نہیں تھے۔ فیس بک پر پوسٹ کردہ اپنے بیان میں، الازہر نے کہا کہ ان نام نہاد اماموں نے مقبوضہ فلسطین کا سفر کر کے بیس ماہ سے جاری بے گناہ فلسطینی عوام کی نسل کشی، مسلسل قتل و غارت اور ان کے مصائب و آلام پر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ الازہر نے مزید کہا کہ وہ اس سفر کی شدید مذمت کرتا ہے، سفر کرنے والوں کی بصارت اور بصیرت اندھی ہے، فلسطینی عوام کے دکھ درد کے بارے میں ان کے جذبات و احساسات بے حسی کا شکار ہیں، گویا کہ ان لوگوں کا فلسطینی عوام کے ساتھ کسی قسم کا کوئی انسانی، مذہبی یا اخلاقی رشتہ ہی نہیں ہے۔ خیال رہے کہ گزشتہ پیر کو صیہونی ٹولے کے صدر اسحاق ہرتزوگ کے دفتر نے ایک بیان جاری کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ انہوں نے فرانس، بیلجیئم، ہالینڈ، اٹلی اور برطانیہ کے کچھ ائمہ اور مسلمانوں کے قائدین سے ملاقات کی ہے۔ اس ملاقات کی ویڈیو وائرل ہو جانے کے بعد مسلم سوشل میڈیا صارفین نے سخت برہمی کا اظہار کیا تھا جبکہ بعض نے انہیں امت اسلامیہ کا غدار قرار دیا تھا۔

'غزہ بچوں اور بھوکے لوگوں کا قبرستان بن چکا'

اسرائیل نے غزہ میں قبروں پر بلڈوزر چلا دیے، لاشیں نکال لیں

غزہ، 12 جولائی (یو این آئی) فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کے ادارے کے سربراہ انروا چیف نے کہا ہے کہ غزہ بچوں اور بھوکے لوگوں کا قبرستان بن چکا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق انروا چیف کا کہنا تھا کہ فلسطینیوں کے پاس بچنے کا کوئی راستہ نہیں، ایک طرف موت ہے تو دوسری طرف بھوک، ہمارے اصول اور اقدار دفن ہو رہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ بے عملی مزید انتشار لائے گی، مئی سے اب تک تقریباً 800 فلسطینی امداد کی تلاش میں مارے جا چکے۔ اقوام متحدہ کے ورلڈ فوڈ پروگرام کی جانب سے خبردار کیا گیا ہے کہ غزہ میں بھوک کا بحران غیر معمولی سطح پر پہنچ چکا، صورتحال مزید بدتر ہو رہی ہے، غزہ میں ہر تین میں سے ایک شخص بغیر کچھ کھائے دن گزارتا ہے۔ دوسری طرف غزہ وزارت اوقاف کا کہنا ہے کہ اسرائیلی افواج نے جنوبی غزہ میں قبرستان مسمار کردیا۔ اسرائیلی ٹینکوں اور بلڈوزروں نے ترک قبرستان کو روند ڈالا۔ وزارت اوقاف کا کہنا ہے کہ قبریں مسمار کر کے لاشیں نکالی گئیں جو کہ مقدسات کی کھلی پامالی ہے۔ خان یونس کے مغرب میں واقع المواسی کے ترک قبرستان میں اسرائیلی بربریت کی گئی۔ وزارت کا کہنا تھا کہ اسرائیلی فورسز نے "مرنے والوں کے تقدس کی صریح خلاف ورزی اور قبرستانوں کے تقدس اور موت کے بعد انسانی وقار پر حملہ کیا اور قبروں کو بلڈوز کر کے اس میں سے انسانی باقیات نکال لی۔ وزارت اوقاف نے بتایا کہ کہ غزہ کے 60 میں سے دو تہائی قبرستان مکمل یا جزوی طور پر تباہ کیے جا چکے ہیں۔

انسانیت سوز مظالم ڈھانے والے اسرائیل نے فلسطینیوں کے قبرستان کو بھی نہ بخشا۔ غزہ وزارت اوقاف کے مطابق اسرائیلی افواج نے جنوبی غزہ میں قبرستان مسمار کردیا۔ اسرائیلی ٹینکوں اور بلڈوزروں نے ترک قبرستان کو روند ڈالا۔ وزارت اوقاف کا کہنا ہے کہ قبریں مسمار کر کے لاشیں نکالی گئیں جو کہ مقدسات کی کھلی پامالی ہے۔ خان یونس کے مغرب میں واقع المواسی کے ترک قبرستان میں اسرائیلی بربریت کی گئی۔ وزارت کا کہنا تھا کہ اسرائیلی فورسز نے مرنے والوں کے تقدس کی صریح خلاف ورزی اور قبرستانوں کے تقدس اور موت کے بعد انسانی وقار پر حملہ کیا اور قبروں کو بلڈوز کر کے اس میں سے انسانی باقیات نکال لی۔ اسرائیلی افواج نے قبرستان کے اطراف بے گھر افراد کے کیمپ بھی منہدم کیے۔ وزارت اوقاف نے بتایا کہ کہ غزہ کے 60 میں سے دو تہائی قبرستان مکمل یا جزوی طور پر تباہ کیے جا چکے ہیں۔

روس کا یوکرین پر سینکڑوں ڈرون طیاروں سے حملہ

ماسکو (ایجنسی) روس نے یوکرین پر ایک مرتبہ پھر سینکڑوں ڈرونز اور میزائلوں سے حملہ کیا ہے۔ ادھر امریکی صدر نے کہا ہے کہ ان کی جانب سے نیٹو کو ہتھیار فروخت کیے جا رہے ہیں، جو یوکرین کی مدد کرسکتا ہے۔ یوکرینی صدر وولودیمیر زیلینسکی نے کہا ہے کہ جمعے اور ہفتے کی درمیانی رات روس کی جانب یوکرین پر 597 ڈرون اور 26 میزائلوں سے ایک بڑا حملہ کیا گیا۔ انہوں نے اس بارے میں ٹیلی گرام پر ہفتے کی صبح ایک پوسٹ تحریر کی۔ تازہ روسی حملوں میں یوکرین کے مغربی علاقوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ رومانیہ کی سرحد کے پاس واقع شہر شیر نیوٹسی میں دو افراد ہلاک ہوئے۔ وزیر خارجہ آندری سیبیہا کے بقول لویو، لٹسک اور شیر نیوٹسی کے علاوہ دیگر کئی علاقوں بھی روسی حملوں سے نقصان ہوا۔ مائکرو بلاگنگ پلیٹ فارم ایکس پر انہوں نے لکھا، "روس دہشت کو مزید طول دے رہا ہے۔ سینکڑوں میزائل اور ڈرونز سے رہائشی علاقوں کو نقصان پہنچا، شہری ہلاک اور زخمی ہوئے۔" انہوں نے روس کے خلاف سخت تر اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ لیو و کے میئر آندری سادووی کے مطابق روسی حملوں میں ایک کنڈر گارٹن اور رہائشی عمارات کو نقصان پہنچا۔ ٹیلی گرام پر انہوں نے مطلع کیا کہ ایک فائر اسٹیشن کو نذر آتش ہو گیا۔ لٹسک کے میئر نے بتایا کہ شہر میں ایک رہائشی عمارت مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ ان تازہ روسی حملوں سے مشرقی اور وسطی یوکرین میں بھی کافی نقصانات ہوئے۔ خارکیف میں چند مقامات کو ہفتے کی صبح ڈرونز اور گلائیڈ بموں سے نشانہ بنایا گیا۔ کییف میں بھی چند رہائشی عمارات کو نقصان پہنچا۔ کییف کے ایک اخبار کے مطابق روسی حملوں کے دوران اپنی فضائی حدود کی حفاظت کے لیے پولش ایئر ڈیفنس بھی متحرک تھی۔ دریں اثناء امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ان کا ملک مغربی دفاعی اتحاد نیٹو کے رکن ملکوں کو ہتھیار فروخت کر رہا ہے، جو یوکرین کو یہ ہتھیار فراہم کرسکتے ہیں۔ این بی سی نیوز پر اسی ہفتے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ ان ہتھیاروں کی قیمت نیٹو ادا کر رہا ہے اور اس اتحاد کی جانب سے کییف کی مدد کی جا سکتی ہے۔ یوکرین کو ایسے وسیع روسی ڈرون و میزائل حملوں سے نمٹنے کے لیے امریکی ساختہ پیٹریاٹ میزائل درکار ہیں۔ امریکی صدر اس بارے میں متصادم بیانات دیتے آئے ہیں کہ آیا وہ یوکرین کی مدد کریں گے یا نہیں۔

دہشت گردی سے پاک ترکیہ کی کل سے داغ بیل ڈال دی گئی: صدر اردوان

انقرہ، 12 جولائی (یو این آئی) ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان نے شمالی عراق میں پی کے کے دہشت گردوں کے علامتی طور پر ہتھیار ڈالنے کے بعد کہا ہے کہ ترکیہ کی دہائیوں پر محیط دہشت گردی کے خلاف جنگ میں یہ لمحہ ایک تاریخی موڑ کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ "آج ایک نیا دن ہے، تاریخ میں ایک نیا باب کھل گیا ہے۔" یہ عمل دہشت گردی کے "47 سالہ عذاب" کے خاتمے کی جانب ایک فیصلہ کن قدم ہے۔ جمعے کے روز، شمالی عراق میں ایک غار کے دہانے پر پی کے کے 30 دہشت گردوں نے اپنے ہتھیار نذر آتش کردیے۔ یہ ایک علامتی عمل تھا جسے انقرہ نے تنظیم کی تحلیل کے آغاز کے طور پر تعبیر کیا۔ یہ پیش رفت ترکیہ، امریکہ اور یورپی یونین کی طرف سے دہشت گرد تنظیم قرار دی جانے والی پی کے کے کی ترکیہ کے خلاف طویل عرصے سے جاری دہشت گردی کی مہم میں سب سے اہم اشاروں میں سے ایک ہے۔ اردوان نے کہا کل سے دہشت گردی کا عذاب ختم ہونے کے عمل میں داخل ہو چکا ہے۔ ترکیہ نے ایک دردناک اور آنسوؤں سے بھرے باب کو بند کرنا شروع کردیا ہے۔ ایک عظیم اور طاقتور ترکیہ کے دروازے کھل چکے ہیں" اس لمحے کو قومی شفا اور اسٹریٹجک فتح کے طور پر پیش کرتے ہوئے صدر اردوان نے دہشت گردی سے پاک ترکیہ کے لیے اپنی حکومت کے عزم کا اعادہ کیا اور اتحاد اور قانونی اصلاحات کے ساتھ آگے بڑھنے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے اعلان کیا، "ہم اپنی پارلیمنٹ میں اس عمل کے قانونی تقاضوں پر بحث چھیڑنے کے لیے ایک کمیشن قائم کریں گے۔ ہم شانہ بشانہ کام کریں گے، اور تمام رکاوٹوں پر قابو پائیں گے۔" اردوان نے اس بات پر زور دیا کہ یہ نہ صرف حکومت کی بلکہ پوری ترک قوم کی فتح ہے۔ انہوں نے کہا، "ترکیہ جیت گیا، میری قوم جیت گئی۔ یہ ترک، کرد، عرب ہمارے 86 ملین شہریوں کی فتح ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "ہم جو بھی کرتے ہیں، وہ ترکیہ کے لیے، اپنی قوم کے لیے، اپنی آزادی کے لیے اور اپنے درخشاں مستقبل کے لیے کرتے ہیں۔

ایران امریکہ سے دوبارہ مذاکرات شروع کرنے پر مشروط طور پر آمادہ

تہران، 12 جولائی (یو این آئی) ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کی جانب سے امریکہ سے دوبارہ مذاکرات کے لیے مشروط آمادگی کا اظہار کیا گیا ہے غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق فرانسیسی اخبار کو دیے گئے انٹرویو میں ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ ہم امریکہ کے ساتھ باہمی احترام کی بنیاد پر مذاکرات شروع کرنے کیلئے آمادہ ہیں تاہم امریکہ کو مذاکرات کے دوران ایران پر حملے نہ کرنے کی ضمانت دینا ہوگی اور امریکہ غلطیوں کا ازالہ کرے تو مذاکرات کا آغاز ہوسکتا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ ایران کو جوہری تنصیبات پر نقصان کے تخمینے کے بعد معاوضہ طلب کرنے کا حق حاصل ہے، امریکہ نے ہی مذاکرات توڑ کر کارروائی کا آغاز کیا، اس لیے اب ضروری ہے کہ امریکہ اپنی غلطیوں کی ذمہ داری قبول کرے، امریکہ کے حالیہ حملوں سے ایران کی جوہری تنصیبات کو نقصان پہنچا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ سمجھنا کہ ایران کو پر امن جوہری منصوبہ ترک کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے در حقیقت یہ ایک سنگین غلط فہمی ہے، ایرانی جوہری پروگرام ایسا قومی سرمایہ ہے جسے آسانی سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ اُنہوں نے کہا کہ سفارت کاری دو طرفہ معاملہ ہے اور دوست ممالک یا ثالثوں کے ذریعے ایک سفارتی ہاٹ لائن قائم کی جارہی ہے۔

یوپی، بھارت کی معیشت کا نیا انجن بننے کی راہ پر گامزن

نوتشکیل شدہ اقتصادی مشاورتی گروپ کی وزیراعلیٰ یوگی سے ملاقات

لکھنؤ، 12 جولائی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے آج ان کی سرکاری رہائش گاہ پر منصوبہ بندی محکمہ کے تحت قائم ہونے والے نو تشکیل شدہ اقتصادی مشاورتی گروپ نے ملاقات کی۔ ملاقات کا مقصد نئے بھارت کے نئے اتر پردیش میں روزگار کی تخلیق، اقتصادی ترقی اور ریاستی شبیہ سازی پر تبادلہ خیال کرنا تھا۔ گروپ کی جانب سے زراعت، نقل و حمل، توانائی، آبپاشی اور کاروبار سمیت مختلف شعبوں میں انقلابی تبدیلی کے لیے اہم تجاویز پیش کی گئیں۔ گروپ میں ملک کے مختلف شعبوں مثلاً زراعت، تعلیم، سیمی کنڈکٹر، ایم ایس ایم ای، اور اسٹارٹ اپ سے جڑے ماہرین شامل تھے۔ وزیر اعلیٰ نے گروپ کی تجاویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش آج بھارت کی معیشت کا محرک بننے کی سمت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ریاست کے تمام محکمے باہم تال میل کے ساتھ برق رفتاری سے کام کر رہے ہیں، اور ان تجاویز پر بروقت عمل درآمد ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ ریاستی حکومت نے نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے ""اتر پردیش روزگار مشن"" کا قیام کیا ہے، جو جلد ہی اپنے کام کا آغاز کرے گا۔ اس مشن کے تحت روزگار کی نقشہ بندی (جوب میپنگ)، مہارتوں کی تربیت، زبان آموزی، اور بین الاقوامی روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں ""الیکٹرک گاڑیوں کی تیاری"" کا شعبہ مستقبل قریب میں ایک بڑا مرکز بننے جا رہا ہے۔ جلد ہی ہندوجا گروپ کی فیکٹری الیکٹرک گاڑیوں کی تیاری شروع کر دے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج ریاست میں کسانوں کو روزانہ 15 تا 16 گھنٹے بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ پی ایم کُسم یوجنا کے تحت کسانوں کو 1 لاکھ سولر پینل دیے جا رہے ہیں۔ نل کنوؤں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا عمل مشن موڈ میں جاری ہے، اور اس حوالے سے اتر پردیش ملک میں سب سے آگے ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مئی میں وزیر اعظم نریندر مودی نے کانپور سے 8000 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے والے ایک پلانٹ کا افتتاح کیا۔ ریاست نے 2027 تک 22 ہزار میگاواٹ قابل تجدید توانائی (رینیوایبل انرجی) کی پیداوار کا ہدف مکمل کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے، جس سے اتر پردیش ملک میں ""سبز توانائی کے ماڈل"" کے طور پر ابھرے گا۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ گزشتہ آٹھ سالوں میں ریاست میں زراعت کے شعبے میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ ایک درجن سے زیادہ آبپاشی منصوبے مکمل کیے گئے ہیں، جن کے ذریعے 23 لاکھ ہیکٹیئر اراضی کو اضافی آبپاشی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ شاردہ نہر کا پانی پہلی بار وارانسی تک پہنچا ہے، اور اب بندیل کھنڈ و پوروانچل کے کسان ایک سال میں تین فصلیں اگا رہے ہیں۔ ""دال، مونگ پھلی اور مکئی"" کی خریداری کے لیے سرکاری مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ 1996 سے 2017 تک گنا کسانوں کو جتنا ادائیگی کی گئی تھی، گزشتہ 8 سالوں میں اس سے ""70 ہزار کروڑ روپے زیادہ"" یعنی مجموعی طور پر ""85.2 لاکھ کروڑ روپے"" کی ادائیگی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ریاست میں سالانہ صرف 500 فیکٹریوں کی رجسٹریشن ہوتی تھی، لیکن اب ریاستی حکومت کی کوششوں سے یہ تعداد ""سالانہ 4000"" کے قریب پہنچ چکی ہے۔ گائے پر مبنی معیشت کے فروغ کے لیے بھی حکومت نے کئی اقدامات کیے ہیں، جس سے مویشی پالنے والے کسانوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اتر پردیش ایک زمینی ریاست (land-locked state) ہونے کے باوجود ""ملک کے سرفہرست مچھلی پیدا کرنے والے"" صوبوں میں شامل ہو چکا ہے۔ ریاست میں سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول تیار کیا گیا ہے، اور اب اتر پردیش ""ملک میں سب سے تیزی سے ابھرتا ہوا سرمایہ کاری کا مرکز"" بن رہا ہے۔ نو تشکیل شدہ اقتصادی مشاورتی گروپ نے ریاست کی گزشتہ 8 سالہ پیش رفت کی ستائش کی اور کہا کہ سازگار ماحول کی وجہ سے اتر پردیش ان ریاستوں میں شامل ہو چکا ہے جن کی معیشت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ گروپ نے مشورہ دیا کہ ریاست کو اپنے ""خوراکی مصنوعات کو عالمی برانڈ"" بنانے کی ضرورت ہے، جس میں عوام کا کردار کلیدی ہوگا۔ ساتھ ہی اسٹارٹ اپس کو مزید فروغ دینے، اور ریاست میں ""آئی ٹی ٹیلنٹ مشن"" کے قیام کی تجویز دی گئی تاکہ سافٹ ویئر کی تیاری اور برآمدات میں اضافہ ہو۔

بی جے پی حکومت جان بوجھ کر بجلی کے نظام کو خراب کر رہی ہے: اکھلیش

لکھنؤ 12 جولائی (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے ہفتہ کو کہا کہ بجلی کی نجکاری پر تلی ہوئی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت جان بوجھ کر بجلی کے نظام کو برباد کر رہی مسٹر یادو نے یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ بی جے پی حکومت بجلی کے محکمے کو نجی ہاتھوں میں فروخت کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ دہلی میں بی جے پی کی حکومت ہو یا اتر پردیش میں، دونوں ہی سب کچھ بیچنے پر تلے ہوئے ہیں۔ بی جے پی نے بجلی کے وزیر کا تقرر کیا ہے تاکہ یہ محکمہ اپنے قریبی لوگوں کو بیچنے میں آسانی ہو جائے۔ بی جے پی حکومت نے بجلی کے نظام کو بہتر بنانے اور پیداوار بڑھانے کے لیے کوئی کام نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے بجلی کی ابتر حالت کا ذمہ دار ملازمین کو ٹھہرا کر نجکاری کے لیے میدان تیار کر لیا ہے۔ آج اتر پردیش میں عوام کو جو بھی بجلی مل رہی ہے وہ سماج وادی پارٹی کے دورِ حکومت میں لگائے گئے پاور پلانٹس سے مل رہی ہے۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت نے ایٹا، کانپور دیہات، للت پور، پنکی سمیت کئی اضلاع میں پاور پلانٹ لگائے، لیکن بی جے پی حکومت نے بجلی کی پیداوار کو مزید بڑھانے کے لیے کچھ نہیں کیا۔ بی جے پی ہر چیز کی نجکاری کر کے نوکریوں اور ریزرویشن کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی کے دورِ حکومت میں بجلی کی پیداوار، اس کی ترسیل یا فراہمی میں کوئی ترقی نہیں ہوئی ہے۔ بی جے پی حکومت نے اپنے نو سالہ دورِ اقتدار میں ایک یونٹ بھی بجلی کی پیداوار میں اضافہ نہیں کیا۔ اس نے صرف بجلی کے بل میں اضافہ کیا ہے۔ ریاست بھر میں بجلی کی غیر اعلانیہ کٹوتی ہو رہی ہے۔ یہ دھان کی روپائی کا وقت ہے۔ لیکن کسانوں کو بجلی نہیں مل رہی ہے۔ چھوٹے شہروں اور دیہاتوں میں بجلی کی حالت بہت خراب ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی سرکاری محکموں کی نجکاری کے خلاف ہے۔ ریاست کے عوام بی جے پی کے قول و فعل میں فرق کو سمجھ چکے ہیں۔ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں عوام اور ملازمین بی جے پی کی غیر منصفانہ حکومت کا خاتمہ کر دیں گے۔

مرزاپور میں عاشق جوڑے نے خودکشی کرلی

مرزاپور، 12 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع مرزاپور کے جگنا تھانہ علاقے میں محبت کرنے والے ایک جوڑے نے ٹرین کے آگے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی۔ پولیس ذرائع کے مطابق پریاگ راج ضلع کے مانڈا علاقے کے مہیوا گاؤں کے رہائشی شبھم سونکر (23) دہلی میں پرائیویٹ نوکری کرتا تھا۔ اس کا تعلق حلقہ کے چکڈ یہا گاؤں کی رہائشی انجلی (21) سے تھا اور دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے تھے اور دہلی میں ساتھ رہتے تھے۔ کچھ دن پہلے شبھم اپنے گاؤں آیا ہوا تھا جمعہ کی دوپہر وہ سفر کے لیے پیسے لے کر دہلی جانے کے بہانے گھر سے نکلا۔ رات تقریباً ایک بجے دونوں نے ڈاؤن لائن پر ایک دوسرے سے گلے لگ کر ٹرین کے آگے چھلانگ لگا دی جس کے نتیجے میں دونوں کی موقع پر ہی کٹ کر موت ہو گئی۔ شبھم کے والد نے بتایا کہ انہیں رات ایک بجے فون کے ذریعے اس حادثہ کی اطلاع ملی۔ انجلی کے اہل خانہ کو بھی مطلع کیا گیا۔ اہل خانہ کے مطابق شادی کے حوالے سے کسی بھی قسم کی رکاوٹ یا مخالفت نہیں تھی۔ دونوں خاندان اس واقعے سے شدید صدمے میں ہیں۔

کانگریس آر ٹی آئی لکھنؤ کے عہدیداروں کی ورکشاپ منعقد

لکھنؤ: 12 جولائی (پی این ایس) ریاستی کانگریس ہیڈ کوارٹر میں اتر پردیش کانگریس کمیٹی رائٹ ٹو انفارمیشن ڈپارٹمنٹ (آر ٹی آئی) ضلع لکھنؤ کے عہدیداروں کی ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ لکھنؤ ضلع/شہر کے عہدیداروں کے ساتھ ساتھ ریاست کے تقریباً تمام لیڈران اور عہدیداروں نے ورکشاپ میں حصہ لیا۔ اس ورکشاپ کا انعقاد ریاستی جنرل سکریٹری برائے اطلاعات محکمہ کیرتی پرکاش پانڈے نے کیا۔ ورکشاپ کا آغاز قومی گیت ''وندے ماترم'' سے ہوا۔ ورکشاپ سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے قومی ترجمان اکھلیش پرتاپ سنگھ سابق ایم ایل اے نے کہا کہ کانگریس حکومت کی طرف سے دیا گیا یہ قانون حکومت کی بدعنوانی کو بے نقاب کرنے کا ایک بہت ہی طاقتور ہتھیار ہے۔ میں نے خود کئی آر ٹی آئی داخل کر کے حکومت سے کئی سوالوں کے جواب مانگے ہیں اور بدعنوانی کو بے نقاب کیا ہے۔ میرا آپ کو مشورہ ہے کہ آپ سب کو آر ٹی آئی کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے اور حکومت کی بدعنوانی کو بے نقاب کرنے کے لیے کم از کم 10-10 آر ٹی آئی فائل کرنا چاہیے۔ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے قومی ترجمان سریندر راجپوت نے کہا کہ آر ٹی آئی قانون حکومت کو آئینہ دکھانے کا کام کرتا ہے اور اس کی جوابدہی طے کرتا ہے۔ موجودہ بی جے پی حکومت آر ٹی آئی قانون کو کمزور کرنے کی مذموم کوشش کر رہی ہے۔ ہمیں متحد ہو کر اس کے خلاف لڑنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے حق اطلاعات قانون 2005 کے بارے میں عہدیداروں کو تفصیلی جانکاری فراہم کی اور آر ٹی آئی کے استعمال کے طریقہ کار اور اس کے فوائد کے بارے میں بھی تفصیل سے بتایا۔ آر ٹی آئی کارکن شری دیوشانی ترپاٹھی جنہوں نے ورکشاپ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی، نے آر ٹی آئی سے متعلق تمام معلومات کو ورکشاپ میں موجود تمام عہدیداروں کے ساتھ تفصیل سے شیئر کیا اور آر ٹی آئی سے متعلق سوالات کے جوابات دے کر عہدیداروں کی رہنمائی بھی کی۔ قومی ترجمان اکھلیش پرتاپ سنگھ کے بیان کی تائید کرتے ہوئے محکمہ اطلاعات کے حق کے چیئرمین جناب پشپیندر سریواستو نے کہا کہ آپ سبھی کو اپنے اپنے اضلاع میں پھیلی بدعنوانی کو بے نقاب کرنے کے لیے حکومت سے آر ٹی آئی کے ذریعے معلومات حاصل کرنی چاہیے اور علاقے میں پھیلی بدعنوانی کے خلاف متحد ہو کر لڑنا چاہیے۔ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے محکمہ کے سینئر نائب صدر ڈاکٹر امیت اتھوال نے کہا کہ اس محکمہ کے ذریعہ میں نے خود اپنے ضلع میں مختلف سرکاری بدعنوانیوں کو بے نقاب کیا ہے اور یہ کانگریس حکومت کے ذریعہ دیے گئے حق اطلاعات قانون کے ذریعہ ہی ممکن ہوا ہے۔ سابق وزیر راج بہادر، میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے وائس چیئرمین منیش سریواستو ہندوی، میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین ڈاکٹر جیارام ورما، سوشل میڈیا کوآرڈی نیٹر نیلم سنگھ ویشیا وغیرہ نے بھی ورکشاپ سے خطاب کیا۔ محکمہ اطلاعات کے حق کے ریاستی نائب صدر ڈاکٹر امیت اتھوال، سیما دیوناتھ، مہیندر سریواستو، انوج پٹیل، ریاستی جنرل سکریٹری کشن کمار گپتا، رام آشیش موریہ، نزاکت چودھری، منصور علی سلمانی، ششانک سکسینہ، رامانند راجپوت، اشتیاق علی، ریاستی سکریٹری شری راجیش کمار، نون سنگھ، نوو سنگھ اور ضلع چیئرمین لوو سنگھ کمار۔ وریندر کمار موریہ منعقدہ ورکشاپ میں موجود تھے۔

شہدائے کربلا کی یاد میں شہر بھر میں مجالس

لکھنؤ: حضرت امام حسین (علیہ السلام) اور اُن کے جانثار ساتھیوں کی دردناک شہادت کی یاد میں ہفتہ کو شہر بھر میں مختلف مقامات پر مجالس کا سلسلہ جاری رہا۔ سعادت گنج میں واقع روضۂ کاظمین میں مولانا عباس ارشاد نقوی نے مجلس سے خطاب کیا۔ انہوں نے اہل بیت (علیہم السلام) کی فضیلت اور عظمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے: "اپنی مجلسوں کو ذکرِ علی (علیہ السلام) سے زینت دو، کیونکہ علی کا ذکر کرنا اور سننا عبادت ہے۔" مجلس کے بعد انجمن رضا حسین نے نوحہ خوانی کی۔ پیپے والے پل پر واقع مہدی گھاٹ کی دوسری مجلس سے مولانا حسنین باقری نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ غدیر کے دن ولایت کا اعلان ہونے کے بعد دین اسلام مکمل ہوا۔ مجلس کے اختتام پر انجمن غلامانِ حسین نے نوحہ خوانی پیش کی۔ امام باڑہ غلام حسین بلگرامی (واقع پرانا توپ خانہ، بالہ گنج) میں مجلس سے مولانا فیروز حسین نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز قاری محمد منظور عالم کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا، جب کہ نظامت کے فرائض طالب زیدی نے انجام دیے۔ چھوٹے امام باڑہ حسین آباد میں مولانا غلام رضا نے "کربلا میں خواتین کا کردار" کے عنوان سے مجلس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ کربلا میں حضرت امام حسین (علیہ السلام) کی شہادت کے بعد اُن کی بہن حضرت زینب (سلام اللہ علیہا) نے ان کے مشن کو آگے بڑھایا۔

لکھنؤ: عزاخانہ مرحوم مرتضیٰ زیدی میں خمسہ مجالس

لکھنؤ، 12 جولائی: گولہ گنج کے معروف عزاخانہ مرحوم مرتضیٰ زیدی (گھنٹی والا مکان) میں ہر سال کی طرح اس سال بھی خمسہ مجالس کا روح پرور سلسلہ جاری ہے، جس سے حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا فیروز علی صاحب خطاب فرما رہے ہیں۔ آج خمسہ کی چوتھی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فیروز علی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسنِ تقویم میں پیدا کیا ہے اور انسان کو دیگر تمام مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ یہی انسان جب امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کرتا ہے تو اس کی عظمت مزید بڑھ جاتی ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ عزاداری سید الشہداء انسان کے شرف و کمال کی علامت ہے، اور یہ فقط ماتم نہیں بلکہ ایک شعور، ایک پیغام اور احسنِ تقویم کی معراج ہے۔ مجلس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا، جس کے بعد جناب محمد عباس نے پُراثر منقبت اور اشعار پیش کیے، جنہیں سامعین نے انتہائی عقیدت سے سنا۔

مدرسہ ضیاء الاسلام میں شہدائے اسلام عنوان سے جلسہ کا انعقاد

لکھنؤ۔ (پریس ریلیز)۔ مہدی گنج، بھوانی گنج کربلا روڈ میں مدرسہ ضیاء الاسلام مسجد محمدی میں جلسہ شہدائے اسلام و سیرت صحابہ کا انعقاد ہر سال کی طرح امسال بھی کیا گیا۔ جلسے کی صدارت و نظامت حاجی احمد حسین صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک نور اسلام ندوی صاحب نے کی۔ اس موقع پر کربلا کے شہیدوں کا ذکر کرتے ہوئے مولانا محمد بلال قریشی ندوی نے کہا کہ کربلا سے حق کی راہ میں قربان ہونے کا سبق ملتا ہے، کربلا کے شہیدوں کی قربانیوں سے طاقتور سے طاقتور کے سامنے حق کیلئے ڈٹے رہنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ کو امام حسین سے سچی محبت ہے تو ان کے نقش قدم پر چلنے کی پوری کوشش کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دیتے ہیں وہ شہید ہو جاتے ہیں اور شہید کبھی نہیں مرتا بلکہ وہ زندہ رہتا ہے۔ امام حسین وان کے جاں نثار آج بھی زندہ ہیں۔ اپنے عقیدوں کو درست کریں ورنہ ہمیشہ ہمیش کیلئے جنت سے محرومی کا سبب بن سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ محرم الحرام کے مہینے میں جو لوگ حضرت حسین کے نام پر شرک اور بدعت کر رہے ہیں اور خرافات میں ملوث ہیں وہ گمراہی کی جانب جا رہے ہیں انکی اصلاح بہت ضروری ہے۔ حضرات صحابہ کرام سب کے سب عادل ثقہ ہیں ان سے محبت رکھنا حضورؐ سے محبت رکھنے کی علامت ہے، ہمیں صحابہ سے سچی عقیدت و محبت رکھنی چاہئے اور انکی سیرت کے مطابق اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔ آخر میں ملک میں امن وامان کی دعا مانگی گئی۔ اس دوران کثیر تعداد میں عمائدین شہر، اہل محلہ، بچے، بزرگ اور خواتین بھی جلسے میں شامل ہوئیں۔

پُرانی پنشن کی بحالی کے سلسلے میں نائب سکریٹری، حکومتِ اتر پردیش کے ساتھ اہم میٹنگ

لکھنؤ: ہفتے کے روز حکومتِ اتر پردیش کے نائب سکریٹری کی صدارت میں پُرانی پنشن کی بحالی کے موضوع پر ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں چاروں بیچوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ خاص طور پر اردو بی ٹی سی 2005 بیچ کی جانب سے جن احباب نے شرکت کی اُن میں سناؤال مصطفیٰ (لکھنؤ)، جاوید خان (پرتاپ گڑھ)، سیّد عرفان معین (گونڈہ)، فہیم بیگ (لکھنؤ)، عقیل احمد (بارہ بنکی)، ضیاء الرحمٰن (پرتاپ گڑھ) وغیرہ شامل تھے۔ میٹنگ کے دوران سناؤال مصطفیٰ نے بتایا کہ کچھ تنظیموں کی جانب سے ایسی کوششیں بھی ہوئیں کہ نمائندوں کو پیچھے ہٹایا جائے، لیکن اردو بی ٹی سی کے نمائندوں نے کسی بھی دباؤ کے آگے جھکنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا: ہم آپریشن سندور کے جانباز سپاہیوں کی طرح ڈٹے رہے، یہاں تک کہ ملاقات کرنے والوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرانے میں کامیاب ہوئے۔" بالآخر تین نمائندوں جاوید خان، سیّد عرفان معین اور سناؤال مصطفیٰ کو ملاقات کی باضابطہ اجازت ملی، ساتھ ہی قومی اساتذہ سنگھ (قومی شکشک سنگھ) کی نمائندہ فرحین عبید بھی موجود تھیں۔ اگرچہ ہر بیچ سے صرف دو نمائندوں کو بلایا گیا تھا، اس لیے تنظیم کی موجودگی کو ثانوی حیثیت دی گئی اور بیچ کے نمائندوں کو زیادہ ترجیح دی گئی۔ میٹنگ کے آغاز میں جب افسران نے نمائندوں سے کہا کہ "آپ اپنی بات رکھ سکتے ہیں"، تو سناؤال مصطفیٰ نے مدلل انداز میں موقف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ: "16 فروری 2005 کا سرکاری حکم نامہ ہماری تقرری کی بنیاد ہے" 25 ستمبر 2008 کے حکم نامے میں واضح طور پر درج ہے کہ تقرری کے لیے علیحدہ اعلامیہ (نوٹیفکیشن) کی ضرورت نہیں ہے۔" اس کے ساتھ ہی 22 فروری کے اعلامیے کا حوالہ بھی دیا گیا، جس سے افسران مطمئن ہوئے۔ اب آگے کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ تمام لوگوں سے دل سے دعا کی اپیل ہے کہ یہ جدوجہد کامیاب ہو اور ہم سب کو انصاف ملے۔"

ایم جی یو جی اور این بی پی جی آر کے درمیان معاہدے پر دستخط

گورکھپور، 12 جولائی (یو این آئی) مہایوگی گورکھناتھ یونیورسٹی گورکھپور (ایم جی یو جی) اور نیشنل بیورو آف پلانٹ جینیٹک ریسورسز (این بی پی جی آر)، نئی دہلی کے درمیان زرعی تعلیم اور تحقیق کے ذریعے پودوں کی ٹیکنالوجی کی اپ گریڈیشن کو فروغ دینے کے لیے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے گئے ہیں۔ ایم جی یو جی کی طرف سے وائس چانسلر ڈاکٹر سریندر سنگھ اور رجسٹرار ڈاکٹر پردیپ کمار راؤ اور این بی پی جی آر کی طرف سے ڈائریکٹر ڈاکٹر گیانیندر پرتاپ سنگھ نے دستخط کے بعد ایم او یو کا تبادلہ کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر سریندر سنگھ نے کہا کہ اس ایم او یو سے زرعی شعبے میں طلباء کی تعلیم و تحقیق کو بڑھاوا دینے میں مدد ملے گی اور ساتھ ہی دونوں ادارے ترقی یافتہ ٹیکنالوجی شیئر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پودوں کے جینیاتی وسائل زراعت اور غذائی تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس سمت میں این بی پی جی آر کا کام قابل ذکر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم او یو کے اس اقدام سے پودوں کے جینیاتی وسائل کے شعبے میں جدید ٹیکنالوجی کی توسیع کے حوالے سے بہترین تحقیقی کام کو بیک وقت انجام دینا ممکن ہوگا۔ این بی پی جی آر کی جانب سے ڈائریکٹر ڈاکٹر گیانیندر پرتاپ سنگھ نے کہا کہ ایم او یو کے ذریعے طلباء اور پروفیسرز پلانٹ جینیاتی وسائل سے متعلق ورکشاپس، تربیت، تحقیقی کام، دیہی زرعی کام کے تجربے سے بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ ایم او یو کے موقع پر ایم جی یو جی کی ایگریکلچر فیکلٹی کے چیئرمین اور ایم او یو کوآرڈینیٹر ڈاکٹر وِمل کمار دوبے، ڈاکٹر ویدریا پرتاپ شاہی، این بی پی جی آر کے سینئر سائنسداں ڈاکٹر کلدیپ ترپاٹھی، ڈاکٹر ناگیندر کمار سنگھ، ڈاکٹر پرشانت کمار رائے اور ایگریکلچر فیکلٹی کے پروفیسر ڈاکٹر وکاس کمار یادو، ڈاکٹر شاشوتی پریم کماری، ڈاکٹر آیوش کمار پاٹھک وغیرہ موجود تھے۔

غفلت برتنے کے الزام میں چار پولیس اہلکار معطل

جونپور، 12 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جونپور میں فرائض میں لاپروائی برتنے کے الزام میں منگرا بادشاہ پور تھانے کے انچارج انسپکٹر، ایک سب انسپکٹر اور دو سپاہیوں کو فوری طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ضلع کے منگرا بادشاہ پور تھانہ حلقے کے بڑا گاؤں میں گرام سماج کی زمین کے تنازع میں متاثرہ فریق کو ہائی کورٹ میں دائر درخواست واپس لینے کی دھمکی دینے کے الزام میں پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر کوستبھ کمار نے جمعہ کے روز بڑی کارروائی کرتے ہوئے تھانہ انچارج دلیپ کمار سنگھ، سب انسپکٹر اندردیو سنگھ اور حلقہ کے سپاہی پنکج موریہ و نتیش گوڑ کو معطل کر دیا ہے۔ دونوں سپاہیوں اور لیکھ پال سمیت شیو گووند کے خلاف بدعنوانی انسداد ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

یوپی بورڈ میں بڑا بدلاؤ، اب رٹنے سے نہیں سمجھداری سے ملیں گے نمبر، ٹیچروں کو بھی کیا جائے گا ٹرینڈ

پریاگ راج: 12 جولائی (پی این ایس) یوپی بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (یوپی بورڈ) اب امتحان سسٹم اور تشخیص کے طریقوں کو تبدیل کرنے جا رہا ہے۔ نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این سی ای آر ٹی) نے گزشتہ پانچ دنوں سے غور و خوض کے بعد اپنی منظوری دے دی ہے۔ اب طلبہ کا پروگریس کارڈ (رپورٹ کارڈ) صرف نمبروں کی بنیاد پر نہیں بلکہ ان کی سمجھ، حساسیت اور تخلیقی صلاحیتوں جیسے پہلوؤں پر بھی تیار کیا جائے گا۔ اس تبدیلی کا مقصد طلبا کی مجموعی تشخیص کو یقینی بنانا ہے، تاکہ وہ صرف رٹنے اور اٹ کر پڑھنے تک محدود نہ رہیں، بلکہ ذہانت سے سیکھیں اور اپنی عملی صلاحیتوں کو بھی نکھار سکیں۔ یوپی بورڈ کے ایڈیشنل سکریٹری (ریسرچ) ڈاکٹر سکند شکلا نے کہا کہ ملک میں کل 66 تعلیمی بورڈ ہیں۔ سب کے امتحان کے انداز اور نصاب میں فرق ہے۔ سوال ناموں کی سطح بھی مختلف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کاپیوں اور نمبروں کی تشخیص میں تفاوت پایا جاتا ہے۔ حکومت ہند تمام بورڈز کی تشخیص میں یکسانیت لانا چاہتی ہے، تاکہ بچوں کے حاصل کردہ نمبروں میں زیادہ فرق نہ ہو۔ حکومت ہند نے اس کی ذمہ داری این سی ای آر ٹی کو دی ہے۔ این سی ای آر ٹی نے اس کام کے لیے پرکھ تشکیل دیا ہے۔ پرکھ اور یوپی بورڈ گزشتہ پانچ دنوں سے گووند بلبھ پنت سوشل سائنس انسٹی ٹیوٹ، جھونسی میں دماغی طوفان کر رہے تھے۔ اس بات پر بھی ذہن سازی کی گئی کہ یوپی بورڈ کا امتحان نمونہ اور پیپر لیول دوسرے بورڈز کے مقابلے کتنا کمزور ہے۔ معلوم ہوا کہ زیادہ فرق نہیں ہے۔ این سی ای آر ٹی پارکھ نے کچھ نئے ڈومینز بنائے ہیں، جن میں تشخیص اور تخلیقی صلاحیتیں شامل ہیں۔ اب سوالات کو ان ڈومینز میں رکھنا پڑے گا۔ سوالیہ پرچہ جانچنے اور تیار کرنے والے اساتذہ کے سوالات بھی اسی کے مطابق ہوں گے۔ سوالوں کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں، صرف قسم بدلے گی۔ ڈاکٹر سکند شکلا نے کہا کہ ہم اس کے لیے اپنے اساتذہ کو بھی تربیت دیں گے، تاکہ وہ متوازن سوالات تیار کر سکیں۔ ہمیں بچوں کے علم، تخلیق اور سمجھ بوجھ کو پرکھنا ہوگا۔ بورڈ پیپر کا بلیو پرنٹ اس طرح تیار کیا جائے گا کہ اس میں 20 فیصد کثیر انتخابی سوالات (MCQ)، 40 فیصد طویل جوابات اور 40 فیصد تفہیم پر مبنی سوالات ہوں گے۔ اس کا براہ راست اثر یہ ہوگا کہ صرف حفظ کرنے والے طلبہ ہی امتحان میں پیچھے رہ جائیں گے اور وہی طلبہ آگے آئیں گے جو نصاب کو سمجھ کر جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس اقدام سے نقل کو بھی مؤثر طریقے سے روکا جائے گا۔ بورڈ کا ماننا ہے کہ اس سے طلباء کے میرٹ کا منصفانہ اور موثر انداز میں جائزہ لینا ممکن ہو سکے گا۔ طلباء فہم پر مبنی سوالات کو بالکل بھی نقل نہیں کر سکیں گے۔ ایسی صورت حال میں صرف وہی بچہ جو واقعی قابل ہو اور اس موضوع پر گرفت رکھتا ہو اچھے نمبر حاصل کر سکے گا۔

کینسر کے مریضوں کو راحت

نس کو بلاک کرنے سے مریض کو درد میں ملے گا آرام، لوہیا انسٹی ٹیوٹ میں ہوئی ریسرچ

لکھنؤ: 12 جولائی (پی این ایس) کینسر کے درد میں مبتلا مریضوں کے لیے اب راحت کی خبر ہے۔ درد سے بچنے کے لیے مریضوں کو زیادہ دوائیں نہیں لینے پڑیں گی۔ محض ایک نس کو بلاک کر مریض کو راحت دلائی جا سکے گی۔ علاج کی یہ نئی تکنیک بیماری پر دوگنی رفتار سے فائدہ کرے گی۔ یہ حقیقت لوہیا انسٹی ٹیوٹ کی ایک ریسرچ میں سامنے آئی ہے۔ اینستھیزیا ڈیپارٹمنٹ کے پین مینجمنٹ یونٹ نے پیٹ کے کینسر میں مبتلا 60 مریضوں پر ریسرچ کیا ہے۔ ان مریضوں کو درد سے نجات دلانے کے لیے دوا اور نسوں بلاکنگ کی گئی۔ اس سے مریض کی صحت میں بہتری آئی۔ انڈین جرنل آف کلینیکل اینستھیزیا نے علاج کے نئے طریقہ کار کو تسلیم کیا ہے۔ پیٹ کے کینسر میں نس بلاک کی کارروائی موثر ہے، پین مینجمنٹ یونٹ کی ڈاکٹر شیوانی رستوگی نے کہا کہ پال سلیٹر ابلیہ، پیٹ کے کینسر میں مبتلا مریضوں کو شدید درد برداشت کرنا پڑتا ہے۔ مریض ٹھیک سے کھانا نہیں کھا پاتا۔ الٹی، اسہال، پیٹ میں درد، الجھن، متلی، پیٹ کی خرابی جیسے مسائل مریض کو متاثر کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں مریض جسمانی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ مناسب غذائیت کی کمی کی وجہ سے مریض کی بیماریوں سے لڑنے کی صلاحیت بھی کم ہونے لگتی ہے۔ ایسی حالت میں بیماریوں سے لڑنے کی صلاحیت آہستہ آہستہ کم ہونے لگتی ہے۔

کیا ہندوستانی شہریت ایک سراب ہے؟

معصوم مرادآبادی

ہندوستانی باشندوں کی شہریت پر جتنے سوال کھڑے کئے جاتے ہیں، اتنے شاید ہی کسی اور ملک کے شہریوں پر کھڑے کئے جاتے ہوں۔ لوگوں کو آئے دن اپنی شہریت ثابت کرنے کے لیے فضول سوالوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایسا کرتے وقت ان ضروری دستاویزات کو بھی طاق پر رکھ دیا جاتا ہے جو عام طور پر شہریت ثابت کرنے کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ آدھار کارڈ اور ووٹر آئی ڈی کو بھی شہریت کا ثبوت تسلیم کرنے سے انکار کردیا جاتا ہے۔ ان ہی حالات کا سامنا آج کل بہار کے باشندوں کو کرنا پڑرہا ہے جن کے سامنے الیکشن کمیشن نے ووٹ دینے سے پہلے کئی ٹیڑھے میڑھے سوال کھڑے کردیے ہیں۔ یہاں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ آخر شہریت کا ثبوت طلب کرنے کا کام کس کا ہے۔ کیا الیکشن کمیشن اس کا مجاز ہے کہ وہ کسی کی شہریت پر سوال کھڑا کرے اور اسے تمام دستاویزی ثبوتوں کی موجودگی کے باوجود حق رائے دہی سے محروم کردے۔

بہار میں ووٹر لسٹوں کی گہری جانچ کا مسئلہ اسمبلی انتخابات سے عین قبل کھڑا کیا گیا ہے۔ اس جانچ کے دائرے میں بہار کے آٹھ کروڑ ووٹروں میں سے آدھے یعنی چار کروڑ ووٹر آئیں گے اور اندیشہ ہے کہ اس مہم کی وجہ سے بے شمار ووٹر حق رائے دہی سے محروم ہوجائیں گے۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ یہ سب کچھ اسمبلی انتخابات میں اپوزیشن کی کامیابی کے امکانات کو ختم کرنے کے لیے کیا جارہا ہے اور الیکشن کمیشن پوری طرح حکمراں جماعت کا آلہ کار بن گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مسئلہ ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ تک پہنچا اور اس پر وہاں تفصیلی بحث ہوئی۔ حالانکہ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو اپنا کام جاری رکھنے کے لیے کہا ہے، لیکن اس کے ساتھ کئی تیکھے سوال بھی پوچھے ہیں۔ ایک فاضل جج نے سماعت کے دوران یہاں تک کہا کہ ”شہریت ثابت کرنے کے لیے الیکشن کمیشن جو ثبوت طلب کررہا ہے، وہ میرے پاس بھی نہیں ہیں۔“ عدالت نے الیکشن کمیشن سے کہا ہے کہ ”ووٹروں کی تصدیق کی اس مہم میں آدھار کارڈ، ووٹر آئی ڈی اور راشن کارڈ کو ثبوت کے طور پر تسلیم کرنے پر غور کیا جائے۔“ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ الیکشن کمیشن نے ووٹروں سے اپنی شہریت ثابت کرنے کے لیے اتنے ثبوت طلب کئے ہیں کہ شاید ہی کوئی انھیں پیش کرپائے۔ یہی وجہ ہے کہ اپوزیشن جماعتیں اس کے خلاف سڑکوں پر ہیں اور بہار میں احتجاج جاری ہے۔

سپریم کورٹ میں سینئر وکیلوں نے صورتحال کی سنگینی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق جو رائے دہندگان مخصوص دستاویزات کے ساتھ فارم جمع کرنے میں ناکام رہتے ہیں انھیں انتخابی فہرست سے حذف کردیا جائے گا، چاہے وہ گزشتہ بیس برسوں سے انتخابات میں ووٹ دے رہے ہوں۔

> **الیکشن کمیشن کی دلچسپی محض اس بات میں ہے کہ جہاں بھی انتخابات ہوں وہ وہاں رولنگ پارٹی کی کامیابی کے امکانات کو روشن کرے اور اپوزیشن کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کو درکنار کردے۔ اتنا ہی نہیں الیکشن کمیشن کو جہاں یہ نظر آرہا ہو کہ وہاں اپوزیشن کے جیتنے کے امکانات ہیں وہاں دوسرے طریقوں سے ووٹروں کو درکنار کرنے کے راستے اختیار کرے۔**

وکلاء نے یہ بھی بتایا کہ الیکشن کمیشن کس طرح ’آدھار کارڈ‘ اور ’ووٹر آئی ڈی‘ کو قبول نہیں کررہا ہے۔ سپریم کورٹ میں اس کے خلاف سب سے پہلی عرضی ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارم نے دائر کی تھی۔ اس کے بعد جنتادل یو کے منوج کمار جھا، سماجی کارکن یوگیندر یادو، پی یو سی ایل اور ترنمول کانگریس کی ممبر پارلیمنٹ مہوا موئترا نے اسے چیلنج کیا۔ یہ معاملہ اب بہار کے آنے والے اسمبلی انتخابات کے لیے سب سے بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ بہار میں اسمبلی انتخابات سے قبل الیکشن کمیشن کی طرف سے شروع کی گئی خصوصی نظر ثانی مشق ریاست کے دیہاتوں اور قصبوں میں افراتفری کا باعث بن رہی ہے اور اس سے ان کروڑوں رائے دہندگان میں بے چینی ہے، جنھیں اپنے ووٹ کے حق کے چوری ہونے کا اندیشہ ہے۔

سبھی جانتے ہیں کہ رائے دہی کا حق ہندوستان کے ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور اس حق کا استعمال کرکے ہی عوام جمہوری نظام میں اپنی شمولیت درج کراتے رہے ہیں، لیکن جب سے بی جے پی اقتدار میں آئی ہے وہ عوام کو ہر روز نت نئے مسائل میں الجھا رہی ہے تاکہ وہ حکومت سے کوئی سوال نہ کرسکیں اور اپنی شہریت ثابت کرنے میں ہی اپنی توانائی گنوادیں۔ آئے دن ملک کے عوام کے سر پہ شہریت کی تلوار لٹکتی رہتی ہے اور انھیں غیر قانونی باشندے قرار دینے کی مہم چلتی رہتی ہے۔ گویا شہریت ایک سراب ہے جس کے پیچھے دوڑنا ہر ہندوستانی شہری کا مقدر ہے۔ ملک کی کئی ریاستوں میں مسلسل یہ تکلیف دہ عمل جاری رہتا ہے۔ ان ریاستوں میں شمال مشرق کی کئی ریاستیں شامل ہیں۔

اپوزیشن کا الزام ہے کہ مودی سرکار الیکشن کمیشن کی ملی بھگت سے بہار کے عوام کو حق رائے دہی سے محروم کرنا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الیکشن سے عین پہلے ووٹروں کی شناخت کے لیے مہم چلاکر ووٹروں کو ہراساں کیا جارہا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ جو کام وقت پر ہونا چاہئے تھا وہ انتخابات سے ٹھیک پہلے شروع کیا جارہا ہے تاکہ رائے دہندگان شرائط کے مطابق وقت پر دستاویزات جمع نہ کراسکیں اور انھیں رائے دہی کے حق سے محروم کردیا جائے۔ کانگریس نے بہار کے لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ”مودی حکومت الیکشن کمیشن کے ساتھ مل کر آپ کا ووٹ کا حق چھیننا چاہتی ہے۔ صرف یہی نہیں آپ کی شہریت بھی خطرے میں ہے۔ ایک بوتھ لیول افسر نے صاف کہا ہے کہ اگر آپ کاغذات نہیں دکھاپاتے ہیں تو نہ صرف آپ کا ووٹ دینے کا حق ختم ہوجائے گا بلکہ آپ کی شہریت بھی منسوخ کردی جائے گی۔“

سبھی جانتے ہیں کہ الیکشن کمیشن کا بنیادی کام ملک میں صاف وشفاف اور ایماندارانہ الیکشن کرانا ہے تاکہ جمہوریت کا کارواں آگے بڑھتا رہے۔ ماضی میں الیکشن کمیشن نے یہ کام بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ ملک میں کئی ایسے الیکشن کمشنر گزرے ہیں جنھوں نے ایمانداری اور شفافیت کی مثالیں قائم کی ہیں۔ ایسے ہی الیکشن کمشنروں میں ایک نام ٹی این سیشن کا بھی ہے جن کا نام سن کر بے ایمان سیاست داں پناہ مانگتے تھے۔ اس ملک میں طویل عرصے تک الیکشن کمیشن کی دھاک قائم رہی ہے۔ لیکن جب سے بی جے پی اقتدار میں آئی ہے، اس نے سب سے پہلا کام ان اداروں کی جڑیں کھودنے کا کیا ہے جن پر اس ملک کی جمہوریت کی عمارت کھڑی ہوئی ہے۔ اس عمل کا سب سے منفی اثر الیکشن کمیشن پر پڑا ہے جو اپنی خود مختاری کھوکر پوری طرح حاکمان وقت کا آلہ کار بن گیا ہے۔ یوں تو ہر انتخاب کے موقع پر الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری اور شفافیت پر سوال کھڑے کئے جاتے ہیں، لیکن پچھلے کچھ عرصے سے یہ دیکھنے کو مل رہا ہے کہ الیکشن کمیشن نے اپوزیشن سے پوری طرح منہ موڑ لیا ہے اور وہ اس کی کسی بات پر کان دھرنے کو تیار نہیں ہے۔ کئی ضمنی انتخابات ایسے ہوئے ہیں جہاں اپوزیشن کے رائے دہندگان کو ووٹ ہی نہیں ڈالنے دیئے گئے اور جب اس دھاندلی کی شکایت الیکشن کمیشن سے کی گئی تو اس نے اس پر کوئی توجہ ہی نہیں دی۔

آپ کو یاد ہوگا کہ مہاراشٹر اسمبلی کے الیکشن میں اپوزیشن نے کھلی دھاندلی کا الزام لگایا اور الیکشن کمیشن کی جانبداریوں کو ثبوتوں کے ساتھ پیش کیا۔ خود اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے مہاراشٹر میں الیکشن کمیشن کی طرف سے کی گئی ووٹوں کی مبینہ چوری کا معاملہ زور وشور سے اٹھایا۔ الیکشن کمیشن سے سوال پوچھے گئے مگر کوئی معقول جواب نہیں دیا گیا۔ اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ وہ الیکشن کمیشن جو ملک کا سب سے معتبر اور غیر جانبدار جمہوری ادارہ تھا اب پوری طرح حاکمان وقت کا فدوی بن گیا ہے۔ الیکشن کمیشن کی دلچسپی محض اس بات میں ہے کہ جہاں بھی انتخابات ہوں وہ وہاں رولنگ پارٹی کی کامیابی کے امکانات کو روشن کرے اور اپوزیشن کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کو درکنار کردے۔ اتنا ہی نہیں الیکشن کمیشن کو جہاں یہ نظر آرہا ہو کہ وہاں اپوزیشن کے جیتنے کے امکانات ہیں وہاں دوسرے طریقوں سے ووٹروں کو درکنار کرنے کے راستے اختیار کرے۔ بہار میں جہاں اسمبلی انتخابات میں اپوزیشن اتحاد کی کامیابی کے امکانات روشن نظر آرہے ہیں وہاں ووٹر لسٹوں پر خصوصی نظر ثانی مہم شاید اسی مقصد سے شروع کی گئی ہے، جس کے خلاف اپوزیشن سراپا احتجاج ہے۔ ☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

بہار میں کیچوے کے ذریعہ مچھلی کا شکار

ڈاکٹر سلیم خان

قومی انتخابی کمیشن کو ہندی میں ’کیندریہ چناؤ آیوگ‘ کہا جاتا ہے۔ اتفاق سے اس کا مخفف کیچوا بنتا ہے۔ اپنی پسند کا کیچوا منتخب کرنے کے لیے حکومت وقت نے سب سے پہلے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو انتخابی کمیٹی سے نکال باہر کیا۔ اس کے بعد آزاد مچھلی کی مانند تیرنے والے ووٹرس کا شکار کرنے کی خاطر ماہی گیر سرکار نے کانٹے کے آگے کیچوا لگا اس کی مدد سے اپنے گھناونے مقاصد کی تکمیل کا آغاز کیا۔ مودی سرکار نے مچھلی نما ووٹرس کو راغب کرنے کی خاطر اس کیچوے کو خوب پال پوس موٹا تازہ کرنے کے بعد اپنا آلۂ کار بنا کر صوبائی انتخابات پر ڈاکہ ڈالنے کی سازش رچی۔ مہاراشٹر قومی انتخاب میں جن حلقۂ انتخاب کے اندر بی جے پی کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑا تھا وہاں چور دروازے سے دس فیصد یعنی ایک کروڑ ووٹرس بڑھا کر ان جعلی رائے دہندگان اور ای وی ایم کی مدد سے انتخابی نتائج پر ڈاکہ ڈالا گیا۔ یہ راز کھل گیا تو بہار میں حکمتِ عملی تبدیل کرنی پڑی۔ اس بار جہاں ہارنے کا اندیشہ ہے وہاں مخالف رائے دہندگان کے نام ووٹر لسٹ نکالنے کی خاطر تفتیش کا عمل شروع کیا گیا۔ یہ دونوں اقدامات بظاہر متضاد نظر آتے ہیں لیکن ان کا واحد مقصد ووٹ کی لوٹ ہے۔

سپریم کورٹ کے مطابق رائے دہندگان کی فہرست کو درست کرنا انتخابی کمیشن کی ذمہ داری ہے مگر اس سے یہ تو پوچھنا ہی پڑے گا کہ آخر 2003 کے بعد اس نے یہ ذمہ داری کیوں ادا نہیں کی؟ یہ کام تو اسے پورے ملک میں کرنا ہے مگر اس کی ابتداء الیکنا سے بالکل قریب بہار سے کیوں کی گئی؟ اور کیا عملاً ایک ماہ کے اندر کڑی تفتیش کے بعد اس مشق کی تکمیل ممکن ہے؟ الیکشن کمیشن کے وکیل نے عدالتِ عظمیٰ میں یہ دلیل پیش کی کہ گزشتہ مرتبہ اس نے یہ کام ایک ماہ میں مکمل کرلیا تھا مگر دونوں کاموں بہت بنیادی نوعیت کا فرق تھا۔ اس وقت تو صرف رائے شماری جیسی مشق کی گئی تھی۔ گیارہ دستاویزات کی بنیاد پر کسی کی شہریت جانچنے کی سعی نہیں کی گئی تھی؟ یہ دستاویز بھی ایسے ہیں کہ مثلاً پاسپورٹ جو صرف ڈھائی فیصد بہاریوں کے پاس ہے۔ صوبے میں صرف 14 فیصد لوگوں نے دسویں جماعت تک تعلیم یافتہ ہیں اس لیے ہائی اسکول سرٹیفکیٹ بھی بہت کم لوگوں کے پاس ہے۔ ذات پات کا سرٹیفکیٹ بھی صرف 30 فیصد لوگوں نے لے رکھا ہے۔

اس کے برعکس عوام کے پاس جو دستاویز موجود ہیں ان کو الیکشن کمیشن نے اپنی لازمی فہرست سے خارج کردیا۔ یعنی وزارت داخلہ کا جاری کردہ آدھار کارڈ الیکشن کمیشن کو قابلِ قبول نہیں ہے۔ وزیر مالیات کا جاری کردہ پین کارڈ بھی قابلِ اعتناء نہیں ہے اور وزارت غذا کا راشن کارڈ بھی بیکار ہوگیا بلکہ حد تو یہ ہے کہ خود الیکشن کمیشن نے جو ووٹر کارڈ جاری کیا تھا اب اس پر بھی اعتبار کرنے سے انکار کیا جارہا ہے۔ ایسی اندھیر نگری اور چوپٹ راج کا تو تصور بھی محال تھا؟ لیکن سوال یہ ہے کہ آخر بہار میں بی جے پی کو اپنی حکمت عملی کیوں بدلنی پڑی؟ دراصل بہار وہ ریاست ہے جہاں گوتم بدھ نے ذات پات کی بنیاد پر ہونے والے مظالم کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا تو ان کو سمراٹ اشوک کی سرپرستی ملی اور بدھ مذہب کی تعلیمات ہندوستان سے نکل کر پورے مشرقی ایشیا میں پھیل گئی۔ ویسے یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ جہاں بہار نے نتیش کمار جیسا پلٹو رام رہنما ملک کو دیا جس نے ابن الوقتی کے سارے ریکارڈ توڑ دیئے وہیں لالو پرشاد یادو جیسا مستقل مزاج رہنما بھی وہیں سے آیا یعنی چانکیہ کی دھرتی پر ہی اشوک نے جنم لیا۔

عصرِ حاضر میں بھی پورے شمالی ہندوستان کو فرقہ پرستی کی آگ میں جھونکنے والے ایل کے اڈوانی کے رام رتھ کو اسی ریاست میں لالو پرشاد یادو نے روک دیا تو ان کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اس لیے آر ایس ایس اس بات کو سمجھ گیا کہ یہاں اس کی اپنی مسور کی نارنگی دال نہیں گلنے گی۔ وزیر اعظم بننے کا خواب لے کر نریندر مودی بہار پہنچے تو وہاں کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے انہیں جھڑک دیا۔ آنجہانی بی جے پی رہنما سشیل مودی تک نے مودی کے بجائے نتیش کمار کو وزارت عظمیٰ کے اجزائے ترکیبی کا حامل رہنما بتایا اور اس کی بہت بڑی قیمت چکائی۔ ابتدا میں تو انہیں نائب وزیر اعلیٰ بنایا گیا مگر آگے چل نہ صوبائی انتخاب کا ٹکٹ دیا اور نہ نائب وزیر اعلیٰ بنایا۔ ایوان بالا میں بلایا گیا تو لوگوں نے قیاس آرائی کی مرکز وزارت میں کوئی اہم عہدہ دیا جائے گا لیکن وزیر اعظم کی کینہ پروری نے انہیں محروم ہی رکھا یہاں تک وہ دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اس طرح وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے ہی قبیلے سشیل مودی کو سزا دی۔

بہار کے اندر بی جے پی کی مرکزی قیادت نے اپنے مقبول ومعروف رہنماؤں کو کمزور کرکے چاپلوسوں کو آگے بڑھایا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا اس کو اپنے بل بوتے پر اقتدار میں آنے کا خواب ترک کرنا پڑا۔ وہ لوگ نتیش کمار کے سہارے اقتدار میں حصے دار بنے مگر اندر ہی اندر اپنے محسن کی جڑوں کو کھوکھلا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ پچھلی بار مودی کے ہنومان چراغ پاسوان نے نتیش کی لنکا لگادی اور پہلی بار بی جے پی کو جے ڈی یو سے زیادہ نشستیں مل گئیں پھر بھی اقتدار ہاتھ نہیں آیا۔ بہار کے اندر نام نہاد اونچی ذات اور شہری علاقوں کے نوجوانوں کو ورغلا کر تو بی جے پی نے اپنے دو عدد نائب وزرائے اعلیٰ تو ریاست پر تھوپ دیئے مگر وہ نتیش کمار کے نہایت غریب رائے دہندگان میں سیندھ نہیں لگا سے۔ اب جبکہ نتیش کمار اور جے ڈی یو پر سیاسی موت کے بادل منڈلا رہے ہیں بی جے پی گدھ کی مانند انہیں چٹ کرنا چاہتی ہے۔

جے ڈی یو کے وفادار رائے دہندگان چونکہ نظریاتی اعتبار سے مہا گٹھ بندھن سے قریب تر ہیں اس لیے ان کے کمل کے بجائے لالٹین کی جانب کھسکنے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ اسی لیے ان غریب اور پسماندہ ووٹرس کا نام ہی فہرست سے نکالنے کی سازش رچی گئی تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ اس طرح نتیش کمار کو ان کے ووٹر سمیت سیاسی بن باس پر بھیجنے کی یہ چال جب بے نقاب ہوئی تو بہار میں وبال ہوگیا۔ عوام کو سڑک پر لانے کی بات کرنا جتنا آسان ہے اس پر عملدرآمد اتنا ہی مشکل ہے کیونکہ عام لوگ تو ہر روز کنواں کھود کر پانی پیتے ہیں اور مودی سرکار کی غریب دشمن کارگزاری نے زمین اور بھی سخت کردی ہے نیز پانی کی سطح پر بہت نیچے چلی گئی ہے۔ عام لوگوں کا جینا دوبھر ہوگیا ہے۔ عام لوگوں کو سڑک پر لانے کی خاطر جو مدعا درکار تا ہے اور جو ان کے من کی بات تھی وہ الیکشن کمیشن نے فراہم کردی اور سرکار بدلنے کی خاطر عوام اپنا کام دھام روزی روٹی چھوڑ کر وہ میدان میں کود پڑے۔

عوام کو آج کل اپنی سرکاروں سے کسی خیر کی امید نہیں ہے مگر انہیں جب یہ محسوس ہوتا ہے کہ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ بھی چھن جائے گا تو وہ بے چین ہوجاتے ہیں۔ سیاستداں اسی طرح ان کو خوفزدہ کرکے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ پچھلی قومی انتخابی مہم نے اسی حکمت عملی کے تحت مودی نے لوگوں کو ڈراتے ہوئے کہا تھا کہ حزب اختلاف ان سے منگل سوتر چھین لے گا۔ ان کی بھینس اور ٹونٹی تک کھول کر لے جائے گا اور اس کو زیادہ بچے پیدا کرنے والے (یعنی مسلمانوں) میں تقسیم کردے گا۔ اس دوران جب ایک بی جے پی رہنما نے آئین بدلنے کے لیے 400 پار کی بات کہی تو حزب اختلاف نے اسے اچک لیا۔ پسماندہ اور دلت طبقات کو ڈرایا گیا کہ دیکھو دستور بدلا تو تمہارے حقوق مطلب ریزرویشن ختم ہوجائے گا۔ پارلیمانی انتخاب میں حزب اختلاف کا خوف کم ازکم اس حد تک تو کارگر ثابت ہوا کہ 400 پار ہدف 240 پر سمٹ گئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مودی جی کو پہلی بار بیساکھیوں کے سہارے حکومت سازی کے لیے مجبور ہونا پڑا۔

موجودہ سرکار جن دو بیساکھیوں پر سوار ہے ان میں سے ایک بہار اور دوسری آندھرا پردیش سے آتی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی مرکزی سرکار کو ان دونوں ریاستوں کے علاوہ گجرات میں بھی انتخاب ہار جانے سے کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ اقتدار کے ہوس میں پاگل ہوکر اگر نتیش کمار کا صفایہ نہیں کیا جاتا تو وہ اپنی پارٹی کے رہنماؤں اور رائے دہندگان کو لاکر بی جے پی کے قدموں ڈالتے لیکن اب وہ کھونٹا بھی ٹوٹ گیا ہے۔ نظریاتی طور پر جنتادل (یو) کے رائے دہندگان چونکہ آر جے ڈی سے قریب ہیں اس لیے اگر ووٹر سرکا تو اس کے پیچھے ارکان پارلیمان بھی کھسک جائیں گے اور مودی سرکار دھڑام تختہ ہوجائے گی۔ اُدھر سر سنگھ چالک موہن بھاگوت بھی اسی موقع کی تاک لگائے بیٹھے ہیں اور سپریم کورٹ بھی اپنی پرانی رسوائی کا انتقام لے سکتا ہے۔ مذکورہ بالا مسائل نے مودی سمیت شاہ کی نیند حرام کررکھی ہے بہار کے علاوہ قومی سطح پر بھی ان کا ایسا برا حال ہے کہ وہ دو سالوں سے پارٹی کا صدر تک نہیں بنا پار ہے ہیں۔ بہار میں بی جے پی کی ناکامی کا بنیادی سبب آپسی رنجش اور باہمی عدم اعتماد جو پارٹی کو لے کر ڈوب رہا ہے۔

☆☆☆

فلسطین پر ظلم کی شبِ سیاہ، کب جاگے گا ضمیرِ عالم؟

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندویؔ

7 اکتوبر 2023 کو شروع ہونے والی حماس اور اسرائیل کے درمیان خونی جنگ اب مشرق وسطیٰ کی تاریخ کا ایک ایسا خوفناک باب بن چکی ہے جو پوری دنیا کے حکمرانوں کی بے حسی، بزدلی اور مصلحت پسندی کو عیاں کرتا ہے۔ صہیونی ریاست نے اس جنگ کا جواز حماس کے حملے کو بنا کر غزہ [illegible]

غزہ کی مکمل ناکہ بندی کردی گئی ہے، سرنگوں کے ذریعے قلیل مقدار میں مصر سے دوا اور کھانے پینے کی اشیاء پہنچائی جا رہی ہیں۔ وہاں زندگی کا ہر پہلو ایک اذیت ناک سوال بن چکا ہے۔ دنیا کی بڑی طاقتیں خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں، کوئی ملک اسرائیل کی وحشیانہ کارروائیوں کو روکنے میں سنجیدہ نظر نہیں آتا۔ امریکہ اور اس کے اتحادی تو اس نسل کشی میں براہ راست شریک ہیں، انہیں اسرائیل کے جرائم سے کوئی اختلاف نہیں بلکہ وہ اسے جنگی اسلحہ، مالی امداد اور سیاسی پشت پناہی دے کر مزید [illegible]

چکے ہیں۔ اگر عرب دنیا متحد ہوکر احتجاج کرے، تجارتی بائیکاٹ کرے، عالمی منڈی میں اپنی حیثیت کا استعمال کرے تو دنیا مجبور ہوجائے گی کہ فلسطین پر دباؤ ڈالے، لیکن موجودہ عرب قیادت محض بیانات، قراردادوں اور کانفرنسوں تک محدود ہے۔ عرب دنیا کی بے حسی نے دشمن کو مزید دلیر کردیا ہے، جس کا نتیجہ فلسطینی عوام کے قتل عام کی شکل میں نکل رہا ہے۔

صورتحال اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ خوراک کی تلاش میں کھڑے بھوکے پیاسے عوام پر بمباری کی جاتی ہے [illegible]

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے حالیہ ویڈیو بیان میں کہا کہ اسرائیل صرف اس صورت میں جنگ بندی پر آمادہ ہوگا جب حماس ہتھیار ڈال دے اور اپنی حکومتی حیثیت ختم کرے۔ یہ بیان امن کی پیشکش نہیں بلکہ مکمل غلامی کا مطالبہ ہے۔ اس کے برخلاف حماس نے واضح کیا ہے کہ وہ اسرائیلی فوج کے مکمل انخلا، انسانی امداد کی بلا رکاوٹ ترسیل اور مستقل امن کے لیے ٹھوس ضمانتوں کے بغیر کسی معاہدے کو قبول نہیں کرے گی۔ [illegible]

میڈیا، تعلیمی ادارے، خطبات، شعری نشستیں، صحافتی ادارے سب کو فلسطین کے مسئلے کو اجاگر کرنے میں کردار ادا کرنا ہوگا۔ صرف دعاؤں سے کام نہیں چلے گا، جب تک ہم عملاً دشمن کی معیشت کو کمزور نہیں کریں گے، اس کا ظلم بند نہیں ہوگا۔

مسلمان ممالک کے تعلیمی اداروں، جامعات، مدارس اور مساجد میں مسئلہ؟ فلسطین کو مستقل عنوان بنایا جانا چاہیے۔ صرف احتجاجی بیانات نہیں بلکہ علمی مباحث، تاریخی پس منظر، اور موجودہ حقائق کے تناظر میں نئی نسل کو یہ سکھانا ہوگا کہ فلسطین کا مسئلہ صرف ایک زمینی تنازع نہیں بلکہ امت کا عقیدہ، تاریخ اور غیرت کا مسئلہ ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ صرف جنگی محاذ پر نہیں بلکہ تعلیمی، معاشی، سفارتی اور سماجی سطح پر بھی مزاحمت کی ضرورت [illegible]

رابطہ نمبر 8175818019

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مذاکرات کی ناکامی بدنیتی کا نتیجہ

سات اکتوبر 2023 کو فلسطین کے جنگجو تنظیم حماس جسے مغربی ممالک دہشت گرد تنظیم کہتے ہیں، نے اسرائیل پر ایک ناعاقبت اندیش قدم اٹھاتے ہوئے حملہ کر دیا۔ اور اسرائیل کو کافی نقصان پہونچایا، کئی اسرائیلی شہری ہلاک اور متعدد یرغمال بنا لئے گئے۔ اسرائیل کی خفیہ تنظیمیں منھ دیکھتی رہ گئیں، اس وقت بعض لوگوں نے حماس کے اس قدم پر اپنی بغلیں بھی بجائیں اور سرائیل کے نقصان پر جشن بھی منایا۔ اور یہ نہیں سوچا کہ اسرائیل دنیا کے چند طاقتور ترین ممالک میں سے ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی اسے مغربی ممالک کی پشت پانیہ بھی حاصل ہے۔ سب سے بڑا اس کا سرپرست امریکہ ہے جو ہر نازک سے نازک موقع پر بھی اسرائیل کے ساتھ کھڑا رہتا ہے۔ ابھی حال میں ایران اسرائیل ج نگ کے دوران بھی ہم نے دیکھا کہ پہلے تو امریکہ نے کہا کہ وہ اس مسئلہ پر دو ہفتوں میں کوئی حتمی فیصلہ کرے گا لیکن دو تین ہی دن کے بعد امریکہ نے ایران کے کئی جوہری ٹھکانوں پر حملہ کردیا۔ اس طرح اس نے عملی طور پر یہ پیغام دے دیا کہ وہ اسرائیل کی حمایت میں فوجی کاروائی بھی کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔ اسرائیل اور امریکہ دونوں ہی نہیں چاہتے کہ ایران کا جوہری پروگرام کسی طرح آگے بڑھے ان دونوں کو ہی یہ خدشہ ہے کہ ایران ایٹم بم بنالے گا تو ان کی داداگیری کافی حد تک کمزور ہوجائے گی۔ اسی لئے دونوں ہی ممالک نے ایران کے جوہری ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ لیکن خبروں کے مطابق ایران نے اپنا یورینیم خزانہ وہاں سے ہٹادیا تھا ظاہر ہے کہ جنگ کی صورت میں اسے پتہ تھا کہ جوہری ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جائے گا۔ بہرحال اس جنگ کو بند ہونا تھا، سو ہوگئی اور جنگ بندی کے بعد دونوں طرف سے ایسے دعوے کئے گئے کہ اس کا پلہ بھاری رہا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دونوں طرف کافی نقصانات ہوئے۔ اسرائیل نے جواباً حماس کو نیست و نابود کرنے کے اعلان کے ساتھ غزہ پر حملہ شروع کیا اور تب سے آج تک اس کے حملے جاری ہیں۔ روزانہ خواتین، معصوم بچے اور بے گناہ شہری مارے جارہے ہیں اور شہر کھنڈر بن چکا ہے پھر بھی حملے ہیں کہ جاری ہیں۔

غزہ میں جنگ بندی کے لیے قطر میں ایک ہفتے سے جاری مذاکرات بدستور بے نتیجہ ہیں۔ فلسطینی ذرائع کے مطابق غزہ میں اسرائیلی فوج مسلسل تعینات رکھنے کا منصوبہ تاخیر کی وجہ بن رہا ہے۔ دو فلسطینی ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے غزہ میں فوجی تعینات رکھنے کی تجویز کی وجہ سے مذاکراتی عمل میں پیش رفت نہیں ہو پا رہی ہے۔ ایک فلسطینی ذریعہ نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ دوحہ میں جاری مذاکرات جمعے سے پیچیدگیوں کا شکار ہیں کیونکہ اسرائیل حقیقی معنوں میں غزہ پٹی سے افواج نہیں ہٹارہا۔

غزہ میں جنگ بندی کے لیے حماس اور اسرائیل کے مابین بالواسطہ مذاکرات قطر میں گزشتہ اتوار سے جاری ہیں۔ کوشش ہے کہ عارضی جنگ بندی پر اتفاق رائے قائم ہوجائے۔ حماس اور اسرائیلی ذرائع نے تصدیق کردی ہے کہ اگر ساٹھ دنوں کی جنگ بندی پر اتفاق ہوجاتا ہے تو 10 اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کیا جاسکتا ہے، جنھیں سات اکتوبر 2023ء کو اغواء کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ حماس کو امریکہ، یوروپی یونین اور کئی مغربی ممالک دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہیں۔ حماس کا مطالبہ ہے کہ غزہ پٹی سے تمام اسرائیلی افواج کا انخلا ہو۔ فلسطینی ذرائع کا دعویٰ ہے کہ اسرائیلی وفد کی جانب سے ایک نقشہ پیش کیا گیا، جس میں غزہ کے چالیس فیصد حصے میں اسرائیلی فوج کی تعیناتی تجویز کی گئی ہے۔ اس پر فلسطینی ذرائع کا کہنا تھا، حماس اسے بالکل قبول نہیں کرے گی کیونکہ اس طرح غزہ کے تقریباً نصف حصے پر اسرائیل کا قبضہ جائز ہوجائے گا۔ یوں غزہ مختلف زونز میں تقسیم ہوجائے گا۔ فی الحال اس معاملے اور فلسطینی دعوے پر اسرائیل کا موقف سامنے نہیں آیا ہے۔ ثالثوں نے مذاکرات کاروں کو بات چیت اس وقت تک کے لیے ملتوی کرنے کو کہا ہے کہ جب تک امریکی خصوصی مندوب اسٹیو وٹکوف دوحہ نہیں پہنچتے۔

دریں اثناء ایک اور پیش رفت میں ایک فلسطینی، امریکی شہری کو اسرائیلی آبادکاروں نے مار پیٹ کر ہلاک کردیا جبکہ ایک دیگر شخص گولی لگنے سے ہلاک ہوا۔ نامعلوم فلسطینی حکام نے بی بی سی کو بتایا کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان دوحہ میں ہونے والے مذاکرات تباہی کے دہانے پر ہیں۔ ایک اہلکار کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کے لیے وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کے واشنگٹن کے دورے کے ساتھ ”وقت خریدا“ اور یہ کہ مضبوط مینڈیٹ کے بغیر ایک ٹیم قطر بھیجنے کا فیصلہ جان بوجھ کر بات چیت کو روکنے کا عمل تھا۔ ایک فلسطینی عہدے دار کا کہنا ہے کہ بات چیت اب بھی بنیادی طور پر غزہ سے اسرائیلی فوج کے انخلاء اور پٹی میں امداد کی ترسیل پر مرکوز ہے۔ ٹائمز آف اسرائیل Times of israel کا کہنا ہے دوحہ جانے والے اسرائیل کے وفد میں وہ اعلیٰ ترین اہلکار شامل نہیں جو مذاکرات میں شامل رہے ہیں موساد کے سربراہ ڈیوڈ بارنیا، قائم مقام شن بیٹ کے سربراہ ”شن“ اور اسٹریٹجک امور کے وزیر رون ڈرمر، آرمی ریڈیو نے اس ہفتے کے شروع میں رپورٹ کیا۔ مذاکرات اسی وقت کامیاب ہوسکتے ہیں کہ جب پہلے کوئی شرط نہ رکھی جائے۔ اپنی اپنی شرطوں پر کوئی مذاکرات کبھی کامیاب نہیں ہوئے ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جب تک کچھ لو اور کچھ دو کی حکمت عملی نہیں اپنائی جائے گی مذاکرات بے نتیجہ ہی رہیں گے۔

کربلا اور امام حسینؑ: شعرا کی نظر میں

مولانا دلکش غازی پوری

انسان ایک دوسرے سے جس چیز سے متعارف ہوتا ہے اسے زبان کہتے ہیں۔دنیا میں کتنی زبانیں رائج ہیں اسے آج تک صحیح طور پر گنا نہیں جاسکا۔ماہرین علم لسانیات مانتے ہیں کہ انسان پہلے اشاروں میں بات کرتا تھا۔پھر اشیاء کو ذریعہ اظہار بنایا گیا۔اور پھر دھیرے دھیرے جانوروں اور حشرات الارض کے ذریعہ لفظوں کو وجود ملا۔ماہر علم لسانیات ایڈورڈ کلارڈ نے اس کی وکالت کی ہے۔ لیکن ہم قرآن حکیم کے اعلان۔وعلم آدم الاسماء کلھا۔(ہم نے آدم کو تمام چیزوں کا علم دے دیا۔سورہ بقرہ آیت ۳۱) پر ایمان رکھتے ہیں لہٰذا ہمیں معلوم ہے کہ زبان اس طرح وجود میں نہیں آئی ہے بلکہ نسل آدم میں بولی جانے والی ہر شی اور ہر زبان جناب آدم کو بتادی گئی تھی۔(تفسیر برہان جلد ۱ ص ۴۸، احسن الحدیث ۱۔ ص ۲۴۲) اس لئے ضروری یہ ہے کہ ہم اس بات کو مانیں کہ وہ کوئی زبان ہو انسان جسے بھی بولتا ہے علم جناب آدم میں تھی تو آج نسل آدم کی کسی بستی میں ضرور بولی جارہی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کل کو کوئی ایسی زبان وجود میں آئے جسے سن کر ہم سوچنے لگیں کہ یہ زبان تو ہم نہیں جانتے۔اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ اس زبان کا وجود ہی نہیں تھا۔ہاں وہ ہمارے علم میں نہیں تھی مگر ہمارے بابا حضرت آدم اسے ضرور جانتے تھے۔

یہ وجود زبان پر ایک چھوٹی سی گفتگو تھی مگر ہمیں آپ سے یہ کہنا ہے کہ دنیا میں جتنی زبانیں آج کثرت سے بولی اور سمجھی جارہی ہیں۔ان میں ایک اردو بھی ہے۔آج تقریباً آدھی دنیا سے زیادہ حصہ پر اس زبان کی عمل رانی ہے۔اور اس کی وجہ اس کا سبک لہجہ، مانوس الفاظ، آسان تراکیب، لفظوں کا عظیم ذخیرہ، عمدہ افعال اور سب سے زیادہ وسیع القلبی ہے کہ دوسری زبانوں سے کسب فیض کرنے میں یہ کبھی تنگ نظری کا شکار نہیں رہی ہے۔ہاں خاص طور سے ہمارے ملک ہندوستان میں جہاں اس نے وجود پایا وہیں اس کے دشمن بھی بہت تھے اور ہیں حال تو یہ ہے کہ بولتے ہیں اردو، اور کہتے ہیں ہندی ہے بقول شاعر۔

ہمارے ملک کا یہ بھی ہے اک عجب انداز
وہ ہندی کہتا ہے اردو زبان بولتا ہے

خیر اس بحث کو چھوڑیئے۔یہ سیاست کی پیدا کردہ ہے سیاست داں حضرات جب مناسب سمجھتے بحث شروع ہوجاتی ہے اور جب چاہتے ہیں ٹھنڈے بستے میں ڈال دیتے ہیں ہمیں تو یہ کہنا ہے کہ اردو ایک ایسی زبان ہے جس کے وجود کو ابھی بہت زمانہ نہیں ہوا ہے مگر گل مراد سے اس کا دامن اتنا بھرا ہوا ہے کہ دوسری کسی ترقی یافتہ زبان سے آنکھیں ملا سکتی ہے۔اور اس کا سبب یہ ہے کہ:

گرا پڑا ہوا ہر لفظ باوقار ہوا
ملی جو فکر حقیقت بیان کی خوشبو
علیؑ کی مدح کو اپنالیا ہے جس دن سے
جہاں میں پھیلی ہے اردو زبان کی خوشبو

کم وقت میں زیادہ کمانا اگر یہ بات کسی پر صادق آتی ہے تو اسے اردو کہتے ہیں۔اور اس کا سبب یہی ہے کہ اس کو دامن مدح آل محمد علیہم السلام میں جگہ مل گئی ہے۔ اس زبان کے شعرا نے:

"نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پروا" کے اصول کے تحت اپنا عمل جاری رکھا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اس بڑے کام کا صلہ یہ دنیا کے لال پیلے ٹکڑے نہیں ہیں بلکہ اس کا صلہ وہ دے گا جو محسنوں کے احسان کو فراموش نہیں کرتا۔اور جس نے اعلان کیا ہے کہ ہم اچھے عمل کا اچھا بدلہ دیں گے۔

واقعہ کربلا چوں کہ ایک ایسا واقعہ ہے جس نے لسانیات کی حدود توڑی ہے۔لہٰذا جہاں دنیا کی معروف زبان میں اس کا ذکر موجود ہے اردو زبان میں بھی یہ نثر و نظم دونوں صورتوں میں نظر آتا ہے کثرت کی وجہ یہ ہوئی کہ اردو زبان بولنے والے اگرچہ مسلک کے اعتبار سے الگ تھے مگر مذہب کے اعتبار سے ایک تھے۔ کہنے کو وہ شیعہ و سنی کہلائے تھے۔مگر دونوں اسلام کے فدائی تھے۔انہیں معلوم تھا کہ اسلام کو اگر مختصر کرکے سمجھنا ہے تو وہ ذات محمد عربی صلعم ہے۔اسی لئے جب ظالم و بدکردار یزید نے امام حسینؑ اور ان کے چاہنے والوں کو کربلا کے میدان میں تین دن کا بھوکا پیاسا ذبح کروایا تو اس واقعہ کا اثر اردو زبان کے شعرا پر بھی ہوا۔انہوں نے دیکھا کہ یہ قتل صرف حسین نام کے ایک انسان کا نہیں تھا۔ بلکہ یہ قتل اس کا تھا جو نواسہ رسول تھا۔جس نے اسی آغوش میں پرورش پائی تھی جس میں اسلام پلا تھا۔جو زہراؑ و علیؑ کا لال تھا۔اسلام کا رہبر تھا۔انسانیت کا علم بردار تھا۔اسے ظلم ناپسند تھا۔مظلومیت کا حامی تھا۔بدکرداری سے اسے نفرت تھی۔بد اعمالی اس کی نظر میں گناہ تھی۔گناہ کو جو عذاب کا سبب جانتا تھا۔اس نے ظلم کے آگے سر نہیں جھکایا۔دین و انسانیت کو بچانے کے لئے بھوکا پیاسا رہنا پڑا۔ایک دن میں بھرا گھر اجڑ گیا۔چاہنے والے قتل کردیئے گئے۔آغوش کے پالے ذبح ہوگئے۔برابر کے بھائی شہید کردیئے گئے۔اور اس قتل میں بےدردی کا بڑا دخل تھا۔اس لئے اس واقعہ کا ہر ایک کے دل پر اثر ہوا۔آپ جانتے ہی ہیں کہ جب کسی بات کا اثر دل کے ساتھ دماغ پر بھی ہوتا ہے تو اس کا زبان پر آنا لازمی ہوجاتا ہے چنانچہ واقعہ کربلا نے جو اثر دکھلایا وہ جب لفظوں میں ڈھلا تو کاغذ کے ہاتھوں پر لفظوں کے چراغ جل اٹھے اور عقیدتوں کی آنکھیں منور ہوگئیں۔آج دنیا کے ہر گوشے میں امام حسینؑ کا غم منایا جارہا ہے۔اور ایام عزا میں شعرا یہ خدمت انجام دیتے ہیں۔ہاں آج دوسرے مسلک اسلامی سے تعلق رکھنے والے کم ہوتے جارہے ہیں جو حضرت امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ بیکس پناہ میں نذرانہ عقیدت پیش کریں۔اس کی وجہ امام حسینؑ سے قلبی لگاؤ کا کم ہونا نہیں ہے بلکہ ہوا یہ کہ شیطان نے وہ جو پہلے ہی دن کہا تھا کہ لاقعدن علی صراطک المستقیم (تیرے صراط مستقیم پر لوگوں کو بہکاؤں گا)(سورہ اعراف آیت ۱۶) تو وہ اپنی ذمہ داری سے کبھی غافل نہیں رہا۔چونکہ صراط مستقیم معرفت ذات آل محمد علیہم السلام ہے۔(تفسیر برہان جلد ۱ ص ۲۹، و ۳۳۔ غایۃ المرام ص ۲۴۶، رشفۃ الصادی، ابوبکر شافعی ص ۲۵، ینابیع المودت ۱۲۴، مناقب مرتضوی ص ۳۹) اس لئے اس نے یہاں بھی چال چلی اور ایک ایسی قوم پیدا ہوئی جس نے امام حسینؑ کیا ان کے نانا کو بھی نہیں بخشا۔اور کہہ دیا صرف اللہ سے رابطہ رکھو۔اس کے علاوہ کسی سے تعلق نہیں ہونا چاہئے۔چونکہ دنیا کی وہ بدکردار قوم جس کی مذمت قرآن حکیم نے کی ہے۔اس نے اس مسلک کی سرپرستی کی۔اور اس کے فروغ پر دولت پانی کی طرح بہائی، لہٰذا ہندوستان اور خصوصاً پاکستان میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے امام حسینؑ کی مدح اور ان کے غم میں اشعار کہنے کو حرام کہنا شروع کیا۔اس لئے بہت سے لوگ اس راہ سے ہٹ گئے۔حالانکہ اگر وہ غور کرتے تو دیکھتے کہ صراط مستقیم کی مدح جب خود خالق کائنات نے کی ہے تو پھر دوسروں کے لئے اس کا ذکر حرام کیسے ہوجائے گا۔مگر افسوس یہی ہے کہ دنیا میں رات دن قرآن قرآن کا نعرہ لگانے والے قرآن پڑھتے تو ہیں لیکن سمجھتے نہیں ہیں۔ہاں جنہوں نے کسی عہد میں بھی قرآن مجید کو سمجھا وہ مدح اہلبیتؑ رسولؐ اور ذکر شہادت امام حسینؑ سے غافل نہیں رہے۔ہم ذیل میں کچھ اشعار نقل کررہے ہیں۔ یہ اشعار ماضی و ماضی قریب کے شعرا کے ہیں۔جنہوں نے حضرت امام حسینؑ کی بارگاہ عالیہ میں اپنی فکر کا نذرانہ پیش کیا ہے۔اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان میں زیادہ تر وہ شعرا ہیں جو مسلکاً شیعہ نہیں ہیں کاش آج کے سارے اردو شعرا اپنی فکر کو کربلا سے منسلک کرلیتے۔ کیوں کہ آج بھی ضرورت ہے کہ جذبہ حسینی سے دل لبریز ہوں۔ہم نے مولانا محمد علی جوہر کے مشہور زمانہ شعر

قتل حسینؑ اصل میں مرگ یزید ہے
سلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

پر خوب بحث کی اور اس ضمن میں حسین و حسینیت یزید و یزیدیت بھی موضوع گفتگو رہی۔ یہاں تک کہ ہم نے لفظ "ہر" کو لفظ "بس" سے بدل کر بھی پڑھا۔اور اسے جائز ٹھہرایا مگر اس کلام کے مطلع پر غور نہیں کیا۔

دور حیات آئے گا قاتل قضا کے بعد
ہے ابتدا ہماری تری انتہا کے بعد

جہاں تک ہمارا مطالعہ ہے اس مطلع پر جب بات ہوئی تو لوگ یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے کہ یہ آزادی ہند سے مربوط ہے۔اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ مولانا نے جب یہ مطلع کہا تھا تو اس وقت ہندوستان کی آزادی کا نغمہ ہر ساز ہر گایا جارہا تھا۔ جیالے، متوالے بن رہے تھے۔ ان کو جب واقعہ کربلا کی صورت میں پیغام دیا گیا کہ ظلم تھک جائے گا مگر متوالوں کو زیر نہیں کرپائے گا۔اور اس کا جیتا جاگتا ثبوت یہ ہے کہ یزیدیوں نے اس کے حکم سے امام حسینؑ کا سر قلم کرلیا مگر اس کے بعد بھی ان سے کیا ان کے اسیر و پابہ زنجیر بیٹے سید سجادؑ سے بیعت نہ لے سکا۔تو وہ بھی جان گئے کہ یہ انگریز:

مجھے اسیر کریں یا مری زباں کاٹیں
مرے خیال کو بیڑی پنہا نہیں سکتے

تو پھر خون سے ارض وطن لالہ زار ہونے لگی جس کے بعد وہ وقت آہی گیا کہ آزادی کا سورج نکل ہی آیا۔لیکن ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ مولانا محمد علی جوہر کے اس مطلع میں جو پیغام ہے وہ صرف کل والوں کے لئے نہیں تھا۔بلکہ ہر زمانے کے لئے ہے۔وہ جانتے تھے کہ قرآن حکیم نے کہا ہے۔خلق الموت والحیاۃ (سورہ ملک ۶۷ آیت ۲) ایک حیات موت کے بعد بھی ہے۔ یہ حیات کافروں کو نظر نہیں آتی۔مگر صاحبان ایمان اس سے واقف ہیں۔اور یہ حیات اسی لئے ملتی ہے کہ اس مرنے والے نے وہ کام کیا ہے جو قوموں کی زندگی کا سبب ہے۔

یہاں ہم ایسے ہی چند شعرا کے کچھ اشعار لکھ رہے ہیں جنہوں نے حضرت امام حسینؑ اور ان کی شہادت کو محسوس ہی نہیں کیا بلکہ شاعرانہ قدرت کے ذریعہ خراج عقیدت بھی پیش کیا ہے۔ ہاں اس بات کا ذکر بہرحال ضروری ہے کہ اس مضمون میں میر انیس، میرزا دبیر، میر مستحسن، خلیق، دلگیر، ضمیر، انس، تعشق، عشق، اوج، عروج، وحید وغیرہ اور اسی طرح جوش، جمیل، رضا، صبا وغیرہ اور عہد حاضر کے ان شعرا کا ذکر نہیں ہے جو حسینؑ و حسینیت کے کلی طور پر مبلغ رہے ہیں۔اس مضمون میں آپ کو غالب وغیرہ کا بھی ذکر نہیں ملے گا کیوں کہ ان کے کلام میں جو ذکر حسین ہے وہ خود ایک مستقل مضمون کا متقاضی ہے۔لہٰذا یہاں صرف انہیں شعرا کا ذکر ہے اور وہ بھی چند شعر کی حد تک جنہوں نے وقتاً فوقتاً اپنی شاعری کو در امام حسینؑ پر سجدہ ریز کیا ہے۔یہیں اس بات کا ذکر بھی لازمی ہے کہ اس مضمون میں ہم نے ایسے شعر بھی نہیں لکھے ہیں جن میں کربلا کارفرما رہی ہے اور جن میں بطور شعری استعارہ ذکر کربلا ہوا ہے۔بلکہ صاف اور واضح الفاظ میں جہاں ذکر حسین و کربلا ہوا ہے انہیں اشعار کو درج کیا گیا ہے۔

اردو شعراء کا جب تذکرہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے ذہن کے کینوس پر ایک نام ابھرتا ہے یعنی میر تقی میر کا۔یوں تو اس شاعر کو صاحبان نقد و نظر نے اردو شاعری کا امام مانا ہے۔اور اس کی شاعری میں عشق و محبت کے بہت گہرے نقوش تلاش کئے ہیں۔مگر یہ بھی سچ ہے کہ میر تقی میر کے یہاں ایسے بہت سے شعر ہیں جن کو ذکر کربلا نے رنگین بنایا ہے جیسے:

زیر شمشیر ستم میر تڑپنا کیسا
سر بھی تسلیم محبت میں ہلایا نہ گیا

چوں کہ ہم نے وعدہ کیا ہے کہ ایسے اشعار سے گفتگو نہیں کریں گے جن میں کربلا بطور استعارہ آئی ہے لہٰذا ہم آپ کو ان کا ایک مقطع سناتے ہیں وہ کہتے ہیں:

فکر نجات میر کو کیا مدح خواں ہے وہ
اولاد کا علی کی محمد کی آل کا

ہمارا خیال ہے کہ میر صاحب کے اس مقطع نے ان کی حضرت امام حسینؑ سے والہانہ محبت کو آشکار کردیا ہے کیونکہ وہ اولاد علیؑ کی بات ہو یا آل محمدؐ کی، دونوں ہی کا منظر نامہ امام حسینؑ کے بغیر نامکمل ہے۔اب اگر اس کے بعد میر صاحب کی شاعری میں جابجا کربلا اور داستان کربلا نظر آئے تو جائے حیرت نہیں ہے۔ویسے مقطع میں فکر نجات بھی ایک حسین پہلو ہے کہ نجات کی فکر اسے ہو جو آل رسول کا مدح خواں نہیں ہے جو مداح آل رسولؐ ہو اسے فکر نجات کیوں ہو۔

اردو کے ایک اور غزل گو شاعر ہیں جو جیل کی سختیوں میں بھی غزل کہنا نہیں بھولے اور کہہ اٹھے:

ہے مشق سخن جاری چکی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی

مولانا فضل الحق حسرت موہانی نے ہمیشہ غزل سے دل لگائے رکھا۔مگر ذات امام حسین ایسی جاذب نظر ہے کہ آپ بھی ان سے دور نہیں رہ سکے اور کہہ اٹھے:

امام برحق اہل رضا سلام علیک
شہید معرکۂ کربلا سلام علیک
گل مراد ولایت حسین ابن علی
تتمہ شرف مصطفا سلام علیک
ثبوت یہ ہے کہ نور شہادت عظمیٰ
تری جبیں سے نمایاں ہوا سلام علیک
عبث ہے اور کہیں راہ صبر و حق کی تلاش
تری مثال ہے جب رہنما سلام علیک
ترے طفیل میں حسرت بھی ہو شہید وفا
یہی دعا ہے یہی مدعا سلام علیک

اگر ان پانچوں شعر پر الگ الگ گفتگو ہو تو بہت وقت لگے گا اس لئے ہم اپنے قارئین سے کہیں گے کہ حسرت موہانی کے انداز بیان کو دیکھئے۔ انہوں نے کس خوبصورتی سے بارگاہ امام حسینؑ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔خصوصاً گل تر اور ولایت، تتمہ شرف مصطفیٰ، رہنمائے راہ صبر و حق، اور جبین امام حسینؑ سے نور شہادت عظمیٰ کا ساطع ہونا۔یہ ایسی معنی خیز ترکیبیں ہیں جو سبط رسول الثقلین امام حسینؑ کی قدسی صفات ذات کا ایک نئے انداز سے تعارف کراتی ہیں۔اور پھر ان کا یہ شعر:

کرتے تھے کیوں رسول محبت حسینؑ سے
عقدہ کھلا یہ معرکۂ کربلا کے بعد

اس شعر نے تو مشہور و معروف حدیث رسول خدا صلعم حسین منی وانا من الحسینؑ میرا حسینؑ مجھ سے ہے میں ہوں حسینؑ سے) کی ایک اہم انداز سے تشریح کی ہے۔

اب رسول اللہ صلعم امام حسینؑ سے محبت کیوں کرتے تھے۔اس عقدہ کا معرکۂ کربلا کے بعد کھلنا اس کو آپ جتنے معنی دے سکتے ہوں دے دیجئے۔شاعر نے تو دو مصرعوں میں ساتوں سمندر سمو دیئے ہیں۔

ایک شاعر حضرت داغ دہلوی بھی ہیں یہ اپنے زمانہ میں کثیر التلامذہ شاعر شمار ہوتے تھے دبستان داغ آج بھی پھل پھول رہا ہے غزل گوئی میں ید طولیٰ حاصل تھا اس کے بعد بھی جب حضرت امام حسین سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں تو کہتے ہیں

اے داغ مجھ کو کیوں نہ شفاعت کی ہو امید
میں ہوں محب حسین کا دشمن یزید کا

حضرت داغ کے اس مقطع پر غور کیجئے تو ایک بہت اہم بات کا پتہ چلتا ہے اور وہ یہ کہ وہ اس کے قائل تھے کہ صرف تولا سے کام نہیں چلے گا بلکہ تبرا بھی ضروری ہے یہاں یہ بات لائق تحریر ہے کہ بہت سے ایسے مسلمان ہیں جو لفظ تبرا کو بدکتے ہیں اور اسے خلاف اسلام سمجھتے ہی نہیں کہتے بھی ہیں جب کہ قرآن میں یہ لفظ اسی طرح دو مرتبہ استعمال ہوئی ہے 1 سورہ مبارکہ بقرہ میں اِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ۔(سورہ بقرہ آیت ۱۶۶) وہ کیا سخت وقت ہوگا پیر جب اپنے مریدوں سے اپنا پیچھا چھوڑائیں گے اور اپنی آنکھوں سے عذاب دیکھیں گے اور ان کے باہمی تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔(سورہ بقرہ آیت ۱۱۶۶) سورہ مبارکہ توبہ آیت ۹ میں فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ پھر جب ان (جناب ابراہیم) کو معلوم ہوا کہ وہ خداوند عالم کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہوگئے (توبہ آیت ۱۱۴) ایک آیت اور ہے جس پر ذرا غور کیجیے وقال الذین اتبعوا الوان لنا کرۃ فنتبرا منھم کما تبراوا منا۔اور مرید کہنے لگیں ہمیں کہ کاش دنیا میں دوبارہ جانا نصیب ہوتا تو ہم بھی ان سے اسی طرح بیزار ہوتے جیسے یہ لوگ ہم سے بیزار ہوگئے ہیں۔ (سورہ بقرہ ۲ آیت ۱۶۷)

ہم لفظ تبرا کے مشتقات کا ذکر نہیں کررہے ہیں کیوں کہ اس سے بحث طویل ہوجائیگی لیکن ہم اتنا ضرور کہیں گے تبرا عمل نہیں عبادت ہے اس عبادت کے بغیر اسلام کا تصور ہی فضول ہے۔کیوں کہ اسلام کی پہلی منزل جب ایک انسان کا کلمہ پڑھتا ہے تو اس وقت بھی وہ تولا سے پہلے تبرا کرتا ہے یعنی لا الہ یہ تبرا ہے۔

دوسری منزل یہ ہے کہ ہم کو حکم ہے کہ جب کوئی کام شروع کریں تو اس سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہیں لیکن یہ بھی حکم ہے کہ اس سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان اللعین الرجیم کہیں۔یہ فقرہ خود اس بات کا اعلان ہے کہ ایک مسلمان کو ہر منزل پر تولا سے پہلے تبرا کا خیال رکھنا ہے۔یہاں تک کہ جب وہ نماز پڑھنے کے لئے مصلے پر کھڑا ہوتا ہے تو وہ اذان دیتے ہوئے جب اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ فقرہ خود بھی تبرا ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کو بڑا نہیں مانتے خدارا اب کوئی تبرا کو گالی نہ سمجھے، حضرت داغ دہلوی نے یزید سے دشمنی کا اعلان کرکے اپنے حسینی ہونے کا اظہار کیا۔اور یہ بات آشکار کردی کہ یزید لائق تبرا تھا ہے اور رہے گا۔اور جو بھی دشمن آل رسولؐ ہے اس سے تبرا جائز ہے۔

ایک عظیم شاعر حضرت شیخ محمد ابراہیم ذوق بھی تھے۔ ان کا ذکر اگرچہ قصیدے کے تحت ہوتا ہے مگر غزل کی دنیا میں بھی کافی مشہور ہیں۔غزلوں میں کہیں کہیں کربلا بھی نظر آجاتی ہے۔لیکن انہوں نے الگ سے مدح آل محمد علیہم السلام کی ہے۔فرماتے ہیں:

سبطین نبی یعنی حسنؑ اور حسینؑ
زہراؑ و علیؑ کے دونوں نور عین
عینک ہیں تماشائے دو عالم کے لئے
اے ذوق لگا آنکھوں سے ان کی نعلین

پہلے دونوں مصرعوں میں بیان حقیقت کے بعد ان کا یہ کہنا امام حسنؑ و حسینؑ کی نعلین تماشائے دو عالم کے لئے عینک ہے۔یہ خیال ہی بہت عظیم اور بہت انوکھا ہے۔ہاں اگر آپ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ مقصد تخلیق کائنات ذات سرکار ختمی مآب ﷺ ہے۔اور امام حسنؑ و حسینؑ ان کا نور ہیں تو پھر سارے عقدے اپنے آپ کھل جائیں گے اور اگر بات نزاکت لفظی کی ہو تو شعر میں تماشائے دو عالم دیکھنے کے لئے عینک لگانا بہت خوب ہے۔کیونکہ عینک دھندلی نظر آنے والی چیز کو بھی صاف صاف دکھا دیتی ہے۔اب جس نے معرفت امام حسنؑ و حسینؑ حاصل کرلی پھر دنیا کا کون سا پہلو اس سے پوشیدہ رہ جائے گا۔(بہ شکریہ: ماہنامہ اصلاح محرم نمبر ۲۰۱۹)

کربلا: لہو کی تحریک یا امن و انسانیت کی مہم......؟

عظمت علی

تاریخ عالم کے صفحات پر ان گنت واقعات تحریر ہوئے لیکن واقعہ کربلا اپنی منفرد شناخت کے باعث ہمیشہ سے انسانی ذہن میں تازہ رہتا ہے۔ اس کا یہ جاویدانی کردار اپنی حیات کے ہر لمحہ کو انسانیت کی ہدایت میں وقف کئے ہوئے ہے۔اسی لیے ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی یاد گذشتہ سے بہتر طریقہ سے کی جاتی ہے۔تاریخ کربلا پر بے شمار نقوش مہیا ہوجائیں گے۔اس عنوان کے مطالعہ سے جہاں علمی توسیع ہوتی ہے وہیں چند ایک سوالات بھی وجود میں آتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ ایک نقاد تاریخ اپنے ہر مطالعہ میں کچھ تشنہ تحقیق مطالب ضرور چھوڑ جاتا ہے جس کی تلاش اسے مزید کاوش پر مجبور کرتی ہے۔کربلا کے تعلق سے ایک اہم سوال یہ کہ کیا امام حسین علیہ السلام نے یزید کے خلاف جنگ چھیڑی تھی یا آپ نے محض امن عالم و انسانیت کے لیے قیام کیا تھا......؟

اگر ہم تاریخ کا مکمل طور سے تجزیہ کریں تو ہمیں مذکورہ سوال کا بخوبی علم ہوجائے گا۔جب یزید حاکم وقت بنا، اس نے پوری مملکت میں صدائے بیعت پہونچادی۔مدینہ میں بھی حکم دیا گیا کہ تمام لوگوں سے بیعت لے لی جائے۔اس نے مدینہ کے گورنر ولید بن عتبہ بن ابوسفیان کے نام ایک خط ارسال کرکے معاویہ کی موت کی خبر دی اور ساتھ ہی ایک مختصر تحریر میں ولید کو حسین بن علی، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر سے زبردستی بیعت لینے اور نہ ماننے کی صورت میں ان کا سر قلم کرنے کی ہدایت کی۔'(مقتل الحسین، ابومخنف الازدی، ص ر ۳ اور ۱۸۰، الفتوح، ابن اعثم کوفی، ج ر ۵، ص ر ۹۔۱۰) لوگوں نے یزید کی موافقت کی مگر اہل بیت علیہم السلام نے منع کردیا۔چوں کہ اس وقت امام وقت، حسین بن علی تھے، اس لیے آپ کو دربار میں بلا بھیجا گیا۔آپ نے وہاں مثبت جواب نہیں دیا۔مروان اور ولید کی مشترکہ شیطنت نے آپ کو مدینہ چھوڑنے پر مجبور کردیا۔آپ نے کوئی لہو کی تحریک نہیں چھیڑی۔ ہاں! حکومت کے ارادے میں خون آشامی کی مہم ضرور شامل تھی۔

امام اپنے خانوادہ کے ہمراہ مکہ تشریف لاتے ہیں۔ وہاں بھی حکومتی ہرکارے اپنی خفیہ چالیں چلنے لگے۔امام کے قتل کا منصوبہ بنایا جانے لگا۔آپ نے لوگوں کو یزید کے برے ارادہ سے آگاہ کیا اور ایک عظیم فتنہ کے سدباب کی جانب متوجہ کیا مگر جان کی بات آتی ہے تو بس مخلصین ہی سینہ سپر نظر آتے ہیں۔ساتھ ہی کوفہ کے خطوط، مثبت حالات کا عندیہ دے رہے تھے۔امام نے غور و فکر کیا۔ جناب مسلم بن عقیل کو اپنی نمائندہ بنا کر بھیج دیا۔پھر آپ کے مثبت خط نے امام کو بھی بلالیا مگر کوفہ پہونچتے تک حالات یکسر تبدیل ہوچکے تھے۔امام نے یہاں بھی کسی خونی انقلاب سے پرہیز کیا اور مسلم بن عقیل کے خون کا انتقام لیے بغیر راہ مستقیم پر رواں رہے۔

آپ امن کے پیغمبر ہیں۔خاموشی سے راہ کی مسافت طے کررہے ہیں۔درمیانی راہ میں لشکر حر ناقہ بندی کردیتا ہے۔امام نے یہاں بھی کسی جنگ و جدال سے منہ موڑ کر اپنی سخاوت اور انسان دوستی کی مثال قائم کردی۔آپ نے لشکر حر کے لیے شدید تشنگی میں سبیل آب فراہم کیا۔ جانوروں کی بھی پیاس بجھائی۔دشمن کی مشکلات کم کرنا حسین کو وطیرہ تھا۔پورے سفر میں کہیں خون کی بات نہیں ہوئی، محض امن کا سودا کیا ہے حسین نے۔

> آج جہاں بھی امن عالم اور ظلم سے آزادی کا تصور پیش کیا جاتا ہے، کہیں نہ کہیں اس کے رگ و ریشہ میں کربلا کا عکس ضرور نظر آتا ہے۔کربلا سے جس نے کچھ سیکھا، اس نے دنیا کو بہت کچھ سکھایا۔ مہاتما گاندھی، نیلسن منڈیلا اور آیۃ اللہ خمینی کے انقلاب میں روح کربلا کا وافر حصہ رہا ہے۔اس لیے امن کے ساتھ جنگ فتح کرنا ہو تو کربلا کے علاوہ کوئی اور انتخاب نہیں۔

اب حسین علیہ السلام دو محرم کو کربلا کے میدان میں آگئے۔ساتھ ہی حر کا لشکر بھی ہے۔ آپ نے زمین کربلا پر قیام سے پہلے اسے خریدا کیوں کہ آپ کو علم تھا کہ اب شہادت یہیں ہونی ہے۔یہیں حرم ہوگا۔اس لیے کسی اور کی زمین پر کیوں......؟ امام نے یہاں بھی کسی جارحیت کا سہارا نہیں لیا۔ چاروں سمت سے یزید لشکر آرہا ہے۔آپ پر پابندیاں عائد ہوتی جارہی ہیں۔آپ نے صبر سے کام لیا۔خیام حسینی منتقل کیے گئے۔آپ نے صبر سے کام لیا۔سبیل آب پر پہرا بٹھایا گیا۔آپ نے صبر کیا۔امام ہر وقت لشکر اعدا سے یہی خطاب کرتے کہ جنگ سے ہاتھ کھینچ لو۔اگر تمہارا کوئی دین نہیں تو کم از کم دنیا میں تو آزاد رہو۔پسر سعد سے کہا: کیوں دنیاوی لالچ میں اندھے ہوئے جارہے ہو۔تمہیں شہر ری کی حکومت کا ایک گیہوں تک نصیب نہیں ہونے والا۔امام نے ایک دن کی مہلت مانگی کہ شاید یہ ہوش کے ناخن لے لیں مگر دنیاوی حرص نے ان کی آنکھوں سے بصیرت چھین لی تھی۔

شب عاشور امام نے تمام لوگوں کو جمع کیا اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا: تم میں سے جو جانا چاہتا ہے، اسے آزادی حاصل ہے۔جنت کی ضمانت میں لیتا ہوں۔کیا جنگ کے لیے کوئی انسان تعداد میں مزید کمی کا قائل ہے؟ امام کے ساتھ یوں ہی چند اصحاب تھے۔اسلحہ جات کی مکمل عدم موجودگی تھی۔یہ سب شاہد ہیں امام کی امن و انسانیت کی مہم کے۔

حر جو کہ امام حسین علیہ السلام کے مدمقابل تھا۔شب عاشور کو جنت و جہنم کے مابین اپنے تخیلات میں سرگرداں تھا۔ایک بار مہاجر بن اوس نے پوچھ ہی لیا کہ کیا سوچ رہے ہیں؟ بہت پریشان دکھ رہے ہیں؟ چہرے پر مژپردگی کے آثار نمایاں ہیں۔حر نے جواب دیا کہ اب جنگ طے ہے۔ جنت و جہنم کا فیصلہ ہے۔سعادت و شقاوت کا فیصلہ ہے۔یہ ایک فیصلہ ساری زندگی میں انقلاب برپا کرنے والا ہے۔اب حر کی بصیرت بیدار ہوگئی۔آنکھوں پر پٹی باندھی، فرزند اور غلام کو ہمراہ لیا۔در حسین پر جبہ رسائی کی۔حسین کیا میری خطا معاف ہوسکتی ہے......؟

امام نے جواب دیا: کیوں نہیں......!

اب حر دنیاوی لذت سے آزاد ہوگئے۔انہیں رونق دنیا گھٹا ٹوپ اندھیر نظر آئی۔بصیرت کی نگاہ سے دیکھا تو جنت کا فیصلہ کیا۔امام نے حر سے کسی انتقام کی گفتگو نہیں کی بلکہ آپ نے انہیں تمام شہدا کے برابر درجہ دیا۔امام جب اپنے باوفا اصحاب سے جدا ہوگئے اور اپنے اعزاء واقارب کی جدائی بھی برداشت کرلی۔اب بھی امام کا کلیجہ ہے کہ امام نے جنگ بندی کی پیش کش کی۔کربلا کے میدان میں جابجا امام نے جنگ کے موقوف کرنے کے مظاہرے کیے مگر لشکر یزید کے ذہن میں جنگ ہی آخری فیصلہ ٹھہرا۔آخر امام نے بحالت مجبوری اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے دنیا کو اپنی مظلومیت، انسانیت اور امن عالم کا جاویدانی کردار عنایت کردیا۔

آج جہاں بھی امن عالم اور ظلم سے آزادی کا تصور پیش کیا جاتا ہے، کہیں نہ کہیں اس کے رگ و ریشہ میں کربلا کا عکس ضرور نظر آتا ہے۔کربلا سے جس نے کچھ سیکھا، اس نے دنیا کو بہت کچھ سکھایا۔مہاتما گاندھی، نیلسن منڈیلا اور آیۃ اللہ خمینی کے انقلاب میں روح کربلا کا وافر حصہ رہا ہے۔اس لیے امن کے ساتھ جنگ فتح کرنا ہو تو کربلا کے علاوہ کوئی اور انتخاب نہیں۔امام حسین نے اپنے قیام کے ہر قدم پر صلح و مصالحت کی بات کی ہے۔کہیں بھی کشت و کشتار سے متعلق کوئی بیان تک نظر نہیں آتا۔اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کون حکومت وقت سے جنگ کرتا ہے......؟ کیا لوگوں کی کثرت سے کنارہ کشی کرنے والا حکومت قائم کرسکتا ہے؟ اپنے گھرانہ کے ساتھ بغیر اسلحہ کی فراہمی کے ساتھ جنگ کے لیے کون نکلتا ہے؟ یہ سب منھ بولتے گواہ ہیں کہ امام حسین علیہ السلام جنگ کے مخالف اور امن کے پیغمبر تھے۔ ☆☆☆☆

(مبارک پور، اعظم گڑھ) موبائل نمبر: 9517269196

قانونی مہارت کیلئے کوئی شارٹ کٹ نہیں ہے

فیشن آتے جاتے رہتے ہیں، لیکن اصولی وضاحت ہمیشہ کام آتی ہے: چیف جسٹس بھوشن رام کرشنا گوائی

حیدرآباد۔(یواین آئی) چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس بھوشن رام کرشنا گاوائی نے آج حیدرآباد کی نلسار یونیورسٹی آف لا کے 22ویں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کے دوران قانونی برادری سے اپیل کی کہ وہ دیانتداری کو اپنائے رکھیں، قانونی اصولوں پر قائم رہیں، رہنمائی حاصل کریں اور ذہنی سکون کو ترجیح دیں۔انہوں نے 1998 سے نلسار کی ترقی کی تعریف کرتے ہوئے اسے جنوبی ایشیا میں قانونی تعلیم کا ایک معتبر ادارہ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ نلسار نے نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے خطے میں تحقیق و تعلیم کے میدان میں ایک منفرد شناخت قائم کی ہے، بالخصوص معذوروں کے حقوق، صنفی انصاف، قبائلی حقوق، قانون و ٹکنالوجی اور آئینی حکمرانی جیسے اہم شعبوں میں۔چیف جسٹس نے نلسار کے سابق طلبہ کی کامیابیوں کو سراہا، جن میں کئی ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے سینئر وکیل، قانونی اسکالر، پالیسی ماہرین اور بین الاقوامی محققین شامل ہیں۔انہوں نے فارغ التحصیل طلبہ سے کہا:

آپ صرف ڈگری حاصل نہیں کر رہے، بلکہ اثر و دیانت کی ایک زندہ روایت کا حصہ بن رہے ہیں۔انہوں نے وکالت کے پیشہ کو عظیم مگر دشوار قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں اکثر خود سے سوالات اٹھتے ہیں اور دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن یقین، استقامت اور موجودگی ہی آگے لے جاتی ہے۔جذباتی طور پر تھکا دینے والے اس پیشہ میں ذہنی صحت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے چیف جسٹس نے کہا: خود کا خیال رکھنا عیش پرستی نہیں بلکہ بقا کا ذریعہ ہے۔چیف جسٹس نے آئینی قانون، معاہداتی قانون، دیوانی و فوجداری ضوابط جیسے بنیادی قانونی مضامین میں مہارت حاصل کرنے پر زور دیا اور کہا کہ قانونی مہارت کے لیے کوئی شارٹ کٹ نہیں ہے، فیشن آتے جاتے رہتے ہیں، لیکن اصولی وضاحت ہمیشہ کام آتی ہے۔رہنمائی کے موضوع پر انہوں نے کہا کہ کتابوں یا عدالتی فیصلوں سے ہر چیز نہیں سیکھی جا سکتی، بلکہ کچھ اسباق تجربے، بات چیت اور رہنمائی سے حاصل ہوتے ہیں۔دیانتدار رہنماؤں کو تلاش کریں، اور ایک دن خود رہنما بنیں۔غیر ملکی تعلیم کے بارے میں طلبہ کو مشورہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صرف ڈگری کے لیے مالی دباؤ میں آنا مناسب نہیں۔غور و فکر سے فیصلہ کریں، نہ کہ سماجی دباؤ میں آکر۔انہوں نے ملک میں قانونی تعلیم اور تحقیق میں سرمایہ کاری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہمیں ایسے علمی ماحول تیار کرنے ہوں گے جو ٹیلنٹ کو واپس لائیں، تحقیق کو عزت دیں اور شفاف مواقع فراہم کریں۔خطاب کے اختتام پر انہوں نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کبھی ان پانچ چیزوں کو نظر انداز نہ کریں: دوست، خاندان، کتابیں، مشغلے، صحت اور تخیل۔قانون صرف پیشہ نہیں، بلکہ اظہار، اصلاح اور شفا کا کینوس ہے۔اس جلسے کی صدارت تلنگانہ ہائی کورٹ کے کارگزار چیف جسٹس اور نلسار کے چانسلر جسٹس سُجئے پال نے کی، جب کہ تقریب میں مہمانِ خصوصی کے طور پر تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی اور سپریم کورٹ کے جج جسٹس پی ایس نرسمہا شریک ہوئے۔

یمن میں سزائے موت کا سامنا کر رہی نرس نمیشا کو بچانے کی اپیل

کے سی وینوگوپال نے وزیر اعظم مودی کو لکھا خط

نئی دہلی۔یمن میں سزائے موت کا سامنا کر رہی ہندوستانی نرس نمیشا پریا کی جان بچانے کے لیے کوششوں نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ کانگریس لیڈر اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین کے سی وینوگوپال نے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر اس معاملے میں فوری مداخلت کرنے کی اپیل کی ہے۔خط میں کہا گیا ہے کہ اگر یمن میں مقتول عبدو مہدی کے اہل خانہ بلڈمنی یعنی خون بہا قبول کر لیتے ہیں تو نمیشا کو پھانسی سے بچایا جا سکتا ہے لیکن یمن کی موجودہ خانہ جنگی اور دیگر رکاوٹوں کے سبب بات چیت میں دشواریاں آرہی ہیں۔خط میں وینوگوپال نے لکھا ہے کہ کیرالہ کی نرس نمیشا پریا کو 16 جولائی 2025 کو پھانسی دی جانی ہے اور وقت بہت کم رہ گیا ہے۔انہوں نے وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ یمن کی حکومت سے سفارتی سطح پر فوری بات چیت کر کے پھانسی کو منسوخ کرانے کی کوشش کریں۔

یاد رہے کہ نمیشا پریا کو 2017 میں اپنے یمنی بزنس پارٹنر عبدو مہدی کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق، نمیشا نے مہدی کو ڈرگس دے کر قتل کیا اور لاش پانی کی ٹنکی میں چھپا دی۔ تاہم، نمیشا کے وکیل کا کہنا ہے کہ مہدی نے اس کے ساتھ جسمانی بدسلوکی کی، پاسپورٹ چھین لیا اور بندوق دکھا کر دھمکیاں دیں۔انہی حالات میں خود کو بچانے کے لیے نمیشا نے مہدی کو بیہوش کرنے کے لیے انجکشن دیا لیکن وہ اوور ڈوز کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔

یمنی عدالت نے نمیشا کو قتل کا مجرم قرار دے کر سزائے موت سنائی ہے لیکن یمن کے قانون کے مطابق اگر مقتول کا خاندان بلڈمنی (دیت) قبول کر لے تو مجرم کو معافی دی جا سکتی ہے۔اسی امکان کو دیکھتے ہوئے نمیشا کی والدہ اور ایک ایکشن گروپ مسلسل کوشش کر رہے ہیں کہ مہدی کے خاندان کو 10 لاکھ امریکی ڈالر (تقریباً 85 لاکھ روپے) دے کر اس کی جان بچائی جا سکے۔

نمیشا کی ماں کے مطابق وہ کیرالہ میں اپنا سب کچھ بیچ چکی ہیں اور اب کراؤڈ فنڈنگ کے ذریعے رقم جمع کی جا رہی ہے۔ جیسے ہی مہدی کا خاندان رضامند ہوگا، بلڈمنی فوری طور پر ادا کر دی جائے گی۔ یہ معاملہ اب مکمل طور پر مقتول کے اہل خانہ اور یمنی حکام کی رضامندی پر منحصر ہے۔ کے سی وینوگوپال کے مطابق، موجودہ حالات میں صرف ہندوستانی حکومت کی اعلیٰ سطح کی مداخلت ہی نمیشا کی جان بچا سکتی ہے۔ خط میں وزیر اعظم سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ ترجیحی بنیاد پر اس معاملے میں مداخلت کریں اور تمام ممکنہ سفارتی اقدامات اختیار کرتے ہوئے یمنی حکومت سے سزائے موت کو ختم کرانے کی کوشش کریں۔

پٹنہ ہوائی اڈہ کو پھر بم سے اڑانے کی دھمکی، سکیوریٹی ایجنسیاں الرٹ

پٹنہ ہوائی اڈہ کو ایک بار پھر بم سے اڑانے کی دھمکی ملی ہے۔ایک مہینے میں یہ دوسرا موقع ہے جب ہوائی اڈہ کو اڑانے کی دھمکی ملی ہے۔دھمکی کی خبر ملتے ہی افراتفری مچ گئی، جس کے بعد پورے ہوائی اڈہ پر تحفظ کے سخت انتظامات کر دیے گئے۔اس بار پٹنہ ہوائی اڈہ کے نئے ٹرمینل عمارت سمیت پورے احاطہ کو اڑانے کی دھمکی دی گئی۔حالانکہ سکیوریٹی ایجنسیاں پوری طرح مستعد ہیں اور پٹنہ ہوائی اڈہ کی تمام سرگرمیوں پر نظر بنائے ہوئی ہیں۔'پربھات خبر' کی اطلاع کے مطابق ہوائی اڈہ کے ڈائرکٹر کو جمعہ کی رات تقریباً 9:50 بجے ایک میل آیا، اسی میل میں بم سے اڑانے کی دھمکی دی گئی تھی۔ میل کا ذرائع pk_nawas@outlook.com بتایا گیا ہے۔جیسے ہی یہ اطلاع ہوائی اڈہ انتظامیہ کو ملی، بم اسکواڈ اور سلامتی دستوں کو فوراً الرٹ کر دیا گیا اور پٹنہ ہوائی اڈہ کے چپے۔چپے کی گہرائی سے تلاشی لی گئی۔

ادھر بم سے پٹنہ ہوائی اڈہ کو اڑانے کی دھمکی ملنے کے بعد بی ٹی اے سی کی میٹنگ دیر رات کی گئی۔ پورے معاملے کو سنجیدگی سے لیا گیا اور گھنٹے بھر چلی میٹنگ میں کمیٹی نے اس دھمکی کو 'غیر مخصوص' قرار دیا۔حالانکہ سبھی متعلقہ حصہ داروں کو ضروری تحفظاتی اقدامات کے لیے حکم جاری کیا گیا۔دھمکی بھرے میل کے بعد پٹنہ ہوائی اڈہ پر مسافروں اور ان کے سامان پر سخت نگاہ رکھی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہوائی اڈہ احاطہ کی نگرانی کو مضبوط کرنے کے لیے اضافی سکیوریٹی اہلکاروں کی تعیناتی کی گئی ہے۔ساتھ ہی ایئر لائنس، گراؤنڈ ہینڈلنگ اسٹاف اور دیگر معاون ایجنسیوں کے ساتھ بھی متعلقہ لوگوں کو مستعد رہنے اور ضروری حفاظتی اقدامات کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔اس دھمکی کو لے کر ہوائی اڈہ انتظامیہ نے ہوائی اڈہ تھانے میں شکایت درج کرائی ہے۔سائبر سیل کی مدد لی جا رہی ہے تاکہ میل بھیجنے والے کی شناخت ہو سکے۔واضح رہے کہ اس سے پہلے 30 جون کو بھی پٹنہ ہوائی اڈہ کو بم سے اڑانے کی دھمکی ملی تھی۔جس کے بعد سے ہی تحفظ کے انتظامات سخت کر دیے گئے تھے۔

چین کھادوں کو ہتھیار بنا رہا ہے، حکومت نے کسانوں کی مدد میں سنجیدگی نہیں دکھائی: پون کھیڑا

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر رہنما اور میڈیا و تشہیر کے شعبے کے چیئرمین پون کھیڑا نے زرعی بحران پر مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ چین کھادوں کو بطور ہتھیار استعمال کر رہا ہے، جبکہ حکومت نے کسانوں کو بچانے کے لیے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ زرعی بحران اب محض زراعت کا مسئلہ نہیں، بلکہ قومی سلامتی کا سوال بن چکا ہے۔پون کھیڑا نے انڈین ایکسپریس میں شائع اپنے مضمون میں بہار کے ایک نوجوان کسان راجو سنگھ کی مثال دی، جس نے ان سے شکایت کی کہ بجلی کبھار آتی ہے، اور اب ڈی اے پی کھاد بھی دستیاب نہیں۔کھیڑا نے لکھا، "جب کسان یہ سوچنے لگے کہ اگائیں ہی کیوں؟ تو پالیسی سازوں کو نیند اڑ جانی چاہیے۔"

انہوں نے دعویٰ کیا کہ چین نے اگرچہ کھاد برآمدات پر رسمی طور پر کوئی پابندی عائد نہیں کی ہے لیکن اس کے حکام ہندوستان کے لیے بھیجی جانے والی کھاد کی کھیپوں کو روک رہے ہیں۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان میں ڈی اے پی کھاد کی قلت پیدا ہو گئی ہے اور قیمتیں آسمان چھو رہی ہیں۔کھیڑا کے مطابق ہندوستان دنیا میں ڈی اے پی کا سب سے بڑا درآمد کنندہ ہے اور اس کی 80 فیصد خاص کھادیں چین سے آتی ہیں۔ اس وقت خریف کی بوائی کا موسم ہے اور کھاد کی عدم دستیابی کسانوں کے لیے تباہ کن ثابت ہو رہی ہے۔ بہار کے سیوان، سیتا مڑھی، دربھنگہ جیسے اضلاع میں کسان قطاروں میں کھڑے ہیں، پھر بھی کھاد نہیں مل رہی۔ پون کھیڑا نے مودی حکومت پر سوال اٹھایا کہ اگر 2010 میں چین نے جاپان کے ساتھ کشیدگی کے دوران بھی تجارت کو ہتھیار بنایا تھا، تو ہماری حکومت نے 2014 سے اب تک چین پر انحصار کم کرنے کے لیے کوئی قدم کیوں نہیں اٹھایا؟ انہوں نے نشاندہی کی کہ جاپان نے تب سپلائی چین کو متنوع بنانے کے لیے اقدامات کیے اور چین پر انحصار کم کر کے 30 فیصد تک لے آیا، جبکہ ہندوستان نے صرف نعرے بازی پر اکتفا کیا۔انہوں نے کہا کہ حکومت نے "آتم نربھر بھارت" کا نعرہ تو دیا لیکن زرعی شعبے کو خودکفیل بنانے کے لیے کوئی جامع پالیسی نہیں بنائی۔ چین نے نہ صرف کھاد بلکہ دفاعی آلات، الیکٹرانکس اور دیگر شعبوں میں بھی ہندوستان کو سپلائی روک کر جھٹکے دیے ہیں۔کھیڑا نے انتباہ دیا کہ اگر یہ حالات جاری رہے تو زرعی شعبہ ہی نہیں، بلکہ دیہی معیشت اور متوسط طبقہ بھی شدید متاثر ہوگا۔مہاراشٹر میں پچھلے تین مہینوں میں 750 سے زائد کسان خودکشی کر چکے ہیں۔آخر میں انہوں نے کہا کہ جس حکومت نے آتم نربھرتا (خودکفالت) کا وعدہ کیا تھا، اس نے دراصل خلا پیدا کر دیا۔ کسان، مزدور اور عام شہری اب اس بی جے پی حکومت کی بے حسی کو بھانپ چکے ہیں اور جلد ہی وہ خاموش، حتمی اور جمہوری انداز میں اپنا فیصلہ سنائیں گے۔

ای ڈی نے روہت پوار کے خلاف ایم ایس سی بی کیس میں ضمنی چارج شیٹ داخل کی

ممبئی (یواین آئی) مہاراشٹر کے اہم سیاسی خاندان سے تعلق رکھنے والے این سی پی (شرد پوار) کے رکن اسمبلی روہت پوار کے خلاف انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے مہاراشٹر اسٹیٹ کوآپریٹو بینک (ایم ایس سی بی) منی لانڈرنگ کیس میں ضمنی چارج شیٹ داخل کر دی ہے۔ ممبئی کی خصوصی عدالت میں یہ چارج شیٹ منی لانڈرنگ کی روک تھام سے متعلق قانون (پی ایم ایل اے) کے تحت پیش کی گئی، تاہم عدالت نے تاحال اس کا نوٹس نہیں لیا ہے۔اس کارروائی کو پوار خاندان کے لیے ایک بڑا سیاسی جھٹکا تصور کیا جا رہا ہے، جس کا مہاراشٹر کی سیاست میں گہرا اثر و رسوخ ہے۔ای ڈی کے مطابق، اس کیس میں روہت پوار کی کمپنی بارامتی ایگرو کے 50 کروڑ روپے سے زائد مالیت کے اثاثے پہلے ہی ضبط کیے جا چکے ہیں۔ایجنسی نے جنوری 2023 میں متعدد مقامات پر چھاپے مارے تھے، جن میں بارامتی ایگرو کے دفاتر بھی شامل تھے۔ بعد ازاں، روہت پوار کو ممبئی میں ای ڈی کے دفتر میں پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا گیا تھا۔ای ڈی کی رپورٹ کے مطابق مارچ 2023 میں 20.50 کروڑ روپے کی مالیت کے اثاثے عارضی طور پر ضبط کیے گئے، جن میں ضلع اورنگ آباد کے کنڑ علاقے میں 161.30 ایکڑ زرعی زمین، ایک شوگر فیکٹری، اس کی مشینری اور عمارتیں شامل تھیں۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ یہ جائیدادیں کنڑ کوآپریٹو شوگر فیکٹری لمیٹڈ (کنڑ ایس ایس کے) کی ملکیت تھیں، جنہیں بارامتی ایگرو نے ایک مبینہ "فریب دہ نیلامی" کے ذریعے حاصل کیا۔

پٹنہ میونسپل کارپوریشن کی میٹنگ میں ہنگامہ، میئر اور کمشنر کے درمیان ٹکراؤ، کونسلروں میں ہاتھا پائی

پٹنہ: بہار کی راجدھانی پٹنہ میں جمعہ کو میونسپل کارپوریشن کا اجلاس شدید ہنگامے اور بدنظمی کی نذر ہو گیا۔ اجلاس میں میئر سیتا ساہو، ڈپٹی میئر، مختلف وارڈوں سے منتخب کونسلر اور نگم کمشنر انیمیش پراشر موجود تھے۔ اجلاس کے دوران جب کچھ مخصوص ایجنڈے منظوری کے لیے پیش کیے گئے تو اس پر تنازعہ شروع ہو گیا۔ میونسپل کارپوریشن انیمیش پراشر نے ان ایجنڈوں کی مخالفت کی اور کہا کہ وہ ریاستی حکومت کے ان احکامات کی خلاف ورزی نہیں ہونے دیں گے جن میں واضح طور پر ان تین ایجنڈوں کو شامل نہ کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ کمشنر نے اجلاس کا بائیکاٹ کیا اور اپنے عملے کے ہمراہ میٹنگ ہال سے باہر چلے گئے۔ اس کے بعد میئر کی حمایت کرنے والے اور مخالفت کرنے والے کونسلروں کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا، جو جلد ہی ہاتھا پائی میں بدل گیا۔ ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے کونسلروں نے ایک دوسرے کو دھکے دیے اور گالیاں تک دی گئیں۔ اجلاس کا ماحول کافی دیر تک کشیدہ رہا، تاہم میئر کی قیادت میں تمام ایجنڈے بالآخر منظور کر لیے گئے۔

میڈیا سے بات کرتے ہوئے کمشنر انیمیش پراشر نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کسی بھی نجی ایجنسی سے بڑا ادارہ ہے اور اس کے فیصلے عوامی مفاد میں ہونے چاہئیں نہ کہ کسی نجی کمپنی کے فائدے کے لیے۔ انہوں نے کہا کہ وہ غیر قانونی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کریں گے اور بہار میونسپل ایکٹ کی دفعات 65، 66 اور 67 کا حوالہ دیا۔ دوسری جانب میونسپل کارپوریشن کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن سنجیت کمار نے کمشنر پر آمرانہ رویے کا الزام لگایا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب میئر اور اکثریتی کونسلروں نے کسی ایجنڈے کو اتفاقِ رائے سے منظور کر لیا ہو تو کمشنر کو اس میں مداخلت کا حق نہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 75 میں سے صرف 7 یا 8 کونسلر کمشنر کے ساتھ گئے، باقی سب میئر کے ساتھ کھڑے تھے۔ سنجیت کمار نے یہ بھی الزام لگایا کہ کمشنر پہلے بھی بورڈ اور کمیٹی کی جانب سے منظور شدہ معاہدوں کو منسوخ کر چکے ہیں، جن پر عدالت کی جانب سے روک لگائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ کونسلر اپنے وارڈز کے عوامی مسائل جیسے سڑکوں، نالوں اور بورنگ وغیرہ کو بہتر سمجھتے ہیں، لیکن کمشنر عوامی مشکلات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ کچھ لوگ نجی کمپنیوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے دانستہ گھوٹالے کر رہے ہیں، جس کے شواہد جلد سامنے لائے جائیں گے۔ اجلاس کے دوران کمشنر کے خلاف نعرے بازی بھی کی گئی اور ان کے رویے کی سخت مذمت کی گئی۔

کانوڑ یاترا کے پیش نظر دہلی میں وی ایچ پی نے شروع کی نئی مہم، دکانوں کو دیا جا رہا 'سناتنی سرٹیفکیٹ'

ساون کا مہینہ شروع ہوتے ہی کانوڑیے بھی سڑکوں پر نظر آنے لگے ہیں۔اس کانوڑ یاترا کے پیش نظر وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) نے دہلی میں ایک خصوصی مہم کی شروعات کر دی ہے۔ دہلی کی دکانوں، خصوصاً شیو بھکتوں کے راستے پر موجود دکانوں کو 'سناتنی سرٹیفکیٹ' جاری کرنے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔بتایا جاتا ہے کہ وی ایچ پی کی اس پیش قدمی کا مقصد سبزی پر مشتمل کھانے کی چیزیں فروخت کرنے والی دکانوں کو 'سناتنی ہندو سنسکرتی' قرار دیتے ہوئے سرٹیفکیٹ دینا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق وی ایچ پی کی تیار کردہ ٹیمیں ریسٹورینٹ، کرانہ اسٹور اور ہوٹل میں فروخت ہو رہے سامانوں اور ان کی رسوئی میں رکھی چیزوں کی ٹیسٹنگ کے بعد انھیں اسٹیکر دے رہے ہیں۔اس اسٹیکر پر لکھا ہے 'یہ بزنس ایک سناتن ہندو ادارہ سے جڑا ہے اور سناتن مذہب کے تحت ہی چلتا ہے'۔ اس سے لوگوں کو دور سے ہی پتہ چل جائے گا کہ وہ جس جگہ کھانا کھا رہے ہیں، اسے 'سناتنی سرٹیفکیٹ' حاصل ہے۔اس مہم کو انجام دینے کے لیے وی ایچ پی نے دہلی کے 173 بلاکوں میں 150 ٹیمیں بنائی ہیں۔ یہ ٹیمیں مقامی مذہبی اداروں اور تنظیموں کے تعاون سے سروے کر رہی ہیں۔ وی ایچ پی لیڈر سریندر گپتا نے بتایا کہ یہ مہم جولائی کے پورے ماہ چلے گی اور تقریباً 5000 دکانوں کے تجزیہ کا ہدف رکھا گیا ہے۔ انھوں نے مزید بتایا کہ اس پیش قدمی کا مقصد دہلی سے ہو کر ہریانہ اور راجستھان جانے والے پاکیزہ 'گنگا جل' لے جانے والے عقیدتمندوں کے لیے پاکیزگی برقرار رکھنا ہے۔ جب وہ سناتنی سرٹیفکیٹ حاصل کرنے والے ہوٹل میں کھانا کھائیں گے، تو کئی طرح کی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ واضح رہے کہ دہلی میں کانوڑ یاترا کی تیاریوں کے پیش نظر ریاستی وزیر کپل مشرا نے گوشت کی دکانیں بند رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ کانوڑ یاترا کے راستے پر گوشت کی دکانیں اور ایسی دکانیں جو مسافروں کو پریشانی پہنچا سکتی ہیں، بند رکھی جائیں گی۔ ساتھ ہی دہلی کے میئر راج بَل نے بھی اس پیش قدمی کی حمایت کی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ پہلے لوگوں سے دکانیں بند کرنے کے لیے اپیل کی جائے گی، اور اپیل نہ ماننے پر ایم سی ڈی کی طرف سے ہدایت جاری کی جا سکتی ہے۔ یہ قدم کانوڑ یاتریوں کے لیے بہتر سہولیات یقینی بنانے اور مذہبی جذبات کا احترام کرنے کے لیے اٹھایا جا رہا ہے۔

شہدائے کشمیر نے ہماری راہوں کو آسان بنا دیا: فاروق عبداللہ

سری نگر (یواین آئی) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے شہدائے کشمیر کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان عظیم قربانیوں نے ہمیں اپنے مستقبل کی سمت واضح کی ہے اور ان کے خون کا ایک ایک قطرہ ہماری خودداری، آزادی اور وقار کی ضمانت ہے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے 13 جولائی کے شہدا کو خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے اپنے ایک بیان میں کہا کہ شہدائے کشمیر نے شخصی راج کے خلاف جدوجہد میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، جو کہ ہماری قومی تاریخ کا روشن باب ہے۔ یہ قربانیاں نہ صرف ہماری اجتماعی غیرت کا مظہر ہیں بلکہ یہ ہمیں عزم و ایثار، بے لوث خدمت اور اجتماعی بھلائی کے راستے پر چلنے کا سبق دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس ان ہی قربانیوں کی کوکھ سے جنم لینے والی ایک عوامی تحریک ہے اور اس تنظیم کے جھنڈے تلے آج بھی کشمیری عوام خودمختاری اور عزت نفس کے تحفظ کی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اس بات پر زور دیا کہ آج کے دور میں جب کہ قوم کو کئی نئے چیلنجز اور مسائل درپیش ہیں، ضروری ہے کہ ہم بصیرت، استقامت اور حوصلے کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں۔ بیان میں عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اتحاد، یکجہتی اور بصیرت کے ساتھ موجودہ حالات کا مقابلہ کریں اور شہداء کے مشن کو زندہ رکھیں تاکہ جموں و کشمیر ایک بار پھر خوشحالی اور انصاف کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

اگر بڑی تعداد میں رائے دہندگان اپنے حق رائے دہی سے محروم رہیں گے تو انتخابات کی شفافیت کیسے برقرار رہے گی: کانگریس

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس نے الیکشن کمیشن کے ووٹر لسٹ کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے عمل پر ایک بار پھر سوال اٹھائے ہیں اور کہا ہے کہ اگر بڑی تعداد میں رائے دہندوں کو ان سے مانگے گئے دستاویزات کی عدم موجودگی میں ووٹ دینے کے حق سے محروم رکھا جائے گا تو منصفانہ انتخابات کیسے ہوں گے۔ کانگریس لیڈر اور سپریم کورٹ کے سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے ہفتہ کے روز یہاں نامہ نگاروں سے کہا کہ اگر ایس آئی آر کے عمل کے دوران ووٹروں کی ایک بڑی تعداد ان سے مانگے گئے کاغذات کی عدم موجودگی میں ووٹ ڈالنے سے محروم رہے گی تو انتخابات کی شفافیت کیسے برقرار رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ کاغذات کی عدم موجودگی میں ووٹرز کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کر دیئے جائیں تو انتخابات میں سب کو اپنا نمائندہ منتخب کرنے کا یکساں موقع کیسے دیا جائے گا۔

ایس آئی آر کے عمل پر سپریم کورٹ میں جاری سماعت پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عدالت کے موقف سے واضح ہے کہ اس معاملے میں انڈیا الائنس کی جیت ہوئی ہے۔ الیکشن کمیشن نے کہا کہ 'ہم ان لوگوں کے نام نہیں ہٹائیں گے جن کے نام ووٹر لسٹ میں 2003 سے پہلے ہیں، تاہم ہر وہ ووٹر جس کا نام 2003 کے بعد ووٹر لسٹ میں شامل ہوگا اسے مشکوک کیٹیگری میں ڈالا جائے گا۔ مسٹر سنگھوی نے کہا کہ 2003 کے بعد ووٹر لسٹ میں شامل کیے گئے لوگوں کو تین زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کو کچھ دستاویزات فراہم کرنے ہوں گے، تب ہی وہ ووٹر رہ سکیں گے۔ یہ زمرے درج ذیل ہیں... پہلی قسم: فرد کو اپنا پیدائشی سرٹیفکیٹ فراہم کرنا ہوگا۔ دوسری قسم... فرد کو اپنا یا اپنے والدین میں سے کسی کا پیدائشی سرٹیفکیٹ فراہم کرنا ہوگا اور تیسرا زمرہ... فرد کو اپنے اور اپنے والدین دونوں کے پیدائشی سرٹیفکیٹ فراہم کرنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں تقریباً آٹھ کروڑ ووٹر ہیں اور اگر ووٹر لسٹ سے دو کروڑ ووٹروں کے نام نکال دیے جائیں تو الیکشن کیسے منصفانہ ہوں گے۔

صوتی آلودگی سے نمٹنے کیلئے ممبئی میں 1150 مساجد سمیت 1608 مقامات سے ہٹائے گئے لاؤڈ اسپیکر

ممبئی۔مہاراشٹر میں صوتی آلودگی پر کنٹرول کرنے کے لیے ریاستی حکومت نے مختلف مقامات سے بڑی تعداد میں لاؤڈ اسپیکر کو ہٹانے کا عمل انجام دیا ہے۔ حکومت نے اب تک ریاست بھر میں مجموعی طور پر 3367 لاؤڈ اسپیکر ہٹائے ہیں۔اس کے متعلق خود مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اسمبلی میں اطلاع دی ہے۔وزیر اعلیٰ نے اسمبلی میں کہا کہ "صرف ممبئی میں 1608 لاؤڈ اسپیکر ہٹائے گئے ہیں۔ ان میں 1150 مساجد، 48 مندر، 10 چرچ، 4 گرودوارہ اور 147 دیگر مقامات کے لاؤڈ اسپیکر شامل ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ممبئی پولیس نے باہمی رضامندی سے مذہبی مقامات سے لاؤڈ اسپیکر ہٹائے ہیں۔ اس دوران کوئی مذہبی تنازعہ یا ایف آئی آر نہیں ہوئی۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ ممبئی پولیس نے لاؤڈ اسپیکر ہٹانے میں اچھا کام کیا ہے۔

دیویندر فڑنویس کا کہنا ہے کہ اب مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر نہیں لگائے جائیں گے۔ انہوں نے تنبیہ دی ہے کہ افسران کی اجازت کے بغیر اگر لاؤڈ اسپیکر دوبارہ لگائے گئے، تو پھر مقامی پولیس اسٹیشن کے افسران جوابدہ ہوں گے۔ واضح ہو کہ ریاستی حکومت کا یہ قدم مہاراشٹر میں صوتی آلودگی کو کم کرنے، سپریم کورٹ و ہائی کورٹ کی ہدایات پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ فڑنویس نے کہا کہ رات میں 10.00 بجے کے بعد لاؤڈ اسپیکر نہیں بجایا جا سکتا۔ یہ قانون تقریباً 20 سال سے ریاست میں نافذ ہے۔ کچھ خاص تہوار کے لیے عدالت نے چھوٹ دے رکھی ہے۔ اس میں گنپتی تہوار کے 4 دن، نوراتری اور ڈاکٹر صاحب امبیڈکر جینتی پر رات 12.00 بجے تک لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ گجرات میں ساؤنڈ پروف پنڈال تیار کیے گئے ہیں، جس کی وجہ سے وہاں نوراتری میں چھوٹ ملتی ہے۔ ممبئی میں تمام بڑے بڑے ہال میں نوراتری کا تہوار منایا جاتا ہے۔

تکنیکی قیادت حب الوطنی کا نیا محاذ ہے: نائب صدر جمہوریہ

نئی دہلی (یو این آئی) نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ نے آج کہا، "کوچنگ مراکز غیر قانونی طور پر جھانسہ دینے کے مراکز بن چکے ہیں وہ منظم طور پر ہنر کے لیے بلیک ہولز بن چکے ہیں کوچنگ مراکز روزانہ کی بنیاد پر کھل رہے ہیں یہ ہمارے نوجوانوں کے لیے خطرہ ہے جو ہمارا مستقبل ہیں ہمیں اس بدنیتی سے نمٹنا چاہیے جو تشویشناک ہے ہم اپنی تعلیم کو اتنا داغدار ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے"۔نائب صدر نے مزید کہا، "ممالک کو اب فوجوں کے ذریعے نقصان نہیں پہنچایا جائے گا یا نوآبادیات نہیں کیا جائے گا کیونکہ فوجوں کو اب الگورتھم سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ خود مختاری حملوں کے ذریعے نہیں، بلکہ غیر ملکی ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے پر انحصار کے ذریعے ختم ہو جائے گی"۔نائب صدر جمہوریہ نے حب الوطنی کے ایک نئے نظریے پر زور دیا جس کی جڑیں تکنیکی قیادت میں پنہاں ہیں، "ہم ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں، وطن پرستی کے نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ تکنیکی قیادت حب الوطنی کا نیا محاذ ہے۔ ہمیں تکنیکی قیادت میں عالمی رہنما بننا ہوگا"۔

نائب صدر نے دفاع جیسے اہم شعبوں میں درآمدی انحصار پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "اگر ہمیں بیرونی ممالک سے ٹیکنالوجی پر مبنی ساز و سامان موصول ہوتا ہے، خاص طور پر دفاع جیسے شعبوں میں، تو اس ملک میں ہمیں روکنے کی طاقت ہے"۔انہوں نے وضاحت کی کہ ڈیجیٹل دور میں عالمی طاقت کی حرکیات کس طرح تبدیل ہو رہی ہیں، انہوں نے کہا، "21ویں صدی کا میدان جنگ اب زمین یا سمندر نہیں رہا۔ روایتی جنگ کے دن گزر چکے ہیں۔ ہماری آگے بڑھنے کی قوت، ہماری طاقت کا تعین کوڈ، کلاؤڈ اور سائبر کے ذریعے کرنا پڑتا ہے"۔ راجستھان میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی آئی آئی ٹی) کوٹا کی چوتھی تقسیم اسناد تقریب سے آج مہمان خصوصی کے طور پر خطاب کرتے ہوئے جناب دھنکھڑ نے کہا، "آج ہم گروکل کی بات کیسے کر سکتے ہیں - ہندوستانی آئین میں 22 بصری خاکہ کشی میں سے ایک گروکل کی تصویر بھی ہے۔ ہم نے ہمیشہ علم کا دان دینے پر یقین کیا ہے۔ کوچنگ مراکز کو ہنر مندی کے مراکز میں تبدیل کرنے کے لیے اپنے بنیادی ڈھانچے کا استعمال کرنا چاہیے۔ میں سول سوسائٹی اور عوامی نمائندوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے پہلے اور باہر اس بیماری کے فوری علاج کی ضرورت کو سمجھیں۔ انہیں تعلیم میں سمجھ کی بحالی کے لیے متحد ہونا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں مہارت کے لیے تربیت کی ضرورت ہے"۔

نائب صدر نے اس بات پر زور دیا کہ کس طرح نمبروں کا جنون سیکھنے کے جذبے کو نقصان پہنچا رہا ہے، انہوں نے کہا، "کامل گریڈ اور معیاری اسکور کے جنون نے تجسس کو خطرے میں ڈال دیا ہے، جو کہ انسانی ذہانت کا ایک ناقابل تنسیخ پہلو ہے۔ نشستیں محدود ہیں لیکن کوچنگ مراکز پورے ملک میں ہیں۔ وہ طلباء کے ذہنوں کو برسوں تک ایک ساتھ تیار کرتے ہیں اور انہیں روبوٹائز کرتے ہیں۔ ان کی سوچ کو مکمل طور پر متحرک کیا گیا ہے۔

آر کے اسکول میں ساون کے مہینے کا استقبال کیا گیا

دیوبند:12 /جولائی (فیروز خان) آر کے پبلک اسکول دیوبند میں ماہ ساون کی آمد پر ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں طلباء نے مختلف ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ اسکول کی پرنسپل مونیکا کپور نے طلبہ وطالبات کو ساون ماہ کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ ساون کا مہینہ بھگوان شیو شنکر کے پسندیدہ مہینوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ اسے بھگوان شیو کی عبادت کا مہینہ سمجھا جاتا ہے۔ شیو کے عقیدت مندوں کے لیے یہ مہینہ بہت ہی مبارک ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایسا مانا جاتا ہے کہ ساون میں بھولے ناتھ کی پوجا کرنے سے زندگی میں خوشی، سکون اور خوشحالی آتی ہے۔ اسکول کے چیئرمین راجیش چوہان اور ڈاکٹر کلدیپ رانا نے بچوں کو ساون کے مہینے کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ساون کے مہینے میں بھگوان شیو کی پوجا کی جاتی ہے اور پیر کو عقیدت مند ورت رکھتے ہیں، ایسا کرنے سے قسمت چمکتی ہے اور سیاروں کے اچھے نتائج ملتے ہیں، ساتھ ہی تمام مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ اس دوران اسکول جملہ اسٹاف موجود تھا۔

حضرت بلال نے ہر مشکل کو برداشت کیا لیکن اسلام کو نہیں چھوڑا

سبزپوش ہاؤس مسجد میں "ماہانہ دینی محفل" منعقد

گورکھپور، سبزپوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار میں ماہانہ دینی نشست منعقد ہوئی، نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ اور امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی، اذان کی خصوصیت، طریقہ اور مؤذنین کا امتیاز بیان کیا گیا۔ خصوصی خطاب کرتے ہوئے نائب قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے کہا کہ امام زین العابدین 05 شعبان 38 ہجری کو مدینہ شریف میں پیدا ہوئے، آپ کے والد کا نام حضرت امام حسین اور آپ کی والدہ کا نام حضرت شہربانو ہے، آپ ائمہ اہل بیت کے چوتھے امام ہیں، 61 ہجری میں کربلا کی معرکہ آرائی کے وقت آپ سخت بیمار تھے، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ کو خلافت وامامت عطا کی، آپ کی عبادت، علم، حسن اخلاق، صبر اور وفاداری مشہور ہے، حضرت امام حسین کے فرزند امام زین العابدین نے جو بیمار حالت میں کربلا کے میدان میں موجود تھے، کربلا میں تمام شہادتوں کے بعد شام تک کے سفر میں اپنے خطبات کے ذریعے حضرت امام حسین کے مشن کو آگے بڑھایا، آپ کی عادت تھی کہ ساری رات عبادت میں گزارا کرتے اور رات کو چھپ کر آپ خود ضرورت کی چیزیں غریبوں اور مسکینوں تک پہنچاتے، ہمیں حضرت امام حسین اور امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہما کے بتائے راستے پر چلتے ہوئے اپنی زندگی بھلائیوں میں بسر کرنی چاہیے، آپ کو 18 محرم الحرام 95 ہجری کو شہید کیا گیا، آپ کی مزار مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے قاری محمد انس رضوی نے کہا کہ حضرت بلال پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں، آپ اسلام کے پہلے مؤذن ہیں، آپ کی پیدائش مکہ شریف میں ہوئی، آپ کے والدین کا تعلق حبشہ (ایتھوپیا/افریقہ) سے تھا، آپ غلام تھے اور اسلام قبول کرنے والے اولین صحابہ کرام میں شمار ہوتے ہیں، آپ نے تیس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا، جب آپ کے مالک کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے آپ کو بہت ستایا، آپ کو گرم ریت پر لیٹایا گیا اور اس پر ایک بڑا بھاری پتھر رکھ دیا گیا، حضرت بلال نے ہر مشکل کو برداشت کیا لیکن اسلام اور دامن مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو نہیں چھوڑا، پیغمبر اسلام کے حکم پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ کو بھاری قیمت ادا کر کے غلامی سے آزاد کیا، حضرت بلال نہایت دیندار تھے، جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے کعبہ شریف کی چھت پر اذان دی، پیغمبر اسلام نے آپ کو اپنا خزانچی بھی مقرر کیا تھا، آپ کا انتقال 20 محرم الحرام کو ہوا، آپ کی قبر شام کے شہر دمشق میں ہے۔ آخر میں درود وسلام پڑھنے کے بعد ملک میں امن، ترقی اور بھائی چارے کے لیے دعا کی گئی، شیرینی تقسیم ہوئی، محفل میں حافظ رحمت علی نظامی، حاجی بدر الحسن، مختار اشرفی، حاجی سلیم، روشن، محمد عرفان، محمد اریب، محمد عیان، محمد آصف وغیرہ موجود رہے۔

مولانا زاہد حسین کربلائی کی مجلس سے شہدائے کربلا کے جلوس کا آغاز

ظالم تھا اس نے کربلا میں اہلِ بیتؑ پر ظلم کیا اسی

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) جلال پور کے موضع لکھنیاں میں انجمن عزائے حسین کے زیر اہتمام کربلا کے 72 شہداء کی یاد میں نماز جمعہ کے بعد عظیم الشان ماتمی جلوس نکالا گیا۔ جلوس کا آغاز مولانا زاہد حسین کربلائی کی پر اثر مجلس سے ہوا۔ جس میں کربلا کے دل سوز واقعات کو بیان کیا گیا۔ اس موقع پر مختلف انجمنوں نے شرکت کی جن میں انجمن ناصریہ نصیر آباد، انجمن حیدریہ سلطان پور، انجمن جوانان حسینی املو اعظم گڑھ، انجمن حیدریہ بسکھاری، انجمن ناصر العزا ککھر کمال اور انجمن معین العزا داؤد پور شامل تھیں۔ انجمنوں کے نوحہ خوانوں نے نوحہ و ماتم سے ماحول کو غمناک بنا دیا۔ علماء کرام مولانا سید کلب رشید نقی دہلوی، مولانا حسن اکبر نوح، مولانا عون عباس، اور مولانا محمد عظیم رضوی نے شہدائے کربلا کی قربانیوں کو دل نشین انداز میں پیش کیا۔ جس سے مجمع جذباتی ہو گیا۔ مولانا کلب رشید دہلوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ شیعہ قوم وہ واحد قوم ہے جو ظلم کے خلاف آواز بلند کرتی ہے چاہے ظالم کوئی بھی ہو کسی بھی نسل یا طبقے سے تعلق رکھتا ہو وہ شیعہ قوم کی لعنت سے نہیں بچ سکتا۔ یزید ظالم تھا اس نے کربلا میں اہلِ بیتؑ پر ظلم کیا اسی لیے آج بھی ہم اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ پروگرام کی نظامت نیر بہشتی جلالپوری اور عون رضوی نے انجام دی۔ جبکہ سید علی انصار کربلائی، کمیل رضوی، صدف عباس، ارشد علی، محمد باقر، محمد رضا اور دیگر مخلص افراد نے جلوس کے انتظامات کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جلوس کے دوران امن وامان کی فضا برقرار رکھنے کے لیے سمن پور تھانے کے انچارج دنیش کمار سنگھ پولس فورس کے ہمراہ موقع پر موجود رہے اور جلوس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

علاقہ کی ترقی کے لئے پشچم پردیش کا قیام نہایت ضروری

دیوبند:12 /جولائی (فیروز خان) علاقہ کی ترقی کے لئے پشچم پردیش کا قیام نہایت ضروری ہے۔ الگ الگ ریاستوں سے ہی پشچم کی ترقی ممکن ہے۔ مقامی دفتر پر منعقدہ میٹنگ میں خطاب کرتے ہوئے پشچم پردیش مکتی مورچہ کے صدر بھگت سنگھ ورما نے کہا کہ پشچم اتر پردیش ملک ہی نہیں دنیا کا سب سے ہرا بھرا خوشحال علاقہ ہے جب یہ الگ ریاست ہوگا تو ملک ہی نہیں دنیا کا سب سے ترقی یافتہ صوبہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پشچم کے آٹھ کروڑ لوگوں کو سرکاری نوکریوں میں 35 فیصد حصہ داری ملنی چاہئے جبکہ فی الحال صرف 6 فیصد حصہ داری ہے۔ گزشتہ 45 سالوں سے وکلاء پشچم اتر پردیش میں ہائی کورٹ بینچ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لیکن کوئی سرکار سننے کو تیار نہیں ہے جو یہاں کے لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ انہوں نے کسان مزدور، نوجوان، طلبہ، تاجر اور دوکانداروں سے متحد ہوکر الگ پشچمی پردیش کے قیام کے لئے جدوجہد کرنے کی اپیل کی۔ مورچہ کے خازن راجیندر رچودھری نے کہا کہ 23 کروڑ آبادی 75 ضلعوں اور 80 پارلیمانی علاقوں کی ذمہداری لکھنؤ میں بیٹھ کر وزیر اعلیٰ صحیح طور پر نہیں اٹھا سکتے اس لئے پشچم کو الگ کیا جانا عوام کے مفاد میں نہایت ضروری ہے۔

ریحان زیدی صدر اور امتیاز حسین سیکریٹری منتخب

انجمن اکبریہ اکبرپور کی سالانہ میٹنگ کامیابی سے مکمل

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) اکبرپور کے میران پور میں واقع بڑا امام میں گزشتہ شب انجمن اکبریہ رجسٹرڈ کی سالانہ میٹنگ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ جس میں سال بھر کے مالی حسابات پیش کیے گئے اور نئی مجلسِ عاملہ کا باقاعدہ انتخاب عمل میں آیا۔ اجلاس کی صدارت معروف عالمِ دین مولانا محمد عباس نے فرمائی۔ میٹنگ کے دوران انجمن کے جنرل سیکریٹری جناب امتیاز حسین نے تنظیم کی سالانہ آمد و خرچ کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اس کے بعد نئی مجلسِ عاملہ کی تشکیل عمل میں آئی۔ جس کے تحت سرپرست چودھری محمد عسکری نقوی، صدر ریحان زیدی، نائب صدور عادل عباس سیفی، رضا عباس ریحان، سیکریٹری امتیاز حسین، جوائنٹ سیکریٹری علمدار حسین وارشد مہدی، خزانچی معرّف رضا برقی، آڈیٹر ڈاکٹر عامر عباس لکی، سیکریٹری برائے تشہیر قائم عباس عرف چاند بابو ان کے علاوہ خصوصی مجلسِ عاملہ اراکین سات دیگر افراد کا بھی انتخاب عمل میں آیا۔ اجلاس میں محرم الحرام کے دوران نکالے گئے تمام جلوسوں کے پرامن وپُروقار انعقاد پر ضلع انتظامیہ، پولیس سپرنٹنڈنٹ، کوتوالی انچارج، ٹریفک پولیس، قصبہ چوکیاں، نگر پالیکا و محکمہ صحت کے افسران و عملے کا خصوصی شکریہ ادا کیا گیا۔ میٹنگ میں سابق صدر پرویز مہدی، غالب عباس، علی عسکری نقوی، حسن عباس عربی، قلب عابد، ڈیئر، غلام عباس سنجے، قمر عباس اعظمی، ماہر اور دیگر معززینِ شہر کی شرکت نے تقریب کو وقار بخشا۔

پاسبان اردو ادب بانگرمؤ، کا آن لائن عالمی طرحی اسپیشل مشاعرہ منعقد

اناؤ: (پریس ریلیز) جامعہ اسلامیہ بانگرمؤ ضلع اناؤ یوپی کے شعبۂ اردو (بنام پاسبانِ اردو ادب) کے زیر اہتمام آن لائن عالمی طرحی اسپیشل مشاعرہ عاشق اناوی کے مصرع (حق پہ ایثار کا پیغام ہے عید الاضحیٰ) پر منعقد ہوا، جس کی صدارت بذاتِ خود عاشق اناوی نے کی اور نظامت کے فرائض بزم کے ناظرِ عمومی حافظ محمد کامل ہتھوروی نے بحسن وخوبی انجام دئے، مہمان خصوصی کی حیثیت سے باکمال شاعر، خادم دینِ حق جمال احمد خان ظفر سیتاپوری از اول تا دم آخر شریک مشاعرہ رہے، اور پاسبانِ اردو ادب کے حوالے سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے موصوف نے کہا، پاسبان اردو ادب بانگرمؤ بلاشبہ ایک معیاری بزم ہے جس کے ذریعے اردو ادب کی انوکھی خدمات انجام پائی ہیں، بزم کے روحِ رواں بلا مبالغہ اردو ادب کے ایک مثالی خادم ہیں انہوں نے اردو ادب پر مختصر وقت میں بڑے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں باری تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور مزید دینی ملی اور ادبی خدمات لیتا رہے، آج کا اسپیشل مشاعرہ بھی انہیں کے مصرعہ پر منعقد ہوا جو بہر حال کامیابی سے ہم کنار ہوا، تمام احباب کے کلام لائق تحسین و مبارکباد ہیں، اللہ سب کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے اور بزم واصحاب بزم کو مسلسل ترقیات سے نوازے۔ (ظفر) جناب صدر نے کہا آج کا مشاعرہ بھی بزم کے سابقہ مشاعروں کی طرح الحمد للہ بہر حال کامیاب رہا تمام شرکاء کے کلام لائق تحسین ہیں، لیکن ابھی بھی ہمارے شعراء کے کلاموں سے مشاقی کی کمی نمایاں ہے اس لئے شرکاء انجمن سے التماس ہے کہ مشاقی کی طرف مزید توجہ فرمائیں تاکہ ہمارا کلام ایک کہنہ مشق شاعر کے کلام کی طرح پڑھا اور سنا جائے، (عاشق اناوی) منتخب اشعار نذر قارئین ہیں

سنتِ جدِ شہِ دین ہے عیدِ قرباں
رونقِ ملتِ اسلام ہے عید الاضحیٰ
عاشق اناوی

اک پیمبر نے پیمبر پہ چھری پھیری تھی
عشق کے جذبے کا اتمام ہے عید الاضحیٰ
جمال احمد خان، ظفر سیتاپوری

قربتِ رب کا ہمیں درس دیا کرتا ہے
بالیقیں مظہر اسلام ہے عیدا لاضحیٰ
شیخ آزاد مانجھا گڑھی بہار

رب کے جس دوست نے قربان کیا بیٹے کو
اس کی سنت کا یہ اعلام ہے عید الاضحیٰ
محمد کامل رازدھلوی

حسن اخلاق کے زیور سے سجا لو خود کو
حق پہ ایثار کا پیغام ہے عید الاضحیٰ
اعجاز مانپوری گیا بہار

خیر خواہی کا نہ دامن کبھی چھوٹے ہرگز
مومنوں کے لئے پیغام ہے عید الاضحیٰ
محمد افضل کامٹی ناگپور

لطف کچھ اور ہی ہوتا ہے عبادت کا صبا
صبر ہے دعوتِ اسلام ہے عید الاضحیٰ
ترنم صبا کانپور

آج مسکینوں کو ہرگز نہ فراموش کریں
دیتی دکھ درد سے آرام ہے عید الاضحیٰ
چمن کلیم دربھنگہ بہار

جان سے بڑھ کے جو سمجھا تھا خدا کی مرضی
اس کی قربانی کا ہی نام ہے عیدالاضحیٰ
شازیہ آفرین کراچی

شرکاء میں عبدالمومن بانگرمؤ، اظہار خالد باندوی، بابا فرید باندوی حمزہ، اسلم ہتھورا، باب الدین ہتھورا، خلش باندوی، شمس اناوی، جمال الدین گنج مرادآباد، حکیم ریاض مدارنگر، وغیرہ آخر میں بزم کے ناظر عمومی کامل ہتھوروی نے تمام شعراء وشرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

الگ رہنے والی اہلیہ کو کفالت کا حق نہیں: الہ آباد ہائی کورٹ

پریاگ راج:12 جولائی (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے اپنے اہم فیصلے میں ایک حکم جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جو عورت بغیر کسی معقول وجہ کے اپنے شوہر اور سسرال والوں سے الگ رہنے کا انتخاب کرتی ہے، وہ کفالت کی حقدار نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے میرٹھ فیملی کورٹ کے شوہر اور بیوی کے درمیان جھگڑے میں بیوی کو ماہانہ کفالت دینے کے حکم کو پلٹ دیا۔ میرٹھ کے ایک رہائشی وپل اگروال کی طرف سے دائر درخواست کی سماعت کرتے ہوئے، جس نے فیملی کورٹ کے حکم کو چیلنج کیا تھا، جسٹس سبھاش چندر شرما نے یہ حکم دیا کہ اگر کوئی عورت بغیر کسی معقول وجہ کے شوہر سے دور رہتی ہے تو وہ کفالت کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ اطلاعات کے مطابق اگروال کے وکیل رجت ایرن نے عدالت کو بتایا کہ ان کے مؤکل کی بیوی نشا اگروال اپنے چھوٹے بچے کے ساتھ ازدواجی گھر چھوڑ کر اپنے والدین کے گھر چلی گئی ہیں۔ بار بار کی درخواستوں اور ثالثی کی کوششوں کے باوجود، اس نے مبینہ طور پر واپس آنے سے انکار کر دیا۔ وکیل نے مزید دلیل دی کہ اہلیہ نے فیملی کورٹ میں سی آر پی سی کی دفعہ 125 کے تحت کفالت کا مقدمہ دائر کیا، جس میں خود اس کے الگ رہنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ملی۔ اس کے باوجود، عدالت نے اسے خالصتاً ہمدردی کی بنیاد پر 8000 روپے ماہانہ دیا، جو اس نے دعویٰ کیا کہ سی آر پی سی کی دفعہ 125(4) کی خلاف ورزی ہے۔ دلیل کے بعد ہائی کورٹ نے کہا کہ فیملی کورٹ کا حکم مینٹیننس قانون کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ اس کے بعد اس نے 17 فروری کے حکم کو منسوخ کر دیا اور میرٹھ فیملی کورٹ کو اس معاملے پر دوبارہ غور کرنے کی ہدایت دی۔

بی جے پی لیڈر کار میں خاتون کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پکڑا گیا

بلند شہر:12 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے بلند شہر میں لوگوں نے بی جے پی لیڈر کو ایک خاتون کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پکڑ لیا۔ بی جے پی شیڈیولڈ کاسٹ فرنٹ کے ضلع سکریٹری بی جے پی لیڈر راہل والمیکی شمشان گھاٹ کے قریب کار میں ایک خاتون کے ساتھ مزے کر رہے تھے۔ اس کی ویڈیو بھی وائرل ہوئی ہے۔ ویڈیو سامنے آنے کے بعد بی جے پی نے انہیں پارٹی سے نکال دیا ہے۔ لوگوں نے بی جے پی شیڈول کاسٹ فرنٹ کے ضلع سکریٹری راہل والمیکی کو بلند شہر میں ایک خاتون کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پکڑ لیا۔ کیمرہ آن دیکھ کر وہ زیر جامہ پہن کر گاڑی سے باہر آیا اور لوگوں سے معافی مانگنے لگا۔ عورت کو بھی اس کے پیچھے چھپا ہوا دیکھا گیا۔ وہ کافی دیر تک ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا رہا لیکن کیمرہ آن ہی رہا۔ یہ واقعہ شکار پور کوتوالی علاقے کے کیلاون گاؤں میں شمشان گھاٹ کے قریب پیش آیا۔ شمشان گھاٹ کے قریب لوگوں نے ویران جگہ پر ایک درخت کے نیچے ایک کار کھڑی دیکھی۔ لوگوں کو شک ہوا تو قریب جا کر چیک کیا۔ جیسے ہی لوگوں نے گاڑی میں ایک نوجوان اور ایک خاتون کو قابل اعتراض حالت میں دیکھا، انہوں نے موبائل کیمرہ آن کر دیا اور ویڈیو بنانا شروع کر دی۔ انہوں نے شور مچایا اور گاڑی کا گیٹ دھکیل کر دونوں کو باہر بلایا۔ جیسے ہی نوجوان گاڑی سے باہر آیا تو پتہ چلا کہ وہ ضلع میں بی جے پی شیڈول کاسٹ فرنٹ کے ضلع وزیر راہل والمیکی ہیں۔ لوگوں کو ویڈیو بناتے دیکھ کر بی جے پی لیڈر معافی مانگنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ میری ویڈیو نہ بنائیں، میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں۔ لیکن لوگ شور مچاتے رہے اور اس کی ویڈیو بناتے رہے۔ ویڈیو میں بی جے پی لیڈر راہل لوگوں سے اپنے موبائل بند کرنے کی التجا کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ موجود خاتون نے اپنا چہرہ دوپٹہ سے چھپا رکھا ہے۔ کسی طرح معافی مانگنے کے بعد بی جے پی لیڈر اپنی خاتون دوست کے ساتھ وہاں سے چلے گئے۔ اس معاملے میں بی جے پی کے ضلع صدر وکاس چوہان کا کہنا ہے کہ ویڈیو میں قابل اعتراض حالت میں پکڑا گیا لیڈر راہل ہے۔ معاملہ سامنے آنے کے بعد راہل کو 6 سال کے لیے پارٹی سے نکال دیا گیا ہے۔ راہل کا اب پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ادھر شکار پور پولیس کا کہنا ہے کہ ویڈیو کے حوالے سے کسی نے کوئی شکایت درج نہیں کی۔

کانوڑ روٹ پر گوشت کی دکانیں بند اور شراب ہو رہی فروخت

یہ دوہرا معیار کیوں..."سماج وادی پارٹی لیڈر ایس ٹی حسن کا بڑا سوال

مرادآباد:12 جولائی (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سابق ایم پی ایس ٹی حسن نے اتر پردیش میں کانوڑ یاترا کے دوران نان ویج دکانوں کو بند رکھنے کے حکم پر ایک بار پھر سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانوڑ یاترا کے راستوں پر نان ویج کی دکانیں بند رکھنے کا حکم ہے، لیکن شراب کی دکانوں کو صرف ترپال سے ڈھکا گیا ہے، یہ کونسا انصاف ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا شراب سے کسی کا دھرم بھرشٹ نہیں ہوگا؟ سابق ایم پی ایس ٹی حسن نے خبر رساں ایجنسی آئی اے این ایس سے بات چیت میں کہا، ''حکومت کا دوہرا رویہ ہے۔ ان کا فیصلہ نہ صرف متضاد ہے، بلکہ غریب دکانداروں کے ساتھ بھی ناانصافی ہے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''میرے مطابق، ہمارے ہندو بھائیوں میں سے مشکل سے 30-40 فیصد لوگ ہی شراب پیتے ہوں گے، لیکن تقریباً 80 فیصد نان ویج کھاتے ہیں، ایسے میں گوشت کی دکانوں کو بند کرانا اور شراب کی دکانیں کھلی رکھنا کہاں کا انصاف ہے؟'' سابق رکن پارلیمنٹ نے یہ بھی الزام لگایا کہ حکومت نے ریونیو کے لالچ میں یہ فیصلہ لیا ہے۔ ایس ٹی حسن نے کہا، ''حکومت کو شراب کی دکانوں سے ریونیو مل رہا ہے، اس لیے انہیں بند نہیں کیا گیا۔ لیکن غریب ہوٹل اور گوشت بیچنے والوں کے لیے کسی نے نہیں سوچا، جو روز کماتے اور کھاتے ہیں۔'' ایس پی لیڈر نے مطالبہ کیا کہ حکومت کو اس مسئلہ پر بھی ایسا ہی رویہ اپنانا چاہئے۔ انہوں نے کہا، ''اگر مذہبی عقیدے کا احترام کرنا ہے، تو دونوں قسم کی دکانوں پر یکساں اصول لاگو ہوں۔ صرف نان ویج دکانوں کو بند کرنا اور شراب کی فروخت جاری رکھنا عقل مندی نہیں ہے۔'' انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ ان علاقوں میں بھی گوشت کی دکانیں بند کی جارہی ہیں جہاں سے کانوڑ یاترا نہیں گزرتی ہے۔ آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے، سابق ایم پی نے کہا، ''کچھ اہلکار صرف اپنی پیٹھ تھپتھپانے کے لیے پورے شہر میں گوشت کی فروخت پر پابندی لگا رہے ہیں، یہاں تک کہ ان گاؤں میں بھی جہاں سے ایک بھی کانوڑ نہیں نکلتا ہے۔'' سابق ایم پی ایس ٹی حسن نے آخر میں ایک اپیل کرتے ہوئے کہا، ''حکومت اپنے احکامات پر نظرثانی کرے اور سب کے ساتھ یکساں سلوک کرے۔''

آوارہ کتے مسلسل بنا رہے ہیں بچوں اور بڑوں کو اپنا نشانہ

دیوبند:12 /جولائی (فیروز خان) عوام کو آوارہ کتوں کے خوف سے نجات حاصل نہیں ہو رہی ہے، آوارہ کتے مسلسل بچوں اور بڑوں کو اپنا نشانہ بنا رہے ہیں، تازہ معاملہ گاؤں امبہٹہ کے محلہ کوٹلہ کا ہے جہاں کتوں کے جھنڈ نے 14 سالہ بچے کو حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ بچے کو شہر کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ شہر و دیہات علاقہ میں اس وقت کتوں کی دہشت بنی ہوئی مقامی انتظامیہ اور نگر پالیکا کی غفلت کی وجہ سے آوارہ کتوں کا جھنڈ مسلسل لوگوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ گاؤں امبہٹہ کے محلہ کوٹلہ کے رہنے والے محمد ادریس کے 14 سالہ بیٹے محمد اسماعیل پر آوارہ کتوں نے اس وقت حملہ کر دیا جب وہ دیگر بچوں کے ساتھ اپنے گھر کے باہر کھیل رہا تھا۔ محلہ کے لوگوں نے آوارہ کتوں سے بمشکل تمام بچوں کو بچایا، باوجود اس کے اسماعیل پر کئی کتے حملہ کر چکے تھے جس کے سبب بچے کی پیٹھ، ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ بری طرح زخمی ہو گئی، بچے کو فوری طور پر سی ایچ سی میں داخل کرایا گیا، جہاں سے علاج کے بعد اس کو چھٹی دے دی گئی۔ گاؤں اور محلے کے لوگوں نے انتظامیہ اور نگر پنچایت سے آوارہ کتوں پکڑوانے کا مطالبہ کیا ہے۔

لاش آئی سی یو میں رکھ کر پیسے لوٹنے کا الزام

پیلی بھیت کے سی ایم او سے شکایت، متاثرہ کے خاندان نے خودسوزی کی دھمکی دی

پیلی بھیت:12 جولائی (پی این ایس) ضلع کے ایک نجی اسپتال پر سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ الزام ہے کہ حادثے میں زخمی مریض کی موت کے بعد بھی اسپتال کے ڈاکٹر علاج کے نام پر پیسہ وصول کرتے ہیں۔ لواحقین نے مریض سے ملنے کے لیے دباؤ ڈالنا شروع کیا تو ڈاکٹروں نے لاش ریفر کردی لیکن معاملہ اس وقت سامنے آیا جب ایمبولینس نے لاش کو علاج کے لیے لے جانے سے انکار کر دیا۔ اہل خانہ نے پورے معاملے کی شکایت پیلی بھیت کے چیف میڈیکل آفیسر سے کی ہے۔ محکمہ صحت معاملے کی جانچ کر رہا ہے۔ معلومات کے مطابق 4 جولائی 2025 کو سڑک حادثے میں زخمی وشنو کو ضلع اسپتال سے پیلی بھیت کے ایک سرجیکل اسپتال ریفر کیا گیا تھا۔ الزام ہے کہ اسپتال کے ڈاکٹر چریت باش نے زخمی مریض کی فوری سرجری کرنے کے نام پر غریب خاندان سے ایک لاکھ روپے وصول کیے۔ متاثرہ خاندان نے اپنی زرعی زمین گروی رکھ کر دو گھنٹے میں رقم جمع کرادی، لیکن چار روز تک آپریشن نہیں کیا گیا۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ اسپتال انتظامیہ نے وشنو کو مرتے کے بعد بھی آئی سی یو میں رکھا۔ گھر والوں کو دو تین دن تک ان سے ملنے نہیں دیا گیا۔ جب گھر والوں کو کسی غیر معمولی بات کا شبہ ہوا تو انہوں نے زبردستی مریض کو دیکھنے کی کوشش کی۔ جب شک گہرا ہوا تو ڈاکٹر نے الزامات سے بچنے کے لیے لاش کو بریلی ریفر کر دیا۔ لیکن ایمبولینس ڈرائیور نے لاش کو دیکھ کر بریلی لے جانے سے انکار کر دیا۔ متوفی کے بھائی راموں نے اس معاملے کی شکایت چیف میڈیکل آفیسر (سی ایم او) سے کی ہے۔ انہوں نے انتباہ بھی دیا ہے کہ اگر انہیں انصاف نہیں ملا تو پورا خاندان اجتماعی خودکشی کر لے گا۔ اس واقعہ کے بعد ضلع میں محکمہ صحت کی کارکردگی پر سوال اٹھ رہے ہیں۔ سی ایم او آلوک کمار نے کہا کہ واقعہ سنگین ہے۔ انہوں نے سی ایم ایس کی سربراہی میں تین رکنی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ یہ کمیٹی جلد ہی معاملے کی تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے گی اور ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

پاسبان اردو ادب بانگرمؤ، کا آن لائن عالمی طرحی اسپیشل مشاعرہ منعقد

اناؤ: (پریس ریلیز) جامعہ اسلامیہ بانگرمؤ ضلع اناؤ یوپی کے شعبۂ اردو (بنام پاسبانِ اردو ادب) کے زیر اہتمام آن لائن عالمی طرحی اسپیشل مشاعرہ عاشق اناوی کے مصرع (حق پہ ایثار کا پیغام ہے عید الاضحیٰ) پر منعقد ہوا، جس کی صدارت بذاتِ خود عاشق اناوی نے کی اور نظامت کے فرائض بزم کے ناظرِ عمومی حافظ محمد کامل ہتھوروی نے بحسن وخوبی انجام دئے، مہمان خصوصی کی حیثیت سے باکمال شاعر، خادم دینِ حق جمال احمد خان ظفر سیتاپوری از اول تا دم آخر شریک مشاعرہ رہے، اور پاسبانِ اردو ادب کے حوالے سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے موصوف نے کہا، پاسبان اردو ادب بانگرمؤ بلاشبہ ایک معیاری بزم ہے جس کے ذریعے اردو ادب کی انوکھی خدمات انجام پائی ہیں، بزم کے روحِ رواں بلا مبالغہ اردو ادب کے ایک مثالی خادم ہیں انہوں نے اردو ادب پر مختصر وقت میں بڑے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں باری تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور مزید دینی ملی اور ادبی خدمات لیتا رہے، آج کا اسپیشل مشاعرہ بھی انہیں کے مصرعہ پر منعقد ہوا جو بہر حال کامیابی سے ہم کنار ہوا، تمام احباب کے کلام لائق تحسین و مبارکباد ہیں، اللہ سب کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے اور بزم واصحاب بزم کو مسلسل ترقیات سے نوازے۔ (ظفر) جناب صدر نے کہا آج کا مشاعرہ بھی بزم کے سابقہ مشاعروں کی طرح الحمد للہ بہر حال کامیاب رہا تمام شرکاء کے کلام لائق تحسین ہیں، لیکن ابھی بھی ہمارے شعراء کے کلاموں سے مشاقی کی کمی نمایاں ہے اس لئے شرکاء انجمن سے التماس ہے کہ مشاقی کی طرف مزید توجہ فرمائیں تاکہ ہمارا کلام ایک کہنہ مشق شاعر کے کلام کی طرح پڑھا اور سنا جائے، (عاشق اناوی) منتخب اشعار نذر قارئین ہیں

سنتِ جدِ شہِ دین ہے عیدِ قرباں
رونقِ ملتِ اسلام ہے عید الاضحیٰ
عاشق اناوی

اک پیمبر نے پیمبر پہ چھری پھیری تھی
عشق کے جذبے کا اتمام ہے عید الاضحیٰ
جمال احمد خان، ظفر سیتاپوری

قربتِ رب کا ہمیں درس دیا کرتا ہے
بالیقیں مظہر اسلام ہے عیدا لاضحیٰ
شیخ آزاد مانجھا گڑھی بہار

رب کے جس دوست نے قربان کیا بیٹے کو
اس کی سنت کا یہ اعلام ہے عید الاضحیٰ
محمد کامل رازدھلوی

حسن اخلاق کے زیور سے سجا لو خود کو
حق پہ ایثار کا پیغام ہے عید الاضحیٰ
اعجاز مانپوری گیا بہار

خیر خواہی کا نہ دامن کبھی چھوٹے ہرگز
مومنوں کے لئے پیغام ہے عید الاضحیٰ
محمد افضل کامٹی ناگپور

لطف کچھ اور ہی ہوتا ہے عبادت کا صبا
صبر ہے دعوتِ اسلام ہے عید الاضحیٰ
ترنم صبا کانپور

آج مسکینوں کو ہرگز نہ فراموش کریں
دیتی دکھ درد سے آرام ہے عید الاضحیٰ
چمن کلیم دربھنگہ بہار

جان سے بڑھ کے جو سمجھا تھا خدا کی مرضی
اس کی قربانی کا ہی نام ہے عیدالاضحیٰ
شازیہ آفرین کراچی

شرکاء میں عبدالمومن بانگرمؤ، اظہار خالد باندوی، بابا فرید باندوی حمزہ، اسلم ہتھورا، باب الدین ہتھورا، خلش باندوی، شمس اناوی، جمال الدین گنج مرادآباد، حکیم ریاض مدارنگر، وغیرہ آخر میں بزم کے ناظر عمومی کامل ہتھوروی نے تمام شعراء وشرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

سکھ گروؤں کی عظمت ہندوستانیوں کیلئے تحریک کا باعث

اتر پردیش سے دہلی کی سندیش یاترا ایثار اور قربانی کی یادوں کو زندہ کرتی ہے نیز آنے والی نسلوں کے لیے تحریک کا ذریعہ ہے: وزیر اعلیٰ

لکھنؤ: 12 جولائی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج شری گرو تیغ بہادر جی مہاراج کے 350 ویں یوم شہادت کے موقع پر شری گرو تیغ بہادر سندیش یاترا کو اپنی سرکاری رہائش گاہ پر گل پوشی کر کے روانہ کیا۔ یہ یاترا شری گرو سنگھ سبھا، ناکہ ہنڈولا، لکھنؤ سے گرودوارہ شری شیش گنج صاحب، چاندنی چوک، دہلی تک ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے شری گرو گرنتھ صاحب کے سامنے سر جھکایا۔ وزیر اعلیٰ نے اس موقع پر منعقدہ شبد کیرتن پروگرام میں شرکت کی۔ پروگرام میں وزیر اعلیٰ کو گرو تیغ بہادر جی کی تصویر، ایک یادگار اور لباس پیش کیا گیا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گرو تیغ بہادر جی کے 350 ویں بلیدان دیوس کے موقع پر اتر پردیش سے دہلی جانے والی سندیش یاترا موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لیے ایثار اور قربانی کی یادوں کو زندہ رکھنے کے لیے تحریک کا ذریعہ ہے۔ بلیدان سندیش یاترا کے پیش نظر ملک اور ریاست میں ایک نیا جوش اور ولولہ دکھائی دے رہا ہے۔ ملک بھر میں کئی تقریبات کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اتر پردیش میں گردوارہ پربندھک کمیٹیاں اس کے لیے کام کر رہی ہیں۔ یہ سندیش یاترا لکھنؤ سے روانہ ہو کر دہلی میں اس جگہ جا رہی ہے جہاں گرو تیغ بہادر جی نے سناتن دھرم کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کی تھی۔ اس یاترا کے ذریعے ساڑھے تین سو سال کی پوری تاریخ کو زندہ کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سناتن دھرم پر اورنگزیب کے حملوں اور مظالم کی خبریں اس دور میں آتی تھیں۔ اورنگ زیب کا مقصد تلک، جنیو اور سناتن دھرم کو ختم کرنا تھا۔ اورنگ زیب کی مہم کو پہلا چیلنج گرو تیغ بہادر جی مہاراج نے دیا تھا۔ اس زمانے میں حکمرانوں نے گرو تیغ بہادر جی مہاراج، بھائی ستیداس، بھائی متیداس، بھائی دیالا جی کے ساتھ ظلم و ستم کی تمام حدیں پار کر دیں۔ گرو تیغ بہادر جی مہاراج پر اسلام قبول کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا، لیکن وہ اپنے راستے سے نہیں ہٹے۔ بالآخر وہ شہادت دے کر آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ بن گئے۔ یہ شہادت کی روایت ہے جس پر موجودہ ہندوستان کی بنیاد کھڑی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان نے خود کو دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت کے طور پر قائم کیا ہے۔ یہ شہادت اور قربانی اس کی بنیاد ہے۔ ملک اور دین کی حفاظت کے لیے چار صاحبوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ سچائی کو کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ سچائی ہر دور اور حالات میں اپنا وجود برقرار رکھتی ہے۔ سکھ گروؤں کی تاریخ ہندوستان اور دنیا کے سامنے سچائی پیش کرتی ہے۔ ہندوستان کی مضبوط بنیاد اسی تاریخ پر کھڑی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گرو تیغ بہادر جی کے 350 ویں یوم شہادت کے موقع پر منعقد کی گئی سندیش یاترا ہمیں اس مقصد کو پورا کرنے کی ترغیب دے رہی ہے جس کے لیے سکھ گروؤں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا۔ موجودہ نسل کا فرض ہے کہ وہ گروؤں کی شہادت کو زندہ رکھنے کے لیے کام کریں۔ ہمیں اپنے آپس میں تبدیلی اور تفرقہ پیدا کرنے کی کوششوں سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ دہلی گرودوارہ مینجمنٹ کمیٹی کا مثبت تعاون ریاست کے پروگراموں میں ہمیشہ موصول ہوتا ہے۔ اتر پردیش اور دہلی کی گرودوارہ مینجمنٹ کمیٹیاں ایک ٹیم کے طور پر مل کر کام کرتی ہیں۔ اگر ہم اجتماعی طور پر یہاں کوئی آواز اٹھائیں تو وہ قومی بن جاتی ہے۔ یہ آواز بھی کامیاب ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گرو نانک دیو جی کے 550 ویں یوم پیدائش کے موقع پر وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پر ایک شبد کیرتن پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے بعد ویر بال دیوس سمیت کئی پروگرام منعقد کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے 26 دسمبر کو قومی سطح پر ویر بال دیوس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسے قومی سطح کا ایونٹ بنا کر آنے والی نسلوں کے سامنے تاریخ کو زندہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سکھ گروؤں کی عظمت اور لگن تمام ہندوستانیوں کے لیے تحریک کا باعث ہے۔ یہ سندیش یاترا ایک آغاز ہے، جو لاکھوں ہندوستانیوں کے لیے تحریک کا مرکز ہوگی۔ اس موقع پر وزیر مملکت برائے زراعت جناب بلدیو سنگھ اولکھ، مختلف گورودوارہ انتظامی کمیٹیوں کے عہدیدار اور دیگر معززین موجود تھے۔

ایس پی کا پی ڈی اے ملزموں کی حفاظت کا ذریعہ ہے: کیشو

بہرائچ، 12 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریا نے ہفتہ کے روز کہا کہ سماجوادی پارٹی کا پی ڈی اے (پاریوارک وکاس ایجنسی) ایک جعلی تصور ہے اور یہ صرف ملزموں اور غنڈوں کو تحفظ فراہم کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسمبلی حلقہ صدر کی رکن اسمبلی انوپما جیسوال کے گھر ان کی ساس کے انتقال پر تعزیت پیش کرنے آئے موریہ نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ جب اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی کی حکومت تھی تب اس کی مثال واضح طور پر نظر آ چکی ہے۔ اس وقت نہ پسماندہ طبقات کی فکر تھی نہ دلتوں کی اور نہ ہی انتہائی پچھڑے ہوئے لوگوں کی صرف تسکین پسندی کی پالیسی اپنائی گئی۔ سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے موریہ نے کہا کہ وہ ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر صرف سوشل میڈیا پر سیاست کر رہے ہیں۔ انہیں زمینی حقیقت کا کوئی علم نہیں ہے۔ آئندہ 2027 کے اسمبلی انتخابات کے حوالے سے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس وقت سماجوادی پارٹی کے مافیاؤں اور غنڈوں کے لیے کوئی جگہ نہیں بچے گی۔ اکھلیش یادو پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جیسے پانی کے بغیر مچھلی تڑپتی ہے ویسے ہی اکھلیش یادو اور ان کے غنڈے اقتدار کے لیے تڑپ رہے ہیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ 2027 میں پھر کمل (بی جے پی کا نشان) کھلے گا جیسے 2017 میں کھلا تھا۔ مہاراشٹر میں زبان کے نام پر شمالی ہندوستانیوں کے ساتھ بدسلوکی کے تناظر میں موریہ نے کہا کہ راج ٹھاکرے اور ادھو ٹھاکرے کی مہاراشٹر میں سیاست ختم ہو چکی ہے۔ وہ صرف اپنی وراثت کو بچانے کے لیے زبان کے نام پر تنازعہ کر رہے ہیں۔ موریہ نے کہا کہ ہندی ہماری راج بھاشا (سرکاری زبان) ہے۔

یوپی حکومت 14 لاکھ گایوں کی دیکھ بھال کر رہی ہے: وزیر اعلی

لکھنؤ: 12 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش حکومت دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ اس کے لیے ریاست میں نسل کی بہتری کے لیے کئی مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مویشی پالوں کو بھی اس موضوع کے بارے میں مسلسل آگاہ کیا جا رہا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ہفتہ کو لکھنؤ میں اندرا گاندھی پرتشٹھان میں 'ہندوستان میں جانوروں کی نسلوں کی افزائش' کے موضوع پر ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بٹن دبا کر ریاست میں تین پروجیکٹوں (امیٹھی، بریلی اور متھرا) گورکھپور کے آرٹیفیشل انسیمینیشن ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ اور اینیمل ہسبنڈری انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ فنڈ کے تحت افتتاح کیا۔ تقریب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستان ایک زرعی ملک ہے۔ یہاں خوشحالی کسان کی خوشحالی کے بغیر نہیں آ سکتی۔ ہندوستان میں زراعت اور مویشی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ جو کسان خوراک فراہم کرے گا اس کے گھر میں مویشی ہوں گے اور مویشیوں کا مالک بھی کھیتی باڑی سے منسلک ہوگا۔ پی ایم مودی کی حوصلہ افزائی سے یوپی میں بھی اس میدان میں اہم قدم اٹھائے گئے ہیں۔ ڈبل انجن والی حکومت کی توانائی سے یوپی کو فائدہ ہوا ہے۔ یوپی دودھ کی پیداوار میں ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ایف ایم ڈی بیماری (پاؤں اور منہ کی بیماری) کے چیلنجوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا، ایف ایم ڈی کے لیے ویکسینیشن پروگرام شروع ہوا، پھر اسے درمیان میں روک دیا گیا۔ لیکن مرکزی وزیر نے آج سنترپتی کا ہدف حاصل کرنے کا یقین دلایا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا کہ لائیو سٹاک کو ایف ایم ڈی فری بنا کر وہ لائیو سٹاک فارمرز کی زندگیوں میں خوشحالی لانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

'یوپی میں قانون کا نہیں، غنڈوں کا راج'

سپا سربراہ اکھلیش یادو کا یوگی حکومت پر شدید حملہ

لکھنؤ: 12 جولائی (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے اتر پردیش کی یوگی حکومت کو ریاست میں بڑھتے جرائم کے لیے براہ راست ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ بی جے پی کی قیادت والی حکومت میں پوری ریاست جنگل راج میں تبدیل ہو چکی ہے۔ ان کے مطابق قتل، لوٹ، ڈکیتی اور عصمت دری جیسی وارداتیں اب روز کا معمول بن چکی ہیں۔ سماجوادی پارٹی کی جانب سے جاری بیان میں اکھلیش یادو نے کہا، "یوگی حکومت نے دعویٰ کیا تھا کہ یا تو مجرم اپنا جرم چھوڑ دیں گے یا پھر اتر پردیش چھوڑ دیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں صرف مجرم ہی بے خوف ہیں۔ ریاست میں صرف وہی فرد محفوظ ہے جو ابھی تک مجرموں کی نظروں سے بچا ہوا ہے۔" اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ پولیس بے لگام ہو چکی ہے، وزیر اعلیٰ خود پسندی کے عالم میں تقریریں کر رہے ہیں اور انتظامیہ مکمل طور پر غفلت کی نیند سو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا کوئی دن نہیں گزرتا جب دار الحکومت لکھنؤ سمیت ریاست کے مختلف اضلاع میں جرائم کی خبریں نہ آتی ہوں۔ انہوں نے خاص طور پر دلت برادری کے ساتھ پیش آنے والے مظالم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا، "بی جے پی حکومت میں دلتوں کو سب سے زیادہ جبر و استبداد کا سامنا ہے۔ کہیں ان کی بارات میں ڈی جے بجانے پر مار پیٹ ہو رہی ہے تو کہیں دولہے کے گھوڑے پر سوار ہونے پر ہنگامہ کھڑا ہو جاتا ہے۔" اکھلیش یادو نے حالیہ دنوں میں پیش آنے والے کئی واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش میں عوام اب خوف اور دہشت کے ماحول میں جینے پر مجبور ہیں۔ ان کے مطابق یوگی حکومت ہر محاذ پر ناکام ہو چکی ہے اور اس کا اثر ریاست کی شبیہ پر بھی پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون و نظم کا نظام بری طرح سے تباہ ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے ریاست میں نہ تو کوئی نیا سرمایہ آ رہا ہے اور نہ ہی صنعت کاری کو فروغ مل رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جن صنعتوں نے پہلے سرمایہ کاری کی تھی، وہ بھی اب ریاست سے باہر جانے کے امکانات پر غور کر رہی ہیں۔ اکھلیش نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی نااہلی اور لاپرواہی کے باعث عوام کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ یاد رہے کہ حالیہ ہفتوں میں ریاست کے مختلف حصوں میں خواتین کے ساتھ زیادتی، ڈاکہ زنی اور قتل کے واقعات میں نمایاں اضافہ دیکھنے کو ملا ہے، جس پر اپوزیشن مسلسل حکومت کو نشانہ بنا رہی ہے۔

اتر پردیش کی میزبانی میں 15-16 جولائی کو 'اسکل اولمپک' کا اہتمام

لکھنؤ، 12 جولائی (یو این آئی) نوجوانوں کی ہنرمندی کا عالمی دن 2025 منانے کے لیے اتر پردیش حکومت 15 اور 16 جولائی کو ریاستی دار الحکومت میں ایک شاندار 'اسکل اولمپک' کی میزبانی کرنے والی ہے۔ سال 2025 کا نوجوانوں کی ہنرمندی کا عالمی دن 15 جولائی کو منایا جاتا ہے۔ اس تقریب کا انعقاد اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن (یو پی ایس ڈی ایم) کے تحت کیا جائے گا جس کا مقصد نوجوانوں کی قیادت والی اختراعات، خاص طور پر مصنوعی ذہانت جیسی جدید ٹیکنالوجیز پر مبنی اختراعات کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ مشن کے ڈائریکٹر پلکت کھرے نے تقریب کے بارے میں تفصیلات بتائیں۔ انہوں نے بتایا کہ "ریاست کے ہر ضلع میں قائم تربیتی مراکز سے تعلق رکھنے والے منتخب زیر تربیت افراد اپنے پروجیکٹوں، ماڈلز، ایپس یا ٹیکنالوجی پر مبنی اقدامات کی نمائش کے لیے اولمپک میں حصہ لیں گے۔ اس سے نہ صرف نوجوانوں کو تکنیکی پہچان ملے گی بلکہ انہیں خود کو صنعت کے لیے تیار افرادی قوت کے طور پر قائم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ اسکل اولمپک میں مصنوعی ذہانت، انٹرنیٹ آف تھنگز (آئی او ٹی)، مشین لرننگ، ڈرون ٹیکنالوجی، ہیلتھ ٹیک، اسمارٹ ایگریکلچر اور ڈیجیٹل ڈیزائننگ میں اختراعات کی نمائشیں کی جائے گی۔ ہنرمندی کے اولمپکس میں مسابقت پر مبنی فارمیٹ ہوگا اور بہترین اختراعات کے لیے خصوصی طور پر ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ اس تقریب میں صنعت کے نمائندوں، اسٹارٹ اپ انکیوبیٹرز، سرمایہ کاروں اور ماہرین تعلیم بھی شرکت کریں گے۔ یووا کوشل چوپال سے ان نوجوانوں کے متاثر کن داستانیں بیان کی جائیں گی جن کی زندگی کو ہنرمندی کی تربیت نے یکسر تبدیل کر دیا۔ گیارہ منتخب افراد کو 'کوشل یوتھ آئیکنز' سے نوازا جائے گا۔ اس تقریب کے حصے کے طور پر ایک کوشل میلہ بھی منعقد کیا جائے گا، جس میں صنعت، ہنرمندی اور ثقافت کے امتزاج کی نمائش کی جائے گی۔ دستکاری، حفظان صحت کی مصنوعات، الیکٹرانکس، چکنکاری اور ٹیکسٹائل کے سامان کی براہ راست نمائش کے لیے 100 سے زیادہ اسٹال لگائے جائیں گے۔

سیاحت کے شعبے کا معیشت میں تین سے چار گنا حصہ ممکن

لکھنؤ، 12 جولائی (یو این آئی) (مرکزی اور اتر پردیش حکومت کی سیاحت کے فروغ سے متعلق پالیسیوں میں بڑھتی دلچسپی کے باعث توقع کی جا رہی ہے کہ آنے والے برسوں میں ہندوستان دنیا کی ترقی یافتہ معیشتوں کے شانہ بشانہ کھڑا ہوگا۔ وزارت سیاحت کے مطابق سال 2023 میں 1.88 کروڑ غیر ملکی سیاح ہندوستان آئے جب کہ 250 کروڑ گھریلو سیاحوں نے مختلف مقامات کا سفر کیا۔ کنبھ میلے کے دوران جس طرح لوگوں کی بھیڑ جمع ہوئی اس سے اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ شمالی بھارت کے ثقافتی اور مذہبی شہروں میں آئندہ وقت میں سیاحوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوگا۔ اس کا سب سے زیادہ فائدہ بھگوان شری رام، شری کرشن، بھولے ناتھ، بدھ اور گرو گورکھ ناتھ کی سرزمین یعنی اتر پردیش کو ملے گا۔ ویسے بھی پچھلے کچھ برسوں سے گھریلو سیاحت کے لحاظ سے اتر پردیش ملک بھر میں پہلے نمبر پر ہے۔ ایسوسی ایشن آف انڈیا کی 2024 کی رپورٹ کے مطابق سیاحوں کی بڑھتی تعداد کے پیش نظر آئندہ 5 سے 7 سالوں میں ہاسپیٹیلٹی سیکٹر (مہمان نوازی کے شعبے) میں پیدا ہونے والی کل ملازمتوں کا تقریباً 10 فیصد حصہ ہوگا۔ اس وقت جی ڈی پی میں اس شعبے کا حصہ بڑھ کر 8 فیصد تک پہنچ جائے گا۔ پچھلے دو برسوں میں اس شعبے میں داخلے کی شرح میں ڈھائی گنا اضافہ ہوا ہے جس میں سب سے زیادہ کردار مذہبی سیاحت کا ہے۔ پنجاب، ہریانہ اور دہلی چیمبر آف کامرس کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں 60 فیصد سے زائد سفر مذہبی مقامات کی زیارت کے لیے کیے جاتے ہیں۔ عالمی سطح پر مذہبی سیاحت کی مارکیٹ 2032 تک 2 ارب ڈالر سے زیادہ کی ہو جائے گی۔ چونکہ ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے اور اتر پردیش میں سب سے زیادہ مذہبی مقامات واقع ہیں اس لیے مذہبی سیاحت کا سب سے زیادہ فائدہ ہندوستان کو اور ہندوستان میں خاص طور پر اتر پردیش کو ہوگا۔ اتر پردیش کو یہ فائدہ ملنا شروع ہو چکا ہے۔ پریاگ راج مہاکمبھ میں ملک اور دنیا کے 66 کروڑ سے زائد افراد شریک ہوئے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے پارلیمانی حلقہ وارانسی میں کاشی وشوناتھ کوریڈور کی تعمیر سے قبل ہر سال اوسطاً 50 لاکھ زائرین آتے تھے اب یہ تعداد بڑھ کر 6 کروڑ ہو گئی ہے۔ اسی طرح ایودھیا میں 2016 میں محض 2.83 لاکھ سیاح آئے تھے جب کہ ستمبر 2024 تک یہ تعداد 13.44 کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ کمبھ کے بعد آئے زائرین نے کئی سابقہ ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ یہی حال مرزاپور میں ماں وندھیاواسنی دھام، چترکوٹ اور رادھا کرشن کی لیلا بھومی یعنی متھرا، ورنداون، برسانا، نندگرام، گوکل اور گوردھن جیسے مقامات کا بھی ہے۔ گھریلو سیاحوں کی بڑھتی تعداد کے پیش نظر اگلے سات برسوں میں ہوٹلوں میں 10 لاکھ کمروں کی ضرورت ہوگی جس سے 35 لاکھ سے زائد افراد کو روزگار مل سکتا ہے۔ ان میں سے 15 سے 20 لاکھ نوکریاں چھوٹے شہروں میں ہوں گی کیونکہ فائیو اسٹار ہوٹل اپنی توسیع کی منصوبہ بندی انہی شہروں میں کر رہے ہیں۔ سیاحوں اور زائرین کی بڑھتی ہوئی تعداد سے ہوٹل انڈسٹری کے ساتھ ساتھ ایوی ایشن، ریلوے، سڑک ٹرانسپورٹ کارپوریشن، لاجسٹکس اور مقامی لوگوں کو بھی فائدہ ہوگا۔ وہاں کے مقامی مصنوعات کی خریداری سے مقامی فن اور صنعت کو قومی و بین الاقوامی شناخت ملے گی۔ وزیر اعلیٰ کی مقبول اسکیم او ڈی او پی (ایک ضلع ایک پیداوار) کی خود بخود برانڈنگ ہو جائے گی۔ مذہبی سیاحت نہ صرف مقامی معیشت کو فروغ دیتی ہے بلکہ ثقافتی تبادلے کا بھی اہم ذریعہ ہے۔ حکومتیں زیادہ سے زیادہ سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے ان کی سہولت تحفظ اور بہتر رابطہ پر زور دے رہی ہیں۔ مجموعی طور پر یہ سیاحتی اقدامات مذہبی ثقافتی اور روحانی ورثے کے تحفظ کے ساتھ ساتھ معاشی ترقی کی رفتار کو بھی تیز کرتے ہیں۔

شاہی نے نریندر دیو زرعی یونیورسٹی میں دھان روپائی کا معائنہ کیا

ایودھیا، 12 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے ہفتہ کو ایودھیا کے نریندر دیو زرعی یونیورسٹی کمارگنج کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے یونیورسٹی کی طرف سے تیار کردہ دھان کی قسم این ڈی آر 20/65 کی لائن بوائی کا بغور معائنہ کیا۔ دھان کی یہ قسم 90 سے 110 دنوں میں تیار ہو جاتی ہے۔ وزیر زراعت نے کسانوں کو نئی ٹیکنالوجی اپنانے کی ترغیب دیتے ہوئے خود بھی کھیت میں جا کر ایک لائن میں دھان کی کاشت کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نئی اقسام اور جدید زرعی طریقوں کو اپنا کر کاشتکار اپنی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر ویندر سنگھ سمیت کئی زرعی سائنسدان اور یونیورسٹی کے اہلکار موجود تھے۔ وزیر زراعت نے سائنسدانوں سے بات چیت کی اور دھان کی نئی اقسام اور زرعی تحقیق میں ہونے والی پیش رفت کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کسانوں کے مفاد میں زرعی شعبے میں تحقیق اور ترقی کو مسلسل فروغ دے رہی ہے۔ یہ دورہ زرعی پیداوار بڑھانے اور کسانوں کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

اے ایم پی اور کرامت کالج کے تحت فری میگا جاب ڈرائیو

400 شرکاء نے حصہ لیا، 34 منتخب، 204 کو شارٹ لسٹ کیا گیا

لکھنؤ۔ 12 جولائی۔ کرامت حسین مسلم گرلز ڈگری کالج لکھنؤ میں ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلز (AMP) کے زیر اہتمام مفت میگا جاب ڈرائیو انتہائی کامیاب رہی۔ جاب ڈرائیو کا افتتاح کالج کی پرنسپل پروفیسر ہما خواجہ اور اے ایم پی کی ریاستی صدر شاہین اسلام نے مشترکہ طور پر ربن کاٹ کر کیا۔ بارش کے باوجود امیدواروں کے جوش و خروش میں کمی نہیں آئی اور کل 650 سے زائد رجسٹریشنز میں سے 400 کے قریب امیدوار سامنے آئے جس کے مقابلے میں 204 امیدواروں کو شارٹ لسٹ کیا گیا اور 34 کا انتخاب کیا گیا۔ شارٹ لسٹ کیے گئے امیدواروں کو متعلقہ کمپنی اگلے مرحلے کے لیے بلائے گی۔ اس میگا جاب ڈرائیو میں ملک کی 13 نامور کمپنیوں نے حصہ لیا اور 1000 سے زائد آسامیوں پر بھرتی کا عمل کیا گیا۔ دن بھر جاری رہنے والے انتخابی عمل کے بعد 34 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا اور 204 امیدواروں کو شارٹ لسٹ کیا گیا۔ ملازمت کی مہم میں حصہ لینے والی بڑی کمپنیاں یہ تھیں: یورپی زبانوں کا انسٹی ٹیوٹ، ایڈو گوریلا، الفا انجینئرز، ایمیزون انڈیا، ایچ ڈی ایف سی بینک، ایکسس بینک، کسنا ڈائمنڈ جیولری، پرنٹ رنگ، نفل کمیونیکیشن، کواڈورٹ، کارسیوک ایلیٹ موٹرز، زیپٹو، سوگی وغیرہ۔ اس تقریب کو کامیاب بنانے میں کرامت گرلز ڈگری کالج اور اے ایم پی کی پوری ٹیم نے نمایاں کردار ادا کیا۔ کرامت کالج کے منیجر جناب سید نا وید احمد صاحب کی قابل رہنمائی اور کالج کی پرنسپل پروفیسر ہما خواجہ کی سربراہی میں کالج کی میڈیا کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نزہت فاطمہ کیریئر کاؤنسلنگ کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عاتکہ خاتون، اور اے ایم پی ٹیم کے رضاکاروں عباد احمد، ثمینہ علوی، ڈاکٹر سنبل شکیل، فیصل صدیقی، حمزہ خان اور دیگر ساتھیوں نے قابل تعریف کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یہ جاب ڈرائیو AMP کے ذریعے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کی جانب ایک مضبوط قدم ہے۔ AMP مستقبل میں بھی اس طرح کی تقریبات کا انعقاد جاری رکھے گا، تاکہ قابل نوجوان اپنی صلاحیتوں کے مطابق بہتر ملازمتیں حاصل کر سکیں۔

چترکوٹ اور کانپور میں ریکارڈ بارش

محکمہ موسمیات نے بتایا اس ہفتے کن اضلاع میں ہوگی موسلا دھار بارش

لکھنؤ: 12 جولائی (پی این ایس) بندیل کھنڈ اور ریاست کے دیگر علاقوں میں ہفتہ کو اچھی بارش ہوئی، جس کی وجہ سے درجہ حرارت میں بھی ایک سے دو ڈگری کی کمی آئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ریاست میں بارش کا یہ سلسلہ ایک ہفتے تک جاری رہے گا۔ اس دوران بعض مقامات پر کم، بعض مقامات پر درمیانی اور تیز بارش ہوگی۔ علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان محمد دانش نے بتایا کہ سب سے زیادہ بارش بندیل کھنڈ کے علاقے میں سنیچر کو ریکارڈ کی گئی۔ ہفتہ کی شام تک چترکوٹ میں سب سے زیادہ 216 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ کانپور میں 126 ملی میٹر اور بندہ میں 115 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ راجدھانی لکھنؤ میں بھی اوسطاً 5.39 ملی میٹر بارش ہوئی۔ محمد دانش نے کہا کہ جنوبی یوپی سے بارش کا اثر تیزی سے شمالی علاقہ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آگرہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں اتوار کو اچھی بارش کا امکان ہے۔ ماہر موسمیات اتل کمار سنگھ نے کہا کہ پوری ریاست میں خشکی کا مرحلہ ختم ہو رہا ہے۔ اگلے ایک ہفتے تک اچھی بارش کا امکان ہے۔ درمیان میں، آپ کو صرف بوندا باندی سے مطمئن ہونا پڑے گا لیکن اکثر مقامات پر بارش ہوگی۔ ہفتہ کی طرح اتوار کو بھی موسم ایسا ہی رہنے کا امکان ہے۔ سہارنپور، شاملی، مظفر نگر، متھرا، آگرہ، فیروز آباد، اٹاوہ، بجنور، مراد آباد، جالون، حمیر پور، مہوبہ، جھانسی، للت پور اور آس پاس کے علاقوں میں موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ جن اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے ان میں۔ باندہ، چترکوٹ،

ایک گھنٹے کی بارش سے راجدھانی ہوئی پانی پانی
کئی علاقوں میں سڑکیں بنیں تالاب، بجلی نظام درہم برہم

لکھنؤ: 12 جولائی (پی این ایس) شدید بارش سے راجدھانی لکھنؤ کی سڑکیں پانی میں ڈوب گئیں۔ عیش باغ میں بجلی کے کھمبے گر گئے۔ بازار کھالہ میں کالونی کی خستہ حال دیوار گر گئی۔ سڑکوں اور علاقوں میں پانی بھر جانے سے لوگوں کی آمد و رفت مشکل ہو گئی۔ میئر سشما کھرکوال اور میونسپل کمشنر نے بارش سے پہلے نالوں کی صفائی، پانی جمع ہونے سے نجات وغیرہ کے سلسلے میں کئی ہدایات دی ہوں گی۔ لیکن افسران کی غیر سنجیدگی ہفتہ کو کھل کر سامنے آ گئی۔ صبح ہونے والی تیز بارش سے سڑکیں زیر آب آ گئیں۔ نالے بہنے لگے اور سڑکوں پر گاڑیوں کا چلنا مشکل ہو گیا۔ بارش کے باعث عیش باغ کے موتی جھیل میں بجلی کے 6 کھمبے گر گئے۔ جس کی وجہ سے تقریباً پانچ سو افراد کے گھروں کو بجلی کی فراہمی بند ہو گئی۔ اسی دوران بازار کھالہ میں کالونی کی خستہ حال باؤنڈری وال گر گئی۔ بجلی اور ٹیلی کام کے کھمبے بھی گر گئے۔ موسلا دھار بارش کے باعث شہر کے ساتھ ساتھ شاہراہیں بھی پانی سے بھر گئیں۔ سنیچر کو سلطان پور، ایودھیا اور سیتا پور ہائی ویز پر کئی مقامات پر پانی بھر گیا۔ شاہراہیں ندیوں کی طرح بن گئیں، جن میں گاڑیاں چلاتے ہوئے لوگ پسینہ بہاتے ہیں۔ چارباغ ریلوے اسٹیشن کا علاقہ ہفتہ کو پانی سے بہہ گیا۔ مسافروں کو پانی سے بچتے ہوئے پلیٹ فارم تک پہنچنا پڑا۔ لکھنؤ ایئرپورٹ پر بھی پانی بھر جانے کی وجہ سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ ہی شمال اور شمال مشرقی ریلوے لکھنؤ ڈویژن کے ریلوے سیکشن پر پانی بھر گیا۔ تاہم اس سے ٹرینوں کے آپریشن میں کوئی خلل نہیں پڑا۔ لکھنؤ کے دیہی علاقوں میں بارش سے پرانے درختوں کی شاخیں بھی ٹوٹ گئیں۔ تاہم اس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اور نہ ہی کوئی حادثہ درج کیا گیا۔ چھاؤنی میں تیلی باغ جانے والی سڑک پر کچھ شاخیں بھی ٹوٹ گئیں تاہم اس سے ڈرائیوروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ سروجنی نگر صنعتی علاقہ میں گزشتہ سال پانی بھر جانے کے بعد سال بھر کئی کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ آئی آئی ٹی ٹیم کا استعمال کیا گیا، لیکن صنعتی علاقے کو پانی بھرنے سے راحت نہیں ملی۔ ٹرانسپورٹ نگر کا بھی یہی حال ہے۔ جگہ جگہ پانی جمع ہونے سے تاجر پریشان ہیں۔ ہفتہ کو بارش کے بعد سروجنی نگر صنعتی علاقہ میں پانی بھر گیا۔ بارش کے باعث انڈسٹریل ایریا کے اندر اور باہر ہر طرف پانی ہی پانی نظر آ رہا ہے۔ وہ بھی اس وقت جب سروجنی نگر میں ایک سال سے پانی نہیں بھرا ہے۔